

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام کی عجائبات

فی

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ • گنج بخش روڈ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اِنَّكَ لَعَلَّيْكَ

فِي

مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ (پنج بخش روڈ لاہور)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۷، ۹۹۲۲

۳۳۳۵۱

اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ	۳۳۳۵۱	نام کتاب
علامہ ابن اثیر جزیری قدس سرہ دم - ۱۳۳۰ھ	۳۳۳۵۱	نام مولف
مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنوی -		ترجمہ
سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ		موضوع
محرم الحرام ۱۳۲۲ھ		نقش اول
جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ		نقش ثانی
پانچ سواناسی		تذکرہ صحابہ
مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور		ناشر
کمپائن پرنٹرز لاہور		طابع
۱۳۱۱ روپے		قیمت جلد سوم چہارم و پنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا كَيْدُ الْفَاسِقِينَ

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد سوم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	حزایہ بن نعیم	۱	۱۳	حسان بن عبدالرحمن	۱۰
۲	حزام والد حکیم	۱	۱۴	حسان بن قیس	۱۰
۳	حزم بن عبید	۲	۱۵	حسان بن بکر	۱۰
۴	حزم بن عمرو	۲	۱۶	حساس	۱۰
۵	حزم بن ابی کعب	۲	۱۷	حسل بن خارجہ	۱۱
۶	حزن بن ابی وہب	۳	۱۸	حسل عامری	۱۱
۷	حسان بن ثابت	۴	۱۹	سیدنا و ابن سیدنا حسن بن علی	۱۱
۸	حسان بن جابر	۸	۲۰	حسین بن جابر	۲۱
۹	حسان بن ابی حسان	۸	۲۱	حسین بن خارجہ	۲۱
۱۰	حسان بن نوط	۹	۲۲	حسین بن نوبرہ	۲۲
۱۱	حسان بن ابی حسان	۹	۲۳	حسین بن خارجہ	۲۲
۱۲	حسان بن شداد	۹	۲۴	حسین بن ربیعہ	۲۳

بہارِ حیات

1391

صفحه	نام مضمون	نمبر شمار	صفحه	نام مضمون	نمبر شمار
۳۷	حصین بن روح	۴۷	۲۳	حصین بن سائب	۲۵
۳۷	حصین بن یزید بن جزی	۴۸	۲۳	حصین بن عرفطه	۲۶
۳۸	حصین بن یزید	۴۹	۲۳	سیدنا و ابن سیدنا حسین بن علی	۲۶
۳۸	حصین بن یحیی	۵۰	۳۰	حشر	۲۸
۳۹	حضری	۵۱	۳۰	حصیب	۲۹
۴۰	خطاب بن حارث	۵۲	۳۰	حصین بن قطن	۳۰
۴۰	حطیه شاعر	۵۳	۳۰	حصین بن ادس	۳۱
۴۱	حطیم حدانی	۵۴	۳۱	حصین بن بدر	۳۲
۴۱	حفشیش کندی	۵۵	۳۱	حصین بن جنذب	۳۳
۴۱	حفص بن ابی جبله	۵۶	۳۱	حصین بن حارث	۳۴
۴۲	حفص بن سائب	۵۷	۳۲	حصین بن ام حسین	۳۵
۴۲	حفص بن مغیره	۵۸	۳۲	حصین بن حمام	۳۶
۴۲	حکم بن حارث	۵۹	۳۲	حصین بن ربیع	۳۷
۴۲	حکم بن حزن	۶۰	۳۳	حصین ابو عبد اللہ	۳۸
۴۳	حکم بن ابی الحکم	۶۱	۳۳	حصین بن عبید	۳۹
۴۳	حکم بن ابی الحکم	۶۲	۳۲	حصین بن عوف	۴۰
۴۲	حکم بن رافع	۶۳	۳۲	حصین عربی	۴۱
۴۲	حکم بن سعید بن عاص	۶۴	۳۲	حصین بن عوف	۴۲
۴۲	حکم بن سفیان	۶۵	۳۵	حصین بن قطن	۴۳
۴۵	حکم ابو شیبث	۶۶	۳۵	حصین بن محسن	۴۴
۴۵	حکم بن صلت	۶۷	۳۶	حصین بن معقل	۴۵
۴۵	حکم بن ابی العاص	۶۸	۳۶	حصین بن فضلہ	۴۶

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۵۹	حلیس بن زید	۹۱	۴۷	حکم بن ابی العاص بن بشیر	۶۹
۶۰	حلیس حمصی	۹۲	۴۸	حکم بن عبداللہ	۷۰
۶۰	حماد	۹۳	۴۸	حکم ابو عبد اللہ	۷۱
۶۱	حمار	۹۴	۴۸	حکم بن عمرو ثمالی	۷۲
۶۱	حماس لیبی	۹۵	۴۸	حکم بن عمرو بن شریذ	۷۳
۶۱	حام اسلمی	۹۶	۴۹	حکم بن عمر غفاری	۷۴
۶۲	حام بن جموح	۹۷	۵۰	حکم بن عمرو بن معتسب	۷۵
۶۲	حامہ اسلمی	۹۸	۵۰	حکم بن غیر	۷۶
۶۲	حمران بن جابر	۹۹	۵۱	حکم بن کیسان	۷۷
۶۲	حمران بن حارثہ	۱۰۰	۵۱	حکم بن مرہ	۷۸
۶۲	حمزہ بن حمیر	۱۰۱	۵۱	حکم ابو مسعود	۷۹
۶۳	سید الشہداء و حمزہ بن عبد المطلب رحمہ اللہ	۱۰۲	۵۲	حکم بن مسلم	۸۰
۶۸	حمزہ بن عمرو بن عبد میر	۱۰۳	۵۲	حکم بن مینا	۸۱
۶۹	حمزہ بن عمرو	۱۰۴	۵۳	حکیم اشعری	۸۲
۶۹	حمزہ بن عمار	۱۰۵	۵۳	حکیم بن امیہ	۸۳
۶۹	حمزہ بن عوف	۱۰۶	۵۴	حکیم بن جبلی	۸۴
۶۹	حمزہ بن مالک	۱۰۷	۵۵	حکیم بن جزام	۸۵
۷۰	حمزہ بن نعمان	۱۰۸	۵۶	حکیم بن حزن	۸۶
۷۰	حمزہ بن شریق	۱۰۹	۵۷	حکیم بن طلیتی	۸۷
۷۰	حمل بن سعدانہ	۱۱۰	۵۷	حکیم بن معاویہ	۸۸
۷۱	حمل بن مالک	۱۱۱	۵۸	حکیم ابو معاویہ	۸۹
۷۱	حممہ بن ابی حممہ	۱۱۲	۵۹	حکیم	۹۰

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۱۳	حنن بن عوف	۷۲	۱۳۵	حنظلہ بن قسامہ	۸۰
۱۱۴	حمید انصاری	۷۲	۱۳۶	حنظلہ بن قیس زرقی	۸۲
۱۱۵	حمید بن ثور	۷۲	۱۳۷	حنظلہ بن قیس ظفیری	۸۲
۱۱۶	حمید بن عبد الرحمن	۷۳	۱۳۸	حنظلہ بن قیس	۸۲
۱۱۷	حمید بن عبد العوث	۷۳	۱۳۹	حنظلہ بن نعمان	۸۲
۱۱۸	حمیر بن عدی	۷۴	۱۴۰	حنظلہ بن نعمان	۸۲
۱۱۹	حمیر حلیف بنی سلمہ	۷۴	۱۴۱	حنظلہ بن مودہ	۸۲
۱۲۰	حمیضہ بن رقیم	۷۴	۱۴۲	حنظلہ	۸۲
۱۲۱	حمیل بن بصرہ	۷۴	۱۴۳	حنیف بن رباب	۸۲
۱۲۲	حنبل بن خارجہ	۷۵	۱۴۴	حنیفہ رقاشی	۸۲
۱۲۳	حنش بن عقیل	۷۵	۱۴۵	حنین	۸۴
۱۲۴	حنش ابو المعتمر	۷۵	۱۴۶	حوشرہ عصری	۸۴
۱۲۵	خطب بن حارث	۷۵	۱۴۷	حوشب بن طحیہ	۸۴
۱۲۶	حنظل بن ضرار	۷۶	۱۴۸	حوشب	۸۵
۱۲۷	حنظلہ انصاری	۷۶	۱۴۹	حوشب بن یزید	۸۶
۱۲۸	حنظلہ ثقفی	۷۶	۱۵۰	حوط بن عبد العزی	۸۶
۱۲۹	حنظلہ بن حذیم	۷۶	۱۵۱	حوط عبیدی	۸۷
۱۳۰	حنظلہ بن ربیع	۷۸	۱۵۲	حوط بن فرواش	۸۷
۱۳۱	حنظلہ بن ابی عامر	۷۹	۱۵۳	حوط بن مرہ	۸۷
۱۳۲	حنظلہ عیشی	۸۰	۱۵۴	حوط بن یزید	۸۸
۱۳۳	حنظلہ بن علی	۸۰	۱۵۵	حولی ابو الفتح	۸۸
۱۳۴	حنظلہ بن عمرو	۸۰	۱۵۶	حویث بن عبد اللہ	۸۹

صفحة	نام مضمون	نمبر شمار	صفحة	نام مضمون	نمبر شمار
٩٤	خارجة بن زيد انصاري	١٤٩	٨٩	عويث والد مالک	١٥٤
٩٨	خارجة بن	١٨٠	٨٩	عويث بن مسعود	١٥٨
٩٩	خارجة بن	١٨١	٩٠	عويث بن عبد العزيز	١٥٩
١٠٠	خارجة بن عبد المنذر	١٨٢	٩١	حيان بن ابجر	١٦٠
١٠٠	خارجة بن عتقان	١٨٣	٩١	حيان اعرج	١٦١
١٠١	خارجة بن عمرو انصاري	١٨٤	٩١	حيان بن نج	١٦٢
١٠١	خارجة بن عمرو بلخي	١٨٥	٩٢	حيان بن ابى جبه	١٦٣
١٠١	خارجة بن عمرو	١٨٦	٩٢	حيان بن ضميره	١٦٣
١٠١	خارجة بن المنذر	١٨٤	٩٢	حيان بن قيس	١٦٥
١٠٢	خارجة بن نعمان	١٨٨	٩٣	حيان بن م	١٦٦
١٠٢	خارجة بن احديب	١٨٩	٩٣	حيان بن نملة	١٦٤
١٠٢	خارجة بن اذرق	١٩٠	٩٣	جده بن محزم	١٦٨
١٠٢	خالد بن اساف	١٩١	٩٤	جده	١٦٩
١٠٣	خالد بن اسيد	١٩٢	٩٤	عيسمان بن اياس	١٤٠
١٠٣	خالد بن اسيد بن ابى المقلس	١٩٣	٩٤	عيسه بن حليس	١٤١
١٠٣	خالد اشعر	١٩٤	٩٥	خبي بن حارث	١٤٢
١٠٣	خالد بن اياس	١٩٥	٩٥	خبي ليشي	١٤٣
١٠٣	خالد بن اياس	١٩٦	٩٥	خارجة بن جبه	١٤٤
١٠٣	خالد بن امين	١٩٤	٩٥	خارجة بن جزي	١٤٥
١٠٣	خالد كبير	١٩٨	٩٦	خارجة بن حذاف	١٤٦
١٠٥	خالد بن	١٩٩	٩٤	خارجة بن حصين	١٤٤
١٠٥	خالد بن ا	٢٠٠	٩٤	خارجة بن حمير	١٠٨

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۱۱۷	خالد بن عباوہ	۲۲۳	۱۰۶	خالد بن حزام	۲۰۱
۱۱۷	خالد بن عبداللہ	۲۲۴	۱۰۶	خالد بن حکیم	۲۰۲
۱۱۸	خالد بن عبدالعزی	۲۲۵	۱۰۷	خالد بن حواری	۲۰۳
۱۱۸	خالد بن عبید اللہ	۲۲۶	۱۰۷	خالد بن ابی خالد	۲۰۴
۱۱۸	خالد بن عدی	۲۲۷	۱۰۷	خالد خزاعی	۲۰۵
۱۱۹	خالد بن عرفطہ	۲۲۸	۱۰۷	خالد بن ابی دجانہ	۲۰۶
۱۲۰	خالد براور عرفطہ	۲۲۹	۱۰۷	خالد بن رافع	۲۰۷
۱۲۱	خالد بن عقبہ	۲۳۰	۱۰۸	خالد بن رباح	۲۰۸
۱۲۲	خالد بن عقبہ	۲۳۱	۱۰۸	خالد بن ربیع	۲۰۹
۱۲۲	خالد بن عمرو بن عدی	۲۳۲	۱۰۹	خالد بن زید بن جاریہ	۲۱۰
۱۲۲	خالد بن عمرو بن ابی کعب	۲۳۳	۱۰۹	خالد ایوب انصاری	۲۱۱
۱۲۲	خالد بن عمیر	۲۳۴	۱۰۹	خالد بن زید	۲۱۲
۱۲۳	خالد بن عمیر	۲۳۵	۱۰۹	خالد بن سلح	۲۱۳
۱۲۳	خالد بن غیس	۲۳۶	۱۰۹	خالد بن سعد	۲۱۴
۱۲۳	خالد بن غلاب	۲۳۷	۱۱۳	خالد بن سعید بن عاص	۲۱۵
۱۲۳	خالد بن نضار	۲۳۸	۱۱۴	خالد بن سنان	۲۱۶
۱۲۳	خالد بن قیس بن مالک	۲۳۹	۱۱۴	خالد بن سنان	۲۱۷
۱۲۳	خالد قیس بن نھان	۲۴۰	۱۱۵	خالد بن سوید	۲۱۸
۱۲۳	خالد بن عمرو	۲۴۱	۱۱۵	خالد بن سیار	۲۱۹
۱۲۳	خالد بن	۲۴۲	۱۱۵	خالد بن صخر	۲۲۰
۱۲۳	خالد بن	۲۴۳	۱۱۶	خالد بن طقیب	۲۲۱
۱۲۵	خالد بن معبد	۲۴۴	۱۱۶	خالد بن عاص	۲۲۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحه	نمبر شمار	نام مضمون	صفحه
۱۲۱	جلیب بن عدی بن مالک	۱۲۵	۲۶۶	خالد بن منیث	۲۲۵
۱۲۳	جلیب بن معاذ	۱۲۶	۲۶۸	خالد بن نافع	۲۲۶
۱۲۴	خداش بن بشیر	۱۲۶	۲۶۹	خالد بن نضله	۲۲۷
۱۲۴	خداش یا خراش بن حصین	۱۲۶	۲۷۰	خالد بن ولید انصاری	۲۲۸
۱۲۵	خداش بن ابی خداش	۱۲۶	۲۷۱	سیف اللہ خالد بن ولید	۲۲۹
۱۲۵	خداش بن سلامه	۱۳۱	۲۷۲	خالد ابو ہاشم	۲۵۰
۱۲۶	خداش بن قتاده	۱۳۱	۲۷۳	خالد بن ہشام	۲۵۱
۱۲۶	خدع ابو الفتح	۱۳۲	۲۷۴	خالد بن ہودہ	۲۵۲
۱۲۶	خدیج بن سالم	۱۳۲	۲۷۵	خالد بن یزید بن حارثہ	۲۵۳
۱۲۶	خدیج بن سلامه	۱۳۲	۲۷۶	خالد بن یزید مزنی	۲۵۴
۱۲۶	خدا م بن ودیعہ	۱۳۳	۲۷۷	خالد بن یزید بن معاویہ	۲۵۵
۱۲۸	خراش بن امیہ	۱۳۳	۲۷۸	جناب ابو ابراہیم	۲۵۶
۱۲۸	خراش بن حارثہ	۱۳۳	۲۷۹	جناب بن ارت	۲۵۷
۱۲۸	خراش بن صمہ	۱۳۷	۲۸۰	جناب ابوسائب	۲۵۸
۱۲۹	خراش کلی	۱۳۷	۲۸۱	جناب غلام عتبہ	۲۵۹
۱۲۹	خراش بن مالک	۱۳۸	۲۸۲	جناب والد عطار	۲۶۰
۱۲۹	خرباق سلمی	۱۳۸	۲۸۳	جناب بن قنیطی	۲۶۱
۱۲۹	خرشہ بن حارث	۱۳۸	۲۸۴	جناب بن مندز	۲۶۲
۱۵۰	خرشہ بن حر	۱۳۹	۲۸۵	جلیب بن آساف	۲۶۳
۱۵۱	خرشہ	۱۴۰	۲۸۶	جلیب بن اسود	۲۶۴
۱۵۱	خریت بن راشد	۱۴۰	۲۸۷	جلیب بن حارث	۲۶۵
۱۵۲	خریم بن ادکس	۱۴۰	۲۸۸	جلیب ابو عبد اللہ	۲۶۶

نمبر شمار	نام مضمون	صفحه	نمبر شمار	نام مضمون	صفحه
۲۸۹	خرم بن امین	۱۵۲	۳۱۱	خفاف بن ندبه	۱۶۲
۲۹۰	خرم بن فاتک	۱۵۲	۳۱۲	خفاف بن نضد	۱۶۳
۲۹۱	خرزاعی بن عبد نهم	۱۵۲	۳۱۳	خفثیش کندي	۱۶۳
۲۹۲	خرزامة بن نعیر	۱۵۲	۳۱۴	خلاد انصاری	۱۶۴
۲۹۳	خرزرج ابوالمحارث	۱۵۶	۳۱۵	خلاد انصاری	۱۶۴
۲۹۴	خرزمیه بن اوس	۱۵۶	۳۱۶	خلاد بن رافع	۱۶۵
۲۹۵	خرزمیه بن ثابت انصاری	۱۵۶	۳۱۷	خلاد زرتی	۱۶۵
۲۹۶	خرزمیه بن ثابت	۱۵۷	۳۱۸	خلاد بن سائب	۱۶۶
۲۹۷	خرزمیه بن جزئی سلمی	۱۵۸	۳۱۹	خلاد بن سعید	۱۶۷
۲۹۸	خرزمیه بن جزئی بن شهاب	۱۵۸	۳۲۰	خلاد والد عبداللہ	۱۶۸
۲۹۹	خرزمیه بن حارث	۱۵۹	۳۲۱	خلاد بن عمرو بن جموح	۱۶۸
۳۰۰	خرزمیه بن حکیم سلمی	۱۵۹	۳۲۲	خلاد انصاری زرتی	۱۶۸
۳۰۱	خرزمیه بن خرمه	۱۵۹	۳۲۳	خلف بن مالک	۱۶۹
۳۰۲	خرزمیه بن عامر	۱۵۹	۳۲۴	خلف والد اسود	۱۶۹
۳۰۳	خرزمیه بن معمر	۱۵۹	۳۲۵	خلید زہری	۱۶۹
۳۰۴	خشخاش بن حارث	۱۶۰	۳۲۶	خلید بن قیس	۱۷۰
۳۰۵	خشخاش	۱۶۱	۳۲۷	خلیفہ بن بشر	۱۷۰
۳۰۶	خشرم بن حباب	۱۶۱	۳۲۸	خلیفہ ابو سہیل	۱۷۰
۳۰۷	خصفہ یا ابن خصفہ	۱۶۱	۳۲۹	خلیفہ بن عدی	۱۷۰
۳۰۸	خطاب بن حارث	۱۶۱	۳۳۰	نخام بن حارث	۱۷۱
۳۰۹	خطیم	۱۶۱	۳۳۱	خمیسہ بن ابان	۱۷۱
۳۱۰	خفاف بن ایاء	۱۶۲	۳۳۲	خنافر بن توأم	۱۷۱

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۱۸۰	وحید بن خلیفہ	۳۵۵	۱۷۱	خنیس بن حذافہ	۳۳۳
۱۸۱	دخان ابو شعبہ	۳۵۶	۱۷۲	خنیس بن خالد	۳۳۴
۱۸۱	درہم ابو زیاد	۳۵۷	۱۷۲	خنیس بن ابی سائب	۳۳۵
۱۸۱	درہم ابو معاویہ	۳۵۸	۱۷۲	خنیس غفاری	۳۳۶
۱۸۱	دعامہ بن عزیز	۳۵۹	۱۷۳	خوات بن حبیبہ	۳۳۷
۱۸۲	دعقور بن حارث	۳۶۰	۱۷۴	خوط انصاری	۳۳۸
۱۸۳	دغفل بن حنظلہ	۳۶۱	۱۷۵	خوط بن عبدالعزی	۳۳۹
۱۸۳	دفر	۳۶۲	۱۷۵	خولی بن ادس	۳۴۰
۱۸۴	دلین بن سعید	۳۶۳	۱۷۵	خولی بن ابی خولی	۳۴۱
۱۸۴	دلجہ بن قیس	۳۶۴	۱۷۶	خولی	۳۴۲
۱۸۴	ولیم	۳۶۵	۱۷۶	خولید بن خالد بن متقذ	۳۴۳
۱۸۴	دہر بن اخزم	۳۶۶	۱۷۶	خولید بن خالد بن حرث	۳۴۴
۱۸۴	دوس	۳۶۷	۱۷۷	خولید ضمری	۳۴۵
۱۸۴	دومی	۳۶۸	۱۷۷	خولید ابو عقرب	۳۴۶
۱۸۴	ولیم بن فیروز	۳۶۹	۱۷۷	خولید بن عمرو انصاری	۳۴۷
۱۸۶	ذیلمی	۳۷۰	۱۷۷	خولید بن عمرو بن صخر	۳۴۸
۱۸۷	دینار	۳۷۱	۱۷۷	خیمیری بن نعمان	۳۴۹
۱۸۸	دینار	۳۷۲	۱۷۸	خیمشہ بن حارث	۳۵۰
۱۸۸	ذایل بن طفیل	۳۷۳	۱۷۸	خیر	۳۵۱
۱۸۸	دباب بن حارث	۳۷۴	۱۷۸	داذویہ	۳۵۲
۱۸۹	ذرع ابو طلحہ	۳۷۵	۱۷۹	دارم	۳۵۳
۱۸۹	ذقافہ	۳۷۶	۱۷۹	داؤد بن بلال	۳۵۴

صفحة	نام مضمون	نمبر شمار	صفحة	نام مضمون	نمبر شمار
١٩٩	ذوالقرنات	٣٩٩	١٨٩	ذکوان	٣٤٤
١٩٩	ذوالکلاع	٣٠٠	١٨٩	ذکوان غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم	٣٤٨
٢٠٠	ذواللحیہ	٣٠١	١٩٠	ذکوان بن عبد قیس	٣٤٩
٢٠٠	ذوالمساین	٣٠٢	١٩٠	ذکوان بن یامین	٣٨٠
٢٠٠	ذومخبر	٣٠٣	١٩٠	ذکوان غلام انصار	٣٨١
٢٠١	ذومران	٣٠٤	١٩١	ذین بن فرخ	٣٨٢
٢٠١	ذومناجب	٣٠٥	١٩١	ذوالاذنین	٣٨٣
٢٠١	ذومناوح	٣٠٦	١٩١	ذوالاصابع	٣٨٤
٢٠١	ذومهدم	٣٠٧	١٩٢	ذوالمجاوین	٣٨٥
٢٠٢	ذوالیدین	٣٠٨	١٩٢	ذوجدن	٣٨٦
٢٠٣	ذواب	٣٠٩	١٩٢	ذوالجوشن	٣٨٧
٢٠٣	ذوله	٣١٠	١٩٣	ذوموشب	٣٨٨
٢٠٢	ذویب بن حارثہ	٣١١	١٩٣	ذوالخویصرہ تسمی	٣٨٩
٢٠٣	ذویب بن طلحہ	٣١٢	١٩٣	ذوالخویصرہ یانی	٣٩٠
٢٠٥	ذویب بن شعثن	٣١٣	١٩٥	ذوخوان ہمدانی	٣٩١
٢٠٥	ذویب بن کلیب	٣١٤	١٩٥	ذوجن	٣٩٢
٢٠٦	راشد بن حبیش	٣١٥	١٩٥	ذوالزوائد	٣٩٣
٢٠٦	راشد بن حفص	٣١٦	١٩٦	ذوالیشالین	٣٩٣
٢٠٤	رافع بن بدیل	٣١٧	١٩٦	ذوطلمیم	٣٩٥
٢٠٨	رافع مولی بدیل	٣١٨	١٩٦	ذوعمرہ	٣٩٦
٢٠٨	رافع بن بشیر	٣١٩	١٩٦	ذوالغزہ	٣٩٦
٢٠٨	رافع ابوالہبی	٣٢٠	١٩٨	ذوالنصہ	٣٩٨

صفحه	نام مضمون	نمبر شمار	صفحه	نام مضمون	نمبر شمار
۲۱۷	رافع بن مالک بن عجلان	۴۴۳	۲۰۸	رافع بن ثابت	۴۲۱
۲۱۹	رافع بن مالک	۴۴۴	۲۰۸	رافع بن جدید	۴۲۲
۲۱۹	رافع بن معلى بن لوزان	۴۴۵	۲۰۸	رافع ابوالجعد	۴۲۳
۲۲۰	رافع بن معلى	۴۴۶	۲۰۹	رافع حادى بنى صلى الله عليه وسلم	۴۲۴
۲۲۰	رافع بن مكيت	۴۴۷	۲۰۹	رافع بن حارث	۴۲۵
۲۲۱	رافع بن نهمان	۴۴۸	۲۰۹	رافع بن خديج	۴۲۶
۲۲۱	رافع بن يزيد ثقفى	۴۴۹	۲۱۰	رافع بن رفاعه	۴۲۷
۲۲۱	رافع بن يزيد بن سكن	۴۵۰	۲۱۱	رافع بن زيد	۴۲۸
۲۲۱	رباح اسود غلام نبى صلعم	۴۵۱	۲۱۱	رافع بن سعد	۴۲۹
۲۲۲	رباح غلام نبى ججبا	۴۵۲	۲۱۱	رافع غلام سعد	۴۳۰
۲۲۲	رباح غلام حارث بن مالک	۴۵۳	۲۱۲	رافع بن شان	۴۳۱
۲۲۲	رباح بن ربيع	۴۵۴	۲۱۲	رافع بن سهل	۴۳۲
۲۲۳	رباح غلام حضرت ام سلمه	۴۵۵	۲۱۳	رافع بن سهل	۴۳۳
۲۲۳	رباح ابوعبد	۴۵۶	۲۱۳	رافع بن ظهير	۴۳۴
۲۲۳	رباح بن قصير	۴۵۷	۲۱۳	رافع بن عمرو	۴۳۵
۲۲۴	رباح بن معترف	۴۵۸	۲۱۴	رافع بن عمرو بن جمال	۴۳۶
۲۲۴	ربيع بن عامر	۴۵۹	۲۱۵	رافع بن عمير	۴۳۷
۲۲۴	ربيع بن خراش	۴۶۰	۲۱۵	رافع بن عميره	۴۳۸
۲۲۴	ربيع بن رافع	۴۶۱	۲۱۶	رافع بن عنتره	۴۳۹
۲۲۵	ربيع بن ابى ربيع	۴۶۲	۲۱۷	رافع بن عنجره	۴۴۰
۲۲۵	ربيع بن عمرو	۴۶۳	۲۱۷	رافع غلام غزويه	۴۴۱
۲۲۵	ربيع النصارى	۴۶۴	۲۱۷	رافع قرنى	۴۴۲

صفحه	نام مضمون	نمبر شمار	صفحه	نام مضمون	نمبر شمار
۲۳۴	ربیع بن سعد	۴۸۷	۲۲۶	ربیع انصاری	۴۶۵
۲۳۴	ربیع بن سکین	۴۸۸	۲۲۶	ربیع ابن ایاس	۴۶۶
۲۳۴	ربیع بن شریحیل	۴۸۹	۲۲۶	ربیع جریمی	۴۶۷
۲۳۴	ربیع بن عامر	۴۹۰	۲۲۶	ربیع بن ربیع	۴۶۸
۲۳۴	ربیع بن عباد	۴۹۱	۲۲۷	ربیع بن زیاد	۴۶۹
۲۳۵	ربیع بن عبداللہ	۴۹۲	۲۲۸	ربیع بن زیاد	۴۷۰
۲۳۵	ربیع بن عبداللہ	۴۹۳	۲۲۸	ربیع بن سہیل	۴۷۱
۲۳۵	ربیع بن عثمان	۴۹۴	۲۲۸	ربیع بن قارب	۴۷۲
۲۳۶	ربیع بن عمرو	۴۹۵	۲۲۸	ربیع بن کعب	۴۷۳
۲۳۶	ربیع بن عمرو	۴۹۶	۲۲۸	ربیع بن نعمان	۴۷۴
۲۳۶	ربیع بن عیدان	۴۹۷	۲۲۹	ربیع	۴۷۵
۲۳۶	ربیع بن الفار	۴۹۸	۲۲۹	ربیع بن اکثم	۴۷۶
۲۳۷	ربیع بن فراس	۴۹۹	۲۲۹	ربیع بن امیہ	۴۷۷
۲۳۷	ربیع بن فضل	۵۰۰	۲۳۰	ربیع بن حارث	۴۷۸
۲۳۷	ربیع قریشی	۵۰۱	۲۳۱	ربیع بن حبیش	۴۷۹
۲۳۷	ربیع بن قیس	۵۰۲	۲۳۱	ربیع بن ابی خروشه	۴۸۰
۲۳۷	ربیع بن کعب	۵۰۳	۲۳۱	ربیع بن خویلد	۴۸۱
۲۳۸	ربیع کلابی	۵۰۴	۲۳۱	ربیع بن رفیع	۴۸۲
۲۳۸	ربیع بن لقیط	۵۰۵	۲۳۲	ربیع بن رفیع	۴۸۳
۲۳۸	ربیع بن لہب	۵۰۶	۲۳۳	ربیع بن رواد	۴۸۴
۲۳۹	ربیع بن مالک	۵۰۷	۲۳۳	ربیع بن روح	۴۸۵
۲۳۹	ربیع بن مالک	۵۰۸	۲۳۳	ربیع بن زیاد	۴۸۶

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۴۹	رفاعہ بن زید	۵۳۱	۲۳۹	ربیعہ بن وقاص	۵۰۹
۲۵۰	رفاعہ بن زید بن وہب	۵۳۲	۲۴	رجاء بن جلاس	۵۱۰
۲۵۰	رفاعہ بن سموال	۵۳۳	۲۴۰	رجاء غنوی	۵۱۱
۲۵۱	رفاعہ بن عبدالمنذر	۵۳۴	۲۴۰	رجاء ابو زید	۵۱۲
۲۵۲	رفاعہ بن عبدالمنذر بن زو	۵۳۵	۲۴۰	رضیہ بن حمیرہ	۵۱۳
۲۵۲	رفاعہ بن عراب	۵۳۶	۲۴۱	رحیل جعفی	۵۱۴
۲۵۲	رفاعہ بن عمرو جہنی	۵۳۷	۲۴۱	رحیلہ بن ثعلبہ	۵۱۵
۲۵۲	رفاعہ بن عمرو بن زید	۵۳۸	۲۴۱	رویج بن ودیب	۵۱۶
۲۵۵	رفاعہ بن قرظہ	۵۳۹	۲۴۱	رزین بن انس	۵۱۷
۲۵۵	رفاعہ بن بشر	۵۴۰	۲۴۱	رزین بن مالک	۵۱۸
۲۵۶	رفاعہ بن مسروح	۵۴۱	۲۴۱	رزین بھجری	۵۱۹
۲۵۶	رفاعہ بن وقش	۵۴۲	۲۴۳	رشدان جہنی	۵۲۰
۲۵۷	رفاعہ بن وہب	۵۴۳	۲۴۳	رشید بھجری	۵۲۱
۲۵۷	رفاعہ بن	۵۴۴	۲۴۴	رشید بن مالک	۵۲۲
۲۵۸	رفاعہ	۵۴۵	۲۴۴	رعیہ سمعی	۵۲۳
۲۵۸	رفاعہ	۵۴۶	۲۴۵	رفاعہ بن اوس	۵۲۴
۲۵۹	رفاعہ ابو العالیہ	۵۴۷	۲۴۵	رفاعہ بدری	۵۲۵
۲۵۹	رفد بن ربیعہ	۵۴۸	۲۴۶	رفاعہ بن ثابوت	۵۲۶
۲۵۹	رقیبہ بن عقیبہ	۵۴۹	۲۴۶	رفاعہ بن حارث	۵۲۷
۲۶۰	رقیم بن ثابت	۵۵۰	۲۴۶	رفاعہ بن رافع	۵۲۸
۲۶۱	رکانہ بن عبد تیزید	۵۵۱	۲۴۷	رفاعہ بن رافع بن مالک	۵۲۹
۲۶۱	رکانہ ابو محمد	۵۵۲	۲۴۹	رفاعہ بن زبیر	۵۳۰

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۶۸	زبان	۵۶۸	۲۶۱	رکب مصری	۵۵۳
۲۶۸	زبرقان بن اسلم	۵۶۹	۲۶۲	روح بن زینب	۵۵۴
۲۶۹	زبرقان بن بدر	۵۷۰	۲۶۳	روح بن سيار	۵۵۵
۲۷۰	زیب بن ثعلبہ	۵۷۱	۲۶۳	روح رومی	۵۵۶
۲۷۱	زبیر بن عبد اللہ	۵۷۲	۲۶۳	روح بن بجمہ	۵۵۷
۲۷۲	زبیر بن عبیدہ	۵۷۳	۲۶۳	روییہ والد عمارو	۵۵۸
۲۷۲	زبیر بن عوام حواری رسول خدا	۵۷۴	۲۶۳	رومہ غفاری	۵۵۹
	صلی اللہ علیہ وسلم		۲۶۳	رویغ بن ثابت	۵۶۰
۲۷۷	زبیر بن ابی ہالہ	۵۷۵	۲۶۵	رویغ غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۶۱
۲۷۸	زخی عنبری	۵۷۶	۲۶۶	ریاب مزنی	۵۶۲
۲۷۸	زر بن حبیش	۵۷۷	۲۶۶	ریاب	۵۶۳
۲۷۸	زر بن عبد اللہ	۵۷۸	۲۶۶	ریاب بن ہشتم	۵۶۴
۲۷۸	زرارہ بن	۵۷۹	۲۶۶	زارع بن عامر	۵۶۵
۲۸۰	ربیعہ بن حارث	۲۸۰	۲۶۷	زاہر بن اسود	۵۶۶
	رضی اللہ عنہم اجمعین		۲۶۷	زاہر بن حراء	۵۶۷

ترجمہ اُسد الغابہ جلد سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب الحاکم والرازک

(سیدنا) حزابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضیب۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہو۔ جنگ بتوک کے سال اسلام لائے انکی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھوں نے اپنے والد (طریف) سے انھوں نے اپنے دادا (عمرو) سے انھوں نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) بتوک میں حاضر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حزام (رضی اللہ عنہ)

والدہین حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالغزی بن نسی کے۔ قرشی ہیں ہاشمی ہیں۔ ابو موسی نے کہا کہ انکا تذکرہ عبد اللہ بن محمد نے اپنی سند سے علی بن زید صدائی سے انھوں نے ابو موسیٰ مولیٰ عمرو بن حریش سے انھوں نے حکیم بن حزام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ہمیشہ روزہ رکھوں اپنے کچھ جواب نہیں دیا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ (آپ اجازت دیجئے) تو میں ہمیشہ روزہ رکھوں پھر میں نے (تیسری بار) عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہاری بی بی کا بھی تمہارا حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شش عید کے) روزے رکھو اور چار شنبہ اور پختنبہ کا روزہ رکھلو پھر تم اگر ایسا کرو گے تو گویا تم نے تمام سال کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابو موسیٰ اصفہانی نے کہا کہ یہ غلط ہے لے یعنی تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب ہے کہ قوت ویسی ہی قائم رہے گی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہیں ہے۔

صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے ابو موسیٰ نے ہارون بن بن سلیمان فرامولی عمرو بن حریش سے انھوں نے مسلم بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے تعلق) پوچھا بعد اسکے پوری حدیث ویسی ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگوں نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہے مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبید اللہ بن مسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انھوں نے نافع بن مالک سے انھوں نے حرم بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں پر واجب ہیں اللہ عزوجل اور اسکے رسول کی اور اولی الامر کے احکام کا سننا اور انکی اطاعت کرنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابی ساتم نے بیان کیا ہے کہ (انکا نام) حرم بن عبد عمرو (ہو) اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو خشمی ہیں۔ نبی ہیں۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابو سہل نے روایت کی ہے ابو سہل کا نام نافع بن مالک جو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہ دونوں تذکرہ یعنی یہ اور جو اس سے پہلے جو ایک ہو گئے اور یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ صحابہ میں (ایک شخص) حرم بن عبد عمرو خشمی ہیں۔

(سیدنا) حرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ ان سے عبد الرحمن بن جابر نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) انکا گذر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے حرم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ شب کو حرم نے ایک نئی بات کی میں نہیں جانتا کہ کیوں اتنے میں حرم بھی آگئے اور انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل) میرا گذر معاذ کی طرف ہوا انھوں نے سورہ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہذا میں نے اچھی طرح اپنی نماز (علیہ) پڑھ لی بعد اسکے میں لوٹ گیا (جماعت میں شریک ہوا) حضور نے فرمایا اب معاذ فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو تمھارے پیچھے مگر اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) نماز پڑھتے ہیں (تکوا اتنی بڑی بڑی سورتیں نماز میں نہ پڑھنی چاہیں) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے

اولی الامر کے معنی صاحب اختیار ابابہ سمین اختلاف ہے کہ صاحب اختیار سے مراد کیا ہے بعض کہتے ہیں خلفائے نبی مسلم راہ میں بعض کہتے ہیں علماء و مجتہدین مراد ہیں کہ صبیح یہ ہے کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہو اسی مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہیں جنہیں خلیفہ وقت کے اطاعت کی تاکید ہے ۱۲

اور ابو صالح وغیر ہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جو ان آیا اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہو مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام میں گذر چکی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حزن (رضی اللہ عنہ)

اس ابی وہب بن عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم۔ قرشی مخزومی۔ سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین میں سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی بن جنحون نے حجر اسود کو کعبہ سے اٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (ازسرنو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جسے اٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہے لکن بھائی مہیر اور زید ہیں جو ابو وہب کے بیٹے ہیں اور بہار بن اسود کے اخیالی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاخہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی خدیج بن محمد ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیثم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ہشام بن سہب سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حزن تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمہارا نام سہل ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ دلوں گا سعید کہتے تھے کہ وہ حزن کی کیفیت ہم اب بھی اپنے میں دیکھتے ہیں انکی اولاد میں بھی ایک کچ خلقی تھی۔ یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ زبیر بن صعصعہ نے انکی ہجرت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور انکے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانوں میں ہیں۔ حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ آخر کے دن شروع خلافت ابو بکر صدیق میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔

باب الحاء و ال سین

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ انکا نام تیم اشتر بن لعلہ بن عمرو بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ پھر بنی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے۔ کنیت انکی ابو الولید ہے

اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الحُصَیْم (صام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت) بوجہ اسکے
 (رکھی گئی) کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (زبان لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکوں کی آبروریزی کرتے تھے انکی مان فریضہ بنت خالد بن خنیس
 ابن لوزان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاریہ ہیں۔ انکا لقب شاعر رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم ہو۔ حضرت (ام المؤمنین) عائشہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی تھیں تو انھوں نے
 کہا خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپکی شان میں کہا ہے۔ اشعار

منیٰ بید فی الداجی البہیم جینسہ
 لم یخ مثل مصباح الدجی المتوت
 من کان او من قد یکن کا حد
 نظام حق او نکال للحد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے مسجد اقدس میں منبر رکھ دیتے تھے کہ یہ اسپر کھڑے ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بڑائی بیان کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسان کی تائید
 کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ مشرکین قریش میں جو
 لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے وہ یہ لوگ تھے۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبد
 ابن زبیری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم
 ان لوگوں کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دین تو میں
 ایسا کروں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میں وہ بات نہیں ہے جسکی اس کام میں ضرورت ہو پھر کہنے
 کہا کہ جن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلواروں سے مدد کی انھیں اس بات سے کیا چیز مانع ہو کہ وہ اپنی
 زبانوں سے آپکی مدد کریں حسان نے کہا کہ میں اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہوں چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیز دیکھانے
 لگے اور کہا کہ مجھے اب دین بصری سے صنعا تک کی کلام خوش نہیں آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی
 ہجو کس طرح کرو گے میں بھی تو اسی خاندان سے ہوں تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کرو گے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے
 کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکو اسے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہے تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابو بکر
 کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہیں چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ
 انکو انساب قریش پر مطلع کریں تو حضرت ابوبکر ان سے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر کرنا اور فلانی مسلمان کا ذکر کرنا

۱۵ تہجیر شب تار یکس میں انکی پیشانی کھل جاتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے اور بصر میں روشن چراغ پس مثل احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حق کا منتظم اور کجرو کو
 سزا دینے والا کون ہوا ہر یا کون ہو گا ۱۲ ۱۵ بصری اور صنعا دونوں مقامات کے نام ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہیں سمجھتا

پس یہ کفار قریش کی جو کرنے لگے جب کفار قریش نے حُشان کے اشعار سے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہیں کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر صدیق کے مشورے) کے نہیں کہنے لگے۔ ابو ضیآن بن حارث کی نسبت جو اشعار انھوں نے کہے تھے انہیں سب جند شعر یہ ہیں اشعار

وان نام المجد من آل ہاشم بنو بنت مخزوم ووالدک العبد ومن ولدت ابنا وزہرۃ منہم
گرام ولم یقرب عجا زک العبد ولست کعباس ولا کابن امہ ولکن لیثم لا تقام لہ زندہ
وان امر کانت نسبتہ امہ وسمر اذ منمورا اذ ابلیغ الجسد

جب ان اشعار کی نسبت ابو ضیآن پہنچے تو ان کا کہنا کہ یہ شعر بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہیں کہنے لگے ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہنے لگے مشرکوں میں سے وہ لوگ مستعد تھے جن کا معنی ذکر کیا اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی تھے اور مشرکوں کی جو کہنے لگے انصار میں سے تین آدمی مستعد ہوئے تھے حُشان اور کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ۔ پس حُشان اور کعب تو انھیں (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان میں اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ انھیں کفر اور ایسی چیزوں کی پریشانی کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں لہذا عبد اللہ بن رواحہ کا کلام انھیں نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھیں بہت گراں گذرتا تھا مگر جب (کفار قریش) مسلمان ہوئے اور سمجھ انکی درست ہوئی تو عبد اللہ کا قول انھیں سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں (انصار اور مشرکین قریش کے باہم رد و قبح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اس میں زندہ اور مردہ لوگوں کی ہدائی ہو اور (پرانے) کینوں کا از سر نو تازہ کرنا ہو اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملہ کو منہدم کر دیا ہو (لہذا اب اسکی ضرورت بھی نہیں رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھوں نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا حُشان میں نسبت اور شعر کے تین باتیں فضیلت کی تھیں زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔ زمانہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ زمانہ اشاعت (اسلام میں تمام میں کے شاعر تھے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس مقام پر اتفاق ہو کہ تمام صحرا (سہ عرب) کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعر

ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی جو حکمت سے اصل کتاب میں نہیں لکھا اور اب اس کے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لینگے ترجمہ بہ تحقیق بزرگی کی عزت نامہ کی اولاد سے ہو جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں (مخزوم کی بیٹی سے فالہ بنت عمرو بن مالک بن عمران بن مخزوم مراد ہیں جو ابوطالب رضی اللہ عنہما اور زبیر صاحبزادگان عبد الملک بن ولید یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھیں) اور تیلو اپنے غلام سے اور انیس جو زبیر کی اولاد ہیں بھی۔ زک بن (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اکرمین ہیں ان دونوں کی والدہ زینب بنت جحش ہیں) اور بزرگی تریا پڑھو کہ قریش کے بھی نہیں لکھا اور قعباس اور ان کے اخیالی بھائی کے مثل نہیں ہے، (عباس سے اخیالی

اچھے ہوتے ہیں پھر قبیلہ غیر القیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہو) کہ اہل مدینہ میں سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہے کہ شعر ایک بُری چیز ہے (ہمیشہ) وہ بڑے مضامین (یعنی جھوٹ اور مبالغہ) میں ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین میں شعر کہا جائے گا تو کمزور ہو جائے گا یہی حسان ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بڑے نامور شعرا میں تھے مگر جب (انکے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو ان کا شعر اپنے مرتبہ سے آگیا کسی نے حسان سے پوچھا کہ اے ابوالحسام آپ کا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اسکا کیا سبب) انھوں نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے یعنی عمر کی شعر کی یہی ہے کہ جو مضمون اُس میں بیان کیا جائے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جائے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اسلام اُس سے منع کرتا ہے لہذا (یہ وجہ ہے کہ میرا) شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن احسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن شنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے حشرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنھوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی اسی اسی دُڑے لگوائے تھے ان لوگوں کے نام ہیں حسان بن ثابت سُلَیْح بن اثاثہ حنظلہ بنت جحش۔ حسان بھی انھیں لوگوں میں تھے جنھوں نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہذا بقول بعض انکے بھی دُڑے لگائے گئے تھے اور بعض لوگوں نے اسکا انکار کیا ہے کہ انکے دُڑے نہ لگے تھے) ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ طواف میں تھیں اور انکے ہمراہ حکیم بن خالد بن عاص کی والدہ تھیں اور ام حکیم بنت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھیں ہم لوگوں نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھیں بُرا کہا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں انکے لیے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں جنت میں داخل فرمائے اس لیے کہ وہ اپنی زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (مکو یاد) نہیں ہے

فان ابی ووالدہ وعرسی
لعرض محمد منکم وفتاء

حضرت عائشہ نے انکو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھوں نے اپنی اہل بیت کو لگایا کہ ان دونوں عورتوں نے کہا کہ کیا انھوں نے آپکی نسبت (کچھ) نہیں کہا حضرت عائشہ نے کہا کچھ نہیں کہا بلکہ انھوں نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہیں۔

حصان رزان ماترن بریتہ
و تصبح غرقی امن لجوم الغوافل

سنا کسی پر جھوٹ تہمت لگانے کی شرعی عیبی سنرا ہے ۱۲۰ ترجمہ پس بتحقیق میری والدہ اور دادا اور میری اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے ساتھ سپرد ہے اور جو بیویوں والی ہیں انپر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی + وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکے رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کھانا ہے) ۱۲۰

فان کان ما قد قیل عنی قلتمہ فلما رفت سوطی اسے اناطلی

حضرت حسان بزدل لوگوں میں تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں انکو عورتوں کے ہمراہ ٹیلوں پر بجا دیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیہ تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوہ خندق میں) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھیں جسکو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنا لیا تھا وہ کہتی تھیں کہ حسان بن ثابت بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ اسی قلعہ میں تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودوائی تھی صفیہ کہتی تھیں ایک یہودی کا گزر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا ہے یہ یہودی قلعہ کے گرد پھرتا ہوا مجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ ہماری حالت سے ان یہودیوں کو جو ہمارے پیچھے ہیں آگاہ کر دے گا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمارے حال سے بخبر اپنے کام میں مشغول ہیں لہذا تم اترو اور اسے قتل کرو و حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمہاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ میں اس کا صبر کا نہیں ہوں صفیہ کہتی تھیں جب انھوں نے یہ کہا تو میں نے قلعہ میں سے ایک ستون اٹھا لیا اور میں قلعہ سے اتر کے اسکے پاس گئی اور میں نے ستون سے اُسے مارا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا پھر میں قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور بیٹھ گیا کہ اے حسان جاؤ اور اسکا لباس وغیرہ اتار لو حسان (سے یہ بھی نہر سکا اور انھوں نے) کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اسکے سامان کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیر بن جواریہ (قبلیہ) کی بہن تھیں ہمہ فرمائی تھی انھیں سے عبد الرحمن ابن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبد الرحمن اور ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خالہ زاد بھائی تھے ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عبد اللہ بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی پھر عبد اللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبصہ نے بھی سفیان سے انھوں نے ابن خثیم سے انھوں نے عبد الرحمن بن مهران سے انھوں نے عبد اللہ بن حسان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبور کی زیارت کریں حضرت حسان کی وفات شکمہ سے پہلے حضرت علی کی خلافت میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شکمہ میں

لہ ترجمہ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہے کہ میں نے کہا ہے، اگر میں نے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیاں میرا کوزہ اٹھائیں۔ (یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائیں)

اور بعض لوگ کہتے ہیں سٹھ مین۔ اسوقت انکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی انکی عمر میں ہی کا اختلاف نہیں ہو اور انکی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں۔ اسی طرح انکے والد ثابت اور انکے دادا منذر اور انکے دادا کے والد حرام ان سب لوگوں کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی سوا انکے عرب میں چار پستین ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جنکی عمر ایک سو بیس برس ہو۔ (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ میرے والد عبد الرحمن کے سامنے انکے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹ رہے اور ہنسے بعد اسکے مر گئے اسوقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ طائف میں شریک تھے۔ بقیہ بڑی لید نے سعید بن ابراہیم قرظی سے انھوں نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے اپنے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہے تو آپ فرمایا کہ مر جبا بالمحرمین والمصفرین میں کیسی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک خبری وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العطر مزارانی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف میں تھے اپنے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپ فرمایا کہ مر جبا بالمحرمین والمصفرین۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسان عبدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد عبد القیس کے ہمراہ آئے تھے انے انکے بیٹے یحییٰ نے زبرد کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے اور انھیں نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ یہ وہم ہی صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن حارث سے انھوں نے یحییٰ بن حسان سے انھوں نے ابن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی۔

۱۱ یعنی خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والوں کو ۱۲ اشارہ ہے وہاں ختم وغیرہ نام کے ظروف کی طرف ان ظروف میں پہلے شرب استعمال ہوتی تھی سداب کے لیے حضرت نے ان ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرمادی تھی ۱۳

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن خوط - ذیلی ثم البکری - اپنی قوم میں شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے۔ انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے

انا بن حسان بن خوط وابی رسول بکر کلہا الی النبی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا انکے بھائی حارث بن حسان ذیلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوئے تو انکے حق میں کسی نے یہ اشعار کہے۔ افعی الرئیس الحارث بن حسان۔ الی آخر الابیات اور انکو بہائی بشر نے اشعار کہے۔ انا بن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان - علی بن سعید عسکری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے حسن بن عرفجہ سے انھوں نے عمرو بن حفص عبدی سے انھوں نے بشیم بن حکیم سے انھوں نے ابو حاصم جطلی سے انھوں نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلون کے درمیان میں ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردون کے درمیان میں۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن شہاب بن زہیر بن زبیر بن ابی الاسود تمیمی طہورینی۔ انکے بیٹے نیشل نے روایت کی ہے یہ اور انکی والدہ دونوں شرف صحبت سے شرف ہیں انکا شمار اعراب بصرہ میں ہے۔ انکے بیٹے نیشل نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میری والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اس میں برکت دے اور اللہ اسکو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے (یعنی میرے) منہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کو اس میں برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ بیان کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ انکا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم۔

۱۲ حرمین حسان بن خوط کا بیٹا بن اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے ۱۲

۱۳ حرمین رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہوں ۱۳

(سیدنا) حسانؑ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ضبعی۔ عسکری نے افراد میں انکا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن دہب سے انھوں نے ابو داؤد طیالسی سے انھوں نے بہام سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسان بن عبد الرحمن ضبعی سے روایت کی ہے۔ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج (مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی) جو عورتوں پر فرض ہے، دشوار ہو جاتا۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مُسَلِّدِیْنِے (بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
(سیدنا) حسانؑ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی اسود بن خلف بن عدی بن عبد اللہ بن یزید بن عبن بن خنظلہ تمیمی یزید بن عبن بن عوس۔ کنیت انکی ابو اسود ہے۔ ابو عمر نے کنیت کے باب میں انکا ذکر کیا ہے اور انشا اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ذکر ہو گا۔

(سیدنا) حساسؑ (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن۔ قبیلہ ازد سے ہیں۔ ابن ماکولانے انکا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اسکو نقل کیا ہے۔ ابو نعیم بن حسان بن بکر انھیں کی اولاد سے ہیں اسکو ابن ماکولانے بھی بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث انکی نہیں نقل کی۔ ہان ابن ماکولانے پہلے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اسکے بعد انکی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ کلمات کے تھا ملے گا وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچویں چیز اس روایت میں چھوٹ گئی جو آئندہ تذکرہ میں معلوم ہوگی)۔

(سیدنا) حساسؑ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک اور دوسرے شخص ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ مدینی نے کتابتہ خیروسی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن حارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زافر بن سلیمان نے ابو یحییٰ سے انھوں نے یونس بن زہران سے انھوں نے حساس سے روایت کر کے خبر دی حساس صحابی تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزوں کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا اور جنت میں داخل کیا جائیگا (وہ چیزیں یہ ہیں) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

(اور پانچویں چیز) فرزند صلح ابو محمد کا نام بقیہ بن ولید ہو۔ یہ عمارت ابو موسیٰ کی تھی اور ابو عمر نے کہا کہ حساس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ الی آخر الحدیث کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے اور ابن ابی حاتم کے علاوہ اور لوگوں نے خاے نقطہ دار میں ذکر کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہو تو انکا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ خشخاش کی حدیث حساس کی حدیث کے مغایر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے حساس کے دو تذکرے لکھے ہیں پہلا تو وہی ہے جو اس سے پیشتر گزر چکا اور انکا نسب بھی ابن مالک سے نقل کیا ہے اور دوسرا تذکرہ یہی ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے حساس ہیں اس دوسرے تذکرہ میں سبحان اللہ کی حدیث بھی انھوں نے روایت کی ہے اور پہلا تذکرہ انھوں نے ابن مالک سے نقل کیا ہے اور انکے متعلق کوئی حدیث نہیں روایت کی ابن مالک نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ میں لکھا تھا جسکو ابو موسیٰ نے اسے روایت کیا ہے مگر ابو موسیٰ نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ میں لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اسکو ابن مالک پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن مالک نے پہلے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ شیبلی اور بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہیں اور بعض لوگ حنبیل کہتے ہیں۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے ائدن (مال غنیمت سے) سوار کو تین تہ سے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

عامری۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ انکی حدیث یہ ہے کہ زمانہ حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا حج ختم ہو چکا اُس نے عرض کیا کہ ہاں اپنے فرمایا کہ (اچھا اب) جلد جلد کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا ابن سیدنا) حسن (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نواسہ ہیں۔ والدہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو نام دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ جوانان ابن جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہیں (صورت میں بھی) آپکے مشابہ تھے۔ انکا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور انکی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی اور ولادت سے ساتویں دن اپنے اکا عقیقہ کیا تھا اور انکے بال گندوا لے تھے اور حکم دیا تھا کہ انکے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی جائے۔ اہل کسار کے پانچویں شخص ہیں۔

ابو احمہ عسکری نے کہا تو کہ یہ نام جاہلیت میں (کسی کا) معلوم نہیں ہوتا اور انھوں نے ابن اعرابی سے انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے (یہ دو نام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کا نام حسن اور حسین رکھا ابن اعرابی کہتے ہیں مینے مفضل سے کہا کہ وہ شخص جو یمن میں تھے (انکا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا انکا نام حسن ساکن السین اور حسین بفتح حاء و کسر سین تھا۔ ان دونوں صاحبزادوں سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤں بلاد ضبہ میں جو (جسکی نسبت) ابن عثمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا جو - غداۃ اضر بالحسن السبیل اسی مقام میں بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے ہمیں ابو احمہ یعنی عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی احمد بن علی بن عبد الوہاب بن زلفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بشر درلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عبد الرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جنکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں نصف رمضان ششم ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور مدینہ (منورہ) میں ششم ہجری میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی ولادت نصف شعبان ششم میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں غزوہ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہیں دو سال بعد پیدا ہوئے ہجرت کے اور غزوہ احد کے درمیان میں دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا فصل تھا۔ دولابی نے کہا جو کہ بہت حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صالح نے ساک بن حرب سے انھوں نے قابوس بن مخارق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا ایک عضو آپکا میرے گھر میں ہو حضرت نے فرمایا کہ تم نے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جسکو تم قسم کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوئے اور ام فضل نے انکو قسم کا دودھ

پلائے۔ اہل کسار سے مراد وہ لوگ ہیں جنکو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہونے کے بعد ایک چادر اڑھائی تھی اور انکے لیے غافرائی تھی کہ یا اللہ انکو بھی میرا اہلیت میں داخل فرما دے۔ ترجمہ
اس جگہ جگہ دو قسم حسن بن ابی طالب ایک ہو گئی ہے۔ ام فضل حضرت عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں قسم انکے بیٹے کا نام ہو مطلب ہے۔ قابل ہے
دو قسم قسم کو ملا رہی ہو وہی دودھ اسکو پلاؤ گی یعنی وہ بچہ اب محقریب پیدا ہوا چاہتا ہے ۱۱

پلایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا نام کیا رکھا میں نے عرض کیا کہ میں اسکا نام حرب رکھا ہو حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے بلکہ (اسکا نام) حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے اسکا نام بھی حرب رکھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا کہ اسکا نام میں نے حرب رکھا ہو حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے بلکہ (اسکا نام) حسین ہے پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا کہ میں اسکا نام حرب رکھا اپنے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے بلکہ (اسکا نام) محسن ہے بعد اسکے اپنے فرمایا کہ میں ان تینوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو بارون (پیغمبر علیہ السلام) کے بیٹوں کے نام تھے (یعنی) شہزاد اور شہزادہ اور شہزادہ۔

حضرت حسن سے (ام المؤمنین) عائشہ نے اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور حبیبہ بن یزید اور سائب بن نجید اور اصعب بن بنانہ اور ابوالجوراء اور معاویہ بن خدیج اور اسحاق بن بشار اور محمد بن سیب بن وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہین ابو جعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح مروی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے ابو اسحاق سلیمان بن یزید بن ابی مریم سے انہوں نے ابو الجوراء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہیں جنکو میں (تردد کی دعا سے قوت) میں پڑھ لیا کرتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں) اللھم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وفقنی شرما قضیت فانک تقضی ولا تقضی علیک وانہ لایذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ ہین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو البرکات بن لطیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین شعبہ نے خبر دی نیز ابو بشر کہتے تھے ہم سے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین یزید بن ابی مریم نے ابو الجوراء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہوں تو بیان کیجئے انہوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ) صدقہ کے چھو بارون میں سے ایک

سے (ترجمہ) اللہ مجھے ہدایت کرے ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے مانتا ہی اور مجھے محبت کرے ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے مانتا ہی اور مجھے برکت دے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے دی ہیں اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیٹا کہ تو درست (مقرر) ہے اور مجھے اس پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اسے ہمارے ہر دروگاہ تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے۔ ۱۲

چھوڑا لیکر اپنے منہ میں رکھ لیا تھا حضرت نے اسکو (میرے منہ سے نکال لیا اس حال میں کہ اُس میں میرا عاب (دہن) مل چکا تھا اور اسکو صدقہ کے چھو ہارون میں ملا دیا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک چھو ہارے کی کیا بات تھی (آپ نے کھا لینے و پابھوتا) آپ نے فرمایا کہ ہارے لیے یعنی آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں تکوشاک ہو اسکو ترک کر دو کیونکہ سچائی نام اطمینان کا ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور حضرت ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُس کے بعد انھوں نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاہمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھوں نے عمیر بن مامون سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھا ہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائیگا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائیگا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزونی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنی احمد ابن ابی غالب بن طلایہ و راق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبد العزیز بن علی بن احمد اناطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبد الرحمن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبد الرحمن ابن ابی نعیم بجلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابو سعید خدری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں سواد و خالد زاد بھائیوں یعنی عیسیٰ اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن یعقوب ربیع نے عبد اللہ بن ابی بکر بن زید مہاجر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن ابی زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس یا ہر تشریف لائے

۱۵ جہان جنت کے سردار ہیں کا مطلب یہ ہے کہ جو تک اور مال آدمی سے اللہ جہان دنیا سے لے ان سب کے سردار ہونگے ورنہ جنت میں نہ جتنے لوگ ہو گئے جہان تکے اور کونئی نہ گوارا ۱۵ یعنی حضرت امین کو ان لوگوں کو فضیلت نہیں ہے یہی عقیدہ اللہ کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہو سکتی ۱۵

اور آپ کسی چیز کو اٹھائے ہوئے (چاورمین چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہو جسکو آپ اٹھائے ہوئے ہیں آپ نے پاؤں دکھائی تو (معلوم ہوا کہ) وہ حسن اور حسین تھے جنکو آپ اپنی گود میں لیے ہوئے تھے پھر آپ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اسے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور جو شخص ان سے محبت رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عبد الملک نے حسن (بصری) سے انھوں نے ابو بکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بکھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنی حسن) سردار ہوا اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دیگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اسی حالت میں حسن اور حسین (گھرتے باہر) آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آ رہے تھے اور انکے پیراٹھکھڑاتے تھے سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے اور انکو گود میں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا بعد اُسکے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہوا انا امواکم و اولادکم فتمتہ یعنی ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آ رہے ہیں اور انکے پیراٹھکھڑاتے ہیں تو مجھے نہ رہا گیا یا تاک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور انکو اٹھا لیا۔ نیز وہ کہتے تھے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر غفاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمر بن صحاح نے سلمہ بن وہب سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے

۱۔ اللہ سے محبت رکھنے کا سلاطین نہیں کھنڈ بان سو محبت کا دعویٰ کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار ہی ہو کہ اپنے نبی کی پیروی بھی کرے ۲۔ اسلئے نیز جو وہ اسکے نہیں کھنڈ بان سو محبت کا دعویٰ کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار ہی ہو کہ اپنے نبی کی

ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے اور ابو بکر
 ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھوں نے
 براد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر
 سوار کیے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ نیز
 وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان اصفہانی
 نے بھی بن عبید سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ ریبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی
 کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں جب یہ آیت نازل ہوئی انا میرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اہل البیت و بطہرکم تطہیرا
 تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو۔ محمد
 کہتے تھے میں نے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعش نے عطیہ
 سے انھوں نے ابو سعید سے اور اعش سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت
 کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو کراں قدر چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں جب تک
 انکے ساتھ تمسک کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک چیز انہیں سے بہ نسبت دوسرے کے بڑی ہے (وہ دونوں یہ ہیں)
 کتاب اللہ جو (مثل) ایک رسی (کے) ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور
 یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہنچ جائیں گی۔
 پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے
 انھوں نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۱ برس پاس لے کر کہتے ہیں جسکی حاج اسکی صغریٰ کی حالتیں نکاح کر لیا جائے انکی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ حضرت صلعم کے نکاح میں آئی تھیں اسوقت یہ حضرت کے ریب جو ۱۱
 یہ آیت آیہ تطہیر کے نام سے مشہور ہے ترجمہ اللہ ہی چاہتا ہے کہ اہل البیت (محمد) سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خبیث پاک کر دے۔ اس آیت کی تفسیر میں المسند کا اتفاق ہے کہ اہل البیت
 مراد ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اہل بیت عرب بلکہ تمام دنیا کے لغت میں اہل بیت اور اہل بیت اور گھر کے لوگ بی بی ہی کو کہتے ہیں اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس
 آیت کی آیتوں میں تا ستر خطاب و احوال سے ہے مگر احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرت انسینام حضرت مرفعو اور حضرت فاطمہ زہرا
 کو بھی اہل بیت میں داخل فرمایا داخل فرمائی دعا کی ازواج کا اس آیت میں اصل و حقیقہ داخل ہونا اس لیے ہی سمجھا جاتا ہے حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے ۱۲ ۱۱ ۱۲ قرآن کے ساتھ تمسک کرنا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کو اہل بیت سے
 کے ساتھ تمسک کرنا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے ۱۲ ۱۱ ۱۲ محمد شہد کہ تمام فرق اسلام میں جس اعتدال اور خوش اسطری کا معاملہ قرآن البیت کے ساتھ اہل سنت نے
 کیا کسی کو نصیب نہیں ہو ۱۲ ۱۱

فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ ان نعمتوں کے جو روزانہ تم پر فائز ہوتی ہیں اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھے محبت رکھو اور بوجہ میری محبت کے میرے اہلبیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگوں کا بیان جو کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کیے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی جو کہ میں اس حال میں اس سے ملوں کہ میں اسکے گھر تک پیادہ پانچاؤں اور تین مرتبہ انھوں نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں دیا (نصف بھی اس طرح کہ) ایک جوتی رکھتے تھے اور ایک توتی دیدیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دیدیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباب میں سے ایک سبط ہیں حضرت حسن بہت ہی بردبار اور کریم اور پرہیزگار تھے انکی پرہیزگاری ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انھوں نے اللہ کے بیان کی ناز و نعیم پر قناعت کر کے دنیا اور اسکی سلطنت چھوڑ دی اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنوں اور میری حکومت میں کسی کا خون پکھنے سے بھی گرایا جائے۔ حضرت عثمان بن عفان کی مدد میں سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنا کے گئے حضرت علی [ؑ] سترہ رمضان شنبہ میں شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے جان بیسنے کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے انکے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کے زیادہ اطاعت کرنے والے اور ان سے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن قریب سات ہینہ کے عراق اور اسکے ماسوا یعنی خراسان اور حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے پھر حضرت معاویہ شام سے انکی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہ کی طرف چلے جب دونوں لشکر مقابل میں آئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہیں مل سکتی جب تک کہ دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہ ہو جائے لہذا انھوں نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ میں تمھیں خلافت دے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر میں خلیفہ کیا جاؤں اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے ان چیزوں کو طلب نہ کرنا جو میرے والد کے وقت میں انھیں مل چکی ہیں اسکے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے انکی درخواست منظور کر لی اور وہ عجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کراویگا۔ اس سے بڑھکر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سردار فرمایا۔ جہنم ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن و شقی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہنم ابوالسعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

۱۔ یہ کہہ ناصد ہو کہ جب کوئی کسی سے محبت کرے گا تو اس محبوب کے جسد پر محبوب ہونگے یا اس کسی قسم کا فعل رکھتے ہونگے سب اسکی نظر میں محبوب ہونگے مگر رت زانی محبت کبھی کام نہیں دیتی ۲۔ سبط کے معنی اولاد اسباب اسکی جمع ہے مراد بیان پیغمبروں کی اولاد ہے ۱۲

ہمیں محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المومنین (علی مرتضیٰ) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمیں اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہیں روکا ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اس وقت تمہارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمہاری دنیا تمہارے دین سے مقدم ہو گئی ہو آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمہارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تمہارے لیے اب ویسے نہیں رہے جیسے تھے۔ اس وقت دو قسم کے لوگ تمہارے قتل ہو چکے ہیں کچھ تو سفین میں مقتول ہو چکے ہیں جنکے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہروان میں مقتول ہوئے ہیں جنکا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو رو رہے ہیں وہ پریشان ہیں معاویہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جس میں نہ عزت نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دین اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لیں اور جس بات پر تم راضی ہو اسی کو اختیار کریں تو سب لوگوں نے ہر طرف سے انھیں آواز دی کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہیں جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد ابن مہران فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے محمود ابن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن فضل حرانی نے یوسف ابن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اس شخص نے کہا کہ تم نے مومنوں کے منہ میں کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنوں کے رو سیاہ کر نیوالے حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دکھایا گیا تھا کہ نبی امیہ آپ کے منبر پر کھڑے ہیں یہ بات آپ کو بہت ناگوار ہوئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما اور لک مالیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر (حضرت نے فرمایا کہ ہزار مہینوں سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں) جن میں میرے بعد نبی امیہ بادشاہت کریں گے۔

اس وقت کی یقین میں اختلاف ہو جس میں حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہیں جمادی الاولیٰ سال ۳۵ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیع الاخرہ میں پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے

۱۵ ترجمہ ہنہ قرآن کو نازل کیا ہوا شب قدر میں اور تم کو کہنے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہو شب قدر ہزار مہینوں سے ۱۷

بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں ربیع الآخرہ میں یہ واقعہ ہوا انکے قول کے موافق پچھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں جمادی الاولیٰ میں یہ واقعہ ہوا انکے نزدیک آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال میں انھیں لوگوں کا قول صحیح ہو جو کہتے ہیں سلسلہ میں یہ صلح ہوئی اسلئے وہم ہو گیا ہو۔

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اسکے کہ حضرت معاویہ کو فد میں آئیں حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگوں ہم تمہارے سردار اور تمہارے مہمان ہیں اور ہم تمہارے نبی کے اہل بیت سے ہیں جسے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہے اور انھیں خوب پاک کر دیا ہے اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور انکے رونے کی آواز کا نون میں آئی جب حضرت معاویہ کو فد پہنچے تو لوگوں نے ان سے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھیں حضرت معاویہ نے کہا میں اسکی ضرورت نہیں ہو عمرو بن عاص نے کہا میں اسکو مناسب سمجھتا ہوں تاکہ انکی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے حضرت معاویہ نے کہا اسے حسن اٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں واقعات گذرے ہیں انکو ظاہر کر دینا حضرت حسن اُن بات کے بیان کر نیکو کھڑے ہو گئے جسکے متعلق انھوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فی البتہ فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمہیں ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمہارے جانوں کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پر ہمیز گاری ہو اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہو اور یہ معاملہ جسکے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے ناہی نہیں) یا تو وہ مجھے زیادہ اسکے حق دار ہیں اور یا یہ میرا حق ہے جو میں اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمہاری جانوں کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا اے آدمی بعد فتنہ کلمہ و متاع الی حسین تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (اب منبر سے) اتر پڑیے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ تمہارا ہی مقصود تھا۔ حضرت حسن کی وفات کے وقت میں بھی اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں اور بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں۔ خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انکی بی بی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھیں زہر پلا دیا تھا اور دست آنا شروع ہوئے اور یہ حالت ہوئی کہ انکے نیچے ایک طشت رکھ دیا جانا تھا اور دوسرا اٹھایا جاتا تھا قریب چالیس دن کے یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہو گئی۔ جسب انکا مرض ٹھہر گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ابکی مرتبہ کا ایسا کبھی نہیں پلایا گیا

۱۱۰۲

میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کے گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپ کو زہر کسے پلایا ہو حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیون پوچھتے ہو کیا تم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو میں انہیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہوں جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی بھیجا اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤ حضرت عائشہ نے اسکو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم پھر حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اُسے اجازت طلب کی تھی اور انہوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انہوں نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دین تو تم مجھے انکے گھر میں دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا ہے کہ بنی امیہ تمہیں روکین گے لہذا اگر وہ ایسا کریں تو تم اُسے اسکے متعلق مزاحمت نکرنا اور مجھے جنتہ البقیع میں دفن کر دینا چنانچہ جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت حسین حضرت عائشہ کے پاس اسکی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا خدائی قسم وہ وہاں ہرگز دفن نہیں کیے جاسکتے حضرت حسین کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اور انکے ساتھ والوں نے ہتھیار اٹھائے مروان نے بھی ہتھیار اٹھائے حضرت ابو ہریرہ نے اسکو سنا تو انہوں نے کہا خدائی قسم یہ بڑا ظلم ہے کہ حسن کو انکے باپ کے پاس دفن ہونے سے روکا جاتا ہے واللہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور انکو سمجھایا اور خدا کا واسطہ دلا یا اور کہا کہ کیا آپکے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمہیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانوں کے مقبرہ میں لیجانا حضرت حسین نے مان لیا اور انہیں جنتہ البقیع میں اٹھائے گئے۔ بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سعید بن جابر کے انکے جنازے کے ساتھ نہ تھا سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے حضرت حسین خود انکے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جنازہ پڑھ دین اور انہیں فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں ہرگز تمہارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکے جنازے میں خالد ابن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انہوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انہوں نے انکو اجازت دیدی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور انہیں کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دونوں کو خدا ہمارے گھر میں جمع کر لگا لگا لہذا اہل کو ذمہ دہو کہ دسے کے لڑائی پر آمادہ نہ کریں۔ فضل بن دکن کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انہیں جنہج کی حالت طاری تھی ایک شخص انکے پاس آیا اور اُسے کہا کہ اے ابو محمد یہ جنہج کیسی جسوت آپکی روح آپکے جسم سے جدا ہوگی اسوقت آپ اپنے والد بن علی اور فاطمہ اور زینب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموں یعنی قاسم اور طیب اور طاہر اور ابوسلمہ اپنی خالہ یعنی رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہنچینگے یہ سکرانگی وہ حالت دور ہوگی۔ جب حضرت حسن کی وفات

ہوئی تو نبی ہاشم کی عورتوں نے ایک مہینے تک انکے لیے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن ربیع عسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہیں۔ انکے نسب کے متعلق انکے بیٹے حذیفہ کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ انصار کے قبیلہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور انکے دونوں بیٹے حذیفہ اور صفوان احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانوں ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ ہمیں عہد اللہ بن احمد بن سہین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف تشریف لے چلے تو اپنے حسیل بن جابر کو جنکا نام یمان ہے اور حذیفہ بن یمان کے والد ہیں اور ثابت بن وقش بن زعورا کو عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونوں بہت بوڑھے تھے انھیں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہمارے تمھاری عمر اتنی (کم) رہ گئی ہے جیسے گدھے کی پیاس نہ تم آج یا کل مر جائینگے پس کیوں نہ ہم اپنی تلواریں لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں شاید اللہ ہمیں سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں اٹھالیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے انکو کوئی شخص جانتا تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ نہیں میرے باپ ہیں مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم انکو پہچانتے نہ تھے ان لوگوں کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمہیں معاف کرے وہ رحم الراحمین ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکی دیت ادا کر دین مگر حذیفہ نے انکی دیت مسلمانوں پر خیرات کر دی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور زیادہ مال دیدیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجه شجعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حسل ہے بغیر یا کے یہ اوپر کز چکا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام حسین ہے ابو موسی نے ابن مندہ پر استراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور انھوں نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) نہ حصہ گھوڑے کو دے پے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ اسے معن بن حویس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ مویشی بیچنے کے لیے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ اے حسیل کیا تم اس بات کو پسند

۱۱۔ تمام جانوروں کی نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہیں ۱۱

کہتے ہو کہ میں تمہیں میں صلح چھوہارے دون اس بات کے عوض میں کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتا دو حسیل
 کہتے تھے میں نے منظور کر لیا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے میں صلح چھوہارے دیے
 اور میں راہیوقت مسلمان ہو گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ یہیں کیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حل کے نام میں کیا ہے
 اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہیں بس اسی پر انھوں نے اکتفا کی ہے۔ جو یہ بفتح حاء ہملہ و کسر واو ہے اور بعد واو کے
 یا کے تحتانیہ ہے اور آخر میں ہے ہ۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہے اور انھوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت
 کی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ جنین میں شریک تھے انھوں نے حینا الف کے ساتھ لکھا ہے الف ہوتا تو میں سمجھتا کہ کاتب نے
 غلطی سے خیبر کو حین لکھا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نوبہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ
 حل بغیر یا کے نام میں لکھا ہے اور انکو حسیل ابن خارجہ اشجعی لکھا ہے اور کہا ہے کہ غزوہ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں
 شریک ہوئے اور انھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کیلئے دو حصہ دیے۔ میں ان دونوں کو
 ایک سمجھتا ہوں۔ انکے نسب میں علما کا اختلاف ہے جیسا کہ اور لوگوں کے نسب میں اختلاف ہے اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ
 نے لکھا ہے اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ ان دونوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر میں شریک ہو نیوالا حسیل
 ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے
 بیان کیا ہے کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ احمد بن سيار نے بیان کیا ہے
 کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہم سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کر چکے تھے مگر
 انکی حدیث حسن ہے انہیں سننے والے کے لیے عبرت ہے۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہے
 اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو حسین لکھا ہے اور ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جسے انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے پس گو یا یہ کوئی اور ہیں۔
 ابو موسیٰ نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے
 ان دونوں گروہوں میں سے کسی کے ساتھ ہو کے لڑینکی برائی ظاہر ہوتی ہے جنھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد
 جنگ کی تھی اس خواب کے ذکر کرنیکی حاجت نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)
 ابن ربیعہ احمسی۔ یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے۔ (امام) مسلم نے اپنی (کتاب) صحیح میں انکا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ انکا نام حسین
 کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم انکا تذکرہ حسین کے اور ابو ارقطہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھینگے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)
 ابن سائب۔ انصاری۔ رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ
 کی یا غزوہ بدر کی رات آئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑو گے تو عاصم بن ثابت
 ابن ابی اقلع کھڑے ہو گئے اور انھوں نے تیرکمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب لوگ دو سو گز یا اسکے قریب
 فصل پر ہونگے تو تیروں سے مارینگے پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا پتھر ہم تک اور ہمارا ان تک پہنچ سکے تو پتھر پھینکنا
 سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ ان تک پہنچ سکے تو پتھر نیزہ بازی ہوگی یہاں تک کہ
 جب نیزے ٹوٹ جائینگے تو ہم انکو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لینگے پتھر تلواروں سے لڑائی ہوگی حسین کہتے تھے کہ پھر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)
 ابن عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن جحوان بن فقہ بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ
 انکا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین نون کے ساتھ رکھا۔ دارقطنی نے احمد بن سعید سے
 انھوں نے داؤد بن محمد بن عبد الملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے
 والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ اپنے پوری سورت ختم کر دی (پھر اسکے بعد پڑھا) قل هو اللہ احد۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت ابو عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (زندگی کی)
 ہزار اور سینے سے لیکر نیچے تک آپکے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کان میں اذان پڑھی۔

جو انان اہل جنت کے سردار ہیں اور اہل کسار کے پانچویں شخص ہیں۔ انکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سوا مریچ علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتوں کی سردار تھیں۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل ابن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن صدق انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات بن نظیف خزانے نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عوف طالی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی فضل بن دکین اور عبد اللہ ابن موسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو میں انکا نام حرب رکھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا نام کیا رکھا ہے عرض کیا کہ حرب اپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ یحییٰ ہے اور اپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے عرض کیا کہ حرب اپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسکا نام بھی حرب رکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے کہا کہ حرب اپنے فرمایا نہیں وہ محسن جو پھر اپنے فرمایا میں ان بچوں کے نام رکھتا ہوں جو مارون (یہ بھی) کے بیٹوں کے نام تھے یعنی شبر اور شبیر اور مشبر۔ ابو احمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو شبیر یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غسان یعنی مالک بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن تریش نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ نام نہ تھے۔ ابو احمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبد اللہ ابن عبد الرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو صالح یعنی عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث ابن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان سلمہ میں پیدا ہوئے اور زبیر ابن بکارت نے کہا کہ حسن و شعبان سلمہ ہجری میں پیدا ہوئے جعفر بن محمد نے بیان کیا کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان میں صرف ایک گھر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال میں میں نے حضرت حسین پیدا ہوئے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔ ہمیں ابو الفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ بنی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی ثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن سلام جمعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھوں نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی

انہوں نے حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی ہو گو اسکو بہت زمانہ گزر چکا ہو اور وہ از سر نو اس کے لیے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے از سر نو ایس قدر ثواب عنایت فرماتا ہے جس قدر اس مصیبت کے دن وعدہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابو محمد یعنی قائم امین علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام یحییٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علا نے مروان بن سالم سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے انہوں نے حسین بن علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہو جب وہ دریا کا سفر کریں تو یہ آیت پڑھ لیا کریں بسم اللہ الرحمن الرحیم مجراہا و مرساہا ان ربی لغفور رحیم ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد شعی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن جبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن خلیفہ جدی نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ حسن ہو حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ کیوں فرماتے ہیں کہ وہ حسن ہو حضرت نے فرمایا کہ جبریل نے (مجھے) پوچھا کہ وہ حسین ہو ایسے کہا کہ نہیں وہ حسن ہو ہمیں اسمعیل ابن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد بن مهران نے اور ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقبہ بن مکرّم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نعیم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے حضرت ابن عمر سے کہ مجھ کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے) حضرت ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو مجھ کے خون کا مسئلہ پوچھا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کر دیا (اُس وقت کوئی سنا نہ پوچھا) میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہیں اور اسی قسم کی حدیث ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے جو ان کے بھائی حضرت حسن کے بیان میں گزر چکی یہ حدیثیں دونوں بھائیوں کے درمیان میں مشترک ہیں لہذا دوبارہ اُنکے لکھنے کی حاجت نہیں۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عرف نے خبر دی

لفتر محمد بن عثمان رحیم کے نام سے اسکی روایت اور اسکا قیام ہو بیشک میرا پروردگار غفور رحیم ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انھوں نے سعید بن راشد سے انھوں نے یعلیٰ بن مویز سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے بیٹے اور میں حسین کا پوتا خدا اس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے انی بن رانی سے انھوں نے علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لیکر سرتک اور حضرت حسین سینے سے لیکر نیچے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن جعفر بن محمد بن ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی علیہ السلام کا سر لایا گیا اور پشت میں رکھا گیا ابن زیاد اسکو چونکنے لگا اور انکے حسن میں کچھ کلام کیا حضرت انس نے (اسی ظالم کے سامنے نہایت دلیرانہ) کہا کہ یہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ انھوں نے حضرت حسین کے بالوں میں خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہو متفق علیہ ہو۔ اور ازاعی نے شداد بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام میں سے ایک شخص نے اپرا اور انکے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو واثلہ بن اسقع کھڑے ہو گئے اور انھوں نے (نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ خدا کی قسم میں علی اور حسن اور حسین کو اور فاطمہ سے مل کر محبت رکھتا ہوں جیسے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے متعلق حدیثیں سنیں ہیں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا تنہا میں حضرت حسن آئے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے واسطے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھیں اپنے اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئیں تو انھیں اپنے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلا یا بعد اسکے فرمایا انما یرید اللہ لیدہب عنکم الرحمن اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (راوی کہتا ہے) میں نے واثلہ سے پوچھا کہ جس کی چیز ہو انھوں نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا ابو احمد عسکری کہتے تھے کہ ازاعی نے سو اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل میں روایت نہیں کی واللہ اعلم وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل میں صرف ایک حدیث روایت کی جو ان دونوں کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکاء نے کہا کہ مجھے صعب نے بیان کیا کہ

حضرت حسین نے پچیس حج پایادہ کیے اور جس قدر حج انھوں نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے کے عراق سے انھوں نے کوئی حج نہیں کیا عراق سے آنے کے بعد صرف بیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق سلطنت میں آئے تھے اور شروع سلطنت میں شہید ہوئے۔ حضرت حسین اس بات کو برا سمجھتے تھے جو ان کے بھائی حسن نے کی یعنی حضرت حسن نے جو حضرت معاویہ کو خلافت دیدی تھی۔ حضرت حسین نے ان سے کہا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ معاویہ کے دعوے کو مان کر اپنے باپ کے دعوے کی تکذیب نہ کیجیے حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو میں اس بات کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ اور زیادہ روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور حج اور صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہیں ہفتہ کے دن دسویں محرم سلطنت ہجری میں بمقام کربلا جو مضافات عراق ہے شہید ہوئے۔ انکی قبر مشہور ہو اسکی زیارت کی جاتی ہے۔

انکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والوں نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ لکھ کے ان سے بیعت کرنے کے لیے انھیں بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اسکی ولیعهدی کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوئے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی میں اہل کوفہ کے خطوط انکے پاس پہنچے لہذا انھوں نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگوں نے انھیں منع کیا ان منع کرنے والوں میں انکے بھائی محمد بن حنفیہ اور ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ ایسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے انکو میں ضرور کروں گا چنانچہ وہ عراق چلے گئے یزید نے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اُسے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (در صورت تھیابی) اُسے رمی کی حکومت کا امینہ وار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی بعد اسکے کہ ان سے اس بات کی درخواست کی کہ عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئیں اور انھوں نے اسکو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ خود شہید ہوئے اور انیس آدمی انکے گھر کے شہید ہوئے حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے اپنے حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہیں ہے صحیح یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے انھیں شہید کیا اور جن لوگوں نے لکھا کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا انکی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگوں کو انکے شہادت کی ترغیب دی تھی اور اسے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہذا یہ قتل اسی کی طرف منسوب کیا گیا جب خولی نے اپنے عہدہ کیا تو انکا سردار کاٹ کر (ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے

اور قرکابی فشتہ و ذہباً فقہ قات السید المجدبا قتلت خیر الناس اما و ابا و خیر ہم اذ یتیبون نسباً
بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن
علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہما کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے
انہوں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت زائل کر دین پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدین تب بھی
وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہو گا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ
جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُسے پڑھے عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں
کہ تو مجنون ہو اور اُسے لکڑی ماری اور کہا جو کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیہوشی کی) باتیں کرتا جو خدا کی قسم اگر ابن زیاد ان باتوں کو
سنے گا تو مجھے قتل کر دیگا۔ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار
ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کرین حضرت حسین کے ہمراہ بہتر آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر
(ابن سعد) نے انکا اور انکے ساتھیوں کا سراہن زیاد کے پاس بھیجا یا ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سرسنگوائے
اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی سے کو نچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ
لکڑی کو اٹھاتا ہی نہیں تو انہوں نے کہا کہ (او کبخت) اس لکڑی کو اٹھا قسم جو اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں آپ ان ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے یہ کہتے وہ روئے
تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمہاری آنکھوں کو روٹا ہوا رکھے خدا کی قسم اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوئے ہوتے تو میں تمہاری گردن
مار دیتا پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے گروہ عرب آج کے بعد سے تم غلام ہوتے حسین بن فاطمہ کو
قتل کیا اور تم نے ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) کو سردار بنایا جو تمہارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور بڑے لوگوں کو غلام بناتا ہے
لوگوں نے حضرت حسین کے مرغیہ بہت لکھے ہیں منجملہ اُنکے سلیمان بن قہر خراعی کا ایک مرغیہ یہ ہے

مررت علی ابیات آل محمد فلم ارہا مثلاً ما حین حلت فلا یجد اللہ البیوت والہسا وان اصبت منہم برعی اخلت
وکا نوار جاہم عاودا رزیراً لقد عظمت تلک الزرایا و جلت اولئک قوم لم یشیوا سیوفہم ولم تنک فی اعدائہم حین سللت

۱۱۱ میں اپنی رکاب کو سونے سے منڈھو نگا بیٹھے ایک بڑے سردار کو قتل کیا: میں ایسے شخص کو قتل کیا جسکے مان باپ تمام آدمیوں سے افضل
تھے اور جسکے نسب سے بہتر تھا: ۱۱۲ ترجمہ: میں آل محمد کے گھروں پر گزرا: تو میں نے انکو دیکھا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے: اللہ گھر دنگو انکے لوگوں کے جد اکر نے
اگر چہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے: پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے: اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور ظاہر تھیں: پھر وہ لوگ تھے
جنہوں نے اپنی تلواروں کو میناچ ماہر نکالا: اور جب وہ نکالی گئی تو انکے دشمنوں کو قتل نہ کیا: ۱۱۳

وان قتل الطغ من آل ہاشم اقل رقابا من قریش قدلت الم تر ان الارض اصحت مریضۃ انفقہ حسین و ابیہا ادا قشعرت
وقد اعولت تبکی السماء لفقدہ واجمہا ناحت علیہ و اصلت

اس مرثیہ میں بہت اشعار ہیں اور ایک مرثیہ منصور غمری نے کہا ہے

ویاک یا قاتل الحسین لقد بودت بحجل نیور بالحسابل اے جاجوت احمد فی حفۃ من حرارۃ المشاکل
نقال فاطلب غدا شفاعتہ وانہض فرد حوضہ مع النابل مال الشک عندی بحال تائل لکننی اثاب بالحن ذال
کانما انت تجبسین الا تنزل بالقوم نقتہ العاجل لا یجیل اللہ ان عجلت و ما ربک عما ترین بالغانسل
ماصلت لامر سعادتہ حققت علیہ عفو بہ الاجسل

آمین ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے گناہت اولہ
احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت ام سلمہ کے
پاس گیا وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے
سر پر اور داڑھی پر غبار تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہے آپ نے فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا۔ تاد
ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انہوں سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے دوپہر کو خواب میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے آپ کے چہرہ پر پرگندگی اور غبار تھا۔ آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شمشی تھی میں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا جو جائیں یہ خون کیسا ہے آپ نے فرمایا حسین کا خون جو میں آج صبح سے اسکو
اٹھا رہا ہوں حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسیدن شہید ہوئے تھے۔ نیز وہ کہتے تھے کہ میں محمد بن عیسیٰ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واصل بن عبد الاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعاد یہ لے ائمش سے انہوں نے عمار بن
عمیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اسکے ساتھیوں کا سر لایا گیا اور یہ سب سر تلو اور پر سجد میں رکھے
مگے میں وہاں گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا یا ایک یا ایک میں نے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان میں گستاہا تیک

۱۰ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے قریش میں ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے۔ کیا منہ نہیں دیکھا کہ زمین ہمار ہو گئی؟ حسین کے
زہنے سے اور ملک کانپ اٹھے اور آسمان اگلی جدائی سے رونے لگا اور اسکے ستاروں نے نور کیا اور فرشتوں نے دعائے رحمہ لگی
۱۱ ترجمہ تیری خرابی ہو اسے قاتل حسین بیشک تو نے ایسا بارا۔ پنے سر پر لیا جو اپنے اٹھانیا ہونے کو نھکا دیتا ہو تو نے کیا کام کیا
تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر میں ر لایا یا آ اہد کل انکی شفاعت طلب کر د اٹھ اور پینے و اذن کے ساتھ لنگے حوض (کوثر) پر جا
مجھے انکے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہیں ہونا شک مجھے انکے حاکم ہو جنہوں نے انکا ساتھ لیا اور انکو تکلیف کیج کر تی ہو اس بات سے کہ ان لوگوں پر اذاب
کیوں نازل ہو اللہ جلدی نہیں کرتا تو جلدی کرے اور تیرا چر کار ان باتوں سے غافل نہیں ہے اس شخص کو تکلیف حال نہیں ہو سکتی ہے جہر آئندہ حذاب آئندہ لا ہو ۱۲

کہ عبید اللہ بن زیاد کے تھنوں میں گھس گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہرا بعد اُسکے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا رچنا بچہ وہ سانپ پھر آیا اسی طرح اسے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہا (امام) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء مع الشین المعجمة مع الصاد

(سیدنا) حشر ج (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا پھر انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصیب (رضی اللہ عنہ)

آخر میں باے موحده ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُسکے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُسے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھی تھی بعد اُسکے اُسے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہو میں (اُسکی تلاش میں) چلا گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو عمر کا وہم ہے اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا میں نے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلہ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ابتداءے خلقت کی حالت میں بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے شاید بعض راویوں نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھا ہے ابو عمر

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ بعض لوگ انکو حصین کہتے ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ لکھا

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اور بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہیں۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ (انکا نام) حصین بن اوس بن حجر بن صخر بن بکر بن صخر بن نھشل بن دارم تمیمی نھشلی (ہو) انکا شمار اہل بصرہ میں ہو کینت انکی ابو زیاد سے انکے بیٹے زیاد نے روایت کی ہے۔ وہیں ابو القاسم یعنی یعیش بن صدوقہ فقیہ شامی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنی بن احمد شعیب تک

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جلیت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غسان بن اغرب بن حصین ہنثالی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مدینہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے حضرت نے اپنا ہاتھ انکے بالوں پر رکھا یا اور انھیں دعا دی۔ اور ان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ اونٹ لیکر گیا تھا اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گنھون تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امر القیس بن خاف بن بہار بن عوف بن کعب بن سعد بن زید شاہ بن تمیم تیمی معروف بہ زبرقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی تیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ زبرقان کے نام میں انکے حالات اس سے زیادہ آئیے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے مگر انھوں نے انکے نسب سے امر القیس کو نکال دیا حالانکہ صحیح اسکا باقی رکھنا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن جنذب۔ کنیت انکی ابو جنذب۔ ان سے انکے بیٹے جنذب نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپسے کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا حضرت نے انھیں حکم دیا کہ اذان دین اور نماز پڑھیں کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہے اور (یہ بھی حکم دیا کہ) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہیں یہ اور انکے دونوں بھائی بدر بن شریک تھے عبیدہ جنگ بدر میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ اور عبیدہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ (انکا نام) حصین بن حارث (ہو) ابو الوفا ربنادسی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول فمن کان رجوا القاء کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علی اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور طفیل اور حصین فرزند ان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے انکا تذکرہ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۔ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو انکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ۱۱

بین کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کے ابن مندہ پر استراک کر نیکی کو مٹی و خچہ نہیں ہو کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ
ہے بیان کیا واللہ اعلم

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن ام حصین۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زمہیر نے ابو اسحاق سے انھوں نے یحییٰ بن حصین کے انھوں نے
اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں۔ میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر
سوار تھے اور حصین میری گود میں تھے حضرت نے بغل کے نیچے سے نکال کر چادر اوڑھی تھی۔ اس حدیث کو اسرائیل اور ابوالاحول
وغیرہ نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ حصین میری گود میں تھے اسکو صرف زمہیر نے روایت
کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری۔ لوگوں نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کینت انکی ابو معیہ ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور میر
ابو نصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہیں وہ قبیلہ مرہ سے ہیں انصاری نہیں ہیں یہ حصین بیٹے ہیں حمام بن ربیعہ بن غنما
ابن حرام بن واثلہ بن سہیم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بفض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور شاعر تھے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو حصن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن ازور کے۔ ازور کا نام مالک ہے۔ بچلی
ہیں احسنی بن کینت انکی ابو ارطاة ہے انکو جریر بن عبداللہ سجلی ذبی الخلد کے جلاوٹے کی بشارت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور میں بھیجا تھا۔ قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ سجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے ذبی الخلد کی طرف سے کیونکہ میں چین دلا دیتے پس میں قبیلہ احسن کے ایک سوچاں
سواروں کو لیکر گیا ان سب لوگوں کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہم نے اسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابو ارطاة یعنی حصین بن
ربیعہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انھوں نے کہا کہ قسم جو اسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس حالت میں
ذبی الخلد کو چھوڑ کے آیا ہوں کہ وہ خارشتی اونٹ کے مثل (جلک و اغدار) ہو گیا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ
احسن کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے دعائے برکت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ام حصین قبیلہ
احسن کی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلع کرنے والی عورت کی حدیث روایت کی ہے۔

بین کہتا ہوں ابو عمر کے اس قول سے معام ہوا کہ حصین یعنی ابو ارطاة وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

لکھا کہ حسین بن ام حنین۔ ام حنین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا۔ بیان اوپر ہو چکا ہے ابو نعیم نے اس میں یہ بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ ابوارطاة حسین بن ربیعہ کی کنیت ہے کیونکہ حسین یعنی ابوارطاة کی والدہ بھی بن حنین کی دادی ہیں جنکی نسبت ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حسین میری گود میں تھے جسکے راوی صرف زبیر بن قافل اور یقیناً نہیں ہے اور یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ خطمی ہیں۔ وادل بن ملیح بن عبد اللہ کے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حسین ہے۔ انکے نام میں اختلاف ہے انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ خطمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں۔ جیسا علم۔ خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔ (پانچویں بات کا ذکر نہیں کیا) اور ابو موسیٰ نے عبدان بن محمد سے انھوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حسین سے اس طرح روایت کی ہے انھوں نے لکھا ہے کہ میں انکا نام حسین صرف اسی روایت میں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام بدر ہے۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ بتئے بیان کیا پس اس پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہیں ہے اگرچہ ابو موسیٰ نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہیں مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوئے نام پر کیا جاتا ہے اور حالات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہے نہ کسی اور نے۔ اور اگر وہ اور تذکروں میں بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن خلف بن عبد نهم بن حریبہ بن جہم بن غاضرہ بن حبشہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔ والد ہیں عمران بن حنین کے۔ انکے بیٹے عمران بن حنین نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اور مسلمان ہونے میں اختلاف ہے۔ ہیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے تمہارے احمد بن طبع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں ابو معاویہ نے شیبہ ابن شیبہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عمران بن حنین سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آجکل کے خداؤں کی پرستش کرتے ہو انھوں نے کہا سات کی چیزیں میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب میں کسکی پرستش کرتے ہو انھوں نے کہا اسکی جو آسمان میں ہے

حضرت نے فرمایا اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو باتیں ایسی بتاتا جو تمہارے لئے مفید ہوتیں عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ دونوں باتیں بتائیے جنکا آپ نے مجھے وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو اللھم العنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور ربی بن حراش نے عمران بن حصین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یا یہ کہا کہ یا اے محمد عبدالمطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر مجھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انہیں فوج کیے ڈالتے ہیں پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پہنچا کہ میں کیا کہا کروں حضرت نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشاد امری پس وہ چلے گئے اور مسلمان ہوئے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب میں (پہلے) آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا کہا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشاد امری اللھم اغفر لی با اسررت و با علنت و ما اخطات و ما عمدت و ما حملت۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف کینت ابو حازم سجلی۔ والدین قیس بن ابی حازم کے انکے نام میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں آئیگا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

عزجی۔ والدین ابو الغوث کعب انکی وفات ہوئی تو انپر حج فرض تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے ابو الغوث کو حکم دیا کہ انکی طرف سے حج کر لین۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ ابو الغوث کے نام میں کیا جو یہاں کسی نے انکا تذکرہ نہیں لکھا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف خشعی۔ یہ اور انکے بیٹے دونوں صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے انہوں نے حصین ابن عوف خشعی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہے مگر اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اسکی طرف سے حج کروں حضرت نے فرمایا بتاؤ اگر تمہارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اسکو ادا کرتے انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنا زیادہ سزاوار ہے پس تم انکی طرف سے حج کر لو چنانچہ انہوں نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریم نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حصین بن عوف سے روایت

۱۰ ترجمہ آتش مجھے میری ہلالت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچاؤ۔ ۱۱ ترجمہ آتش مجھے میرے نفس کے شر سے بچاؤ اور میری معاملات میں عہد بات پر مجھے قائم رکھا۔ ۱۲ ترجمہ آتش مجھے میرے نفس کے شر سے بچاؤ اور میری معاملات پر مجھے قائم رکھا۔ ۱۳ ترجمہ آتش مجھے میرے نفس کے شر سے بچاؤ اور میری معاملات پر مجھے قائم رکھا۔

کیا ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اسپر جمع مہینے کے
مگر وہ سفر نہیں کر سکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی
طرف سے حج کر لو۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حارثہ اور حصن کے نام میں کر چکے ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے فقہ لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن انصاری۔ عبدان نے کہا ہے میں نے احمد بن سيار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب میں سے تھے ابن شاپین نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں محسن بن نعمان بن سنان بن عبد
ابن کعب بن عبد الاشہل کے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی
وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید
بشیر بن سيار سے انھوں نے حصین بن محسن سے روایت کر کے خبر دی کہ انکی پھوپھی کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور میں گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمھارے شوہر ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا
تم انکے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انھوں نے عرض کیا کہ میں انکی خدمت میں تقصیر نہیں کرتی سوا اسکے جو میں فکر سکون
آپ نے فرمایا تو تم اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم سے راضی ہیں یا نہیں کیونکہ یہی تمھاری جنت اور دوزخ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ
نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبدان اور ابن شاپین کے سوا اور کسی نے صحابہ میں انکا تذکرہ نہیں لکھا اور ہم نہیں جانتے
کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں ابو احمد عسکری نے صحابہ میں انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ حصین بن مروان بن عبد الاخر بن اعرج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر
ہوئے تھے اعرج کا نام اسود بن معبد بکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن چشم بن ابو دریب
انھوں نے ہجرت کی تھی اور مدینہ میں اقامت اختیار کی تھی بعد اسکے لوٹ گئے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن شامت بن شہاد بن زہیر بن نجر بن مرہ بن حمان بن عبد الغزی بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن شیم تہمی حمانی صحابی
ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی

خدمت پیش کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چشمے پانی کے انھیں معافی میں دیے تھے۔ انکی حدیث انکے بیٹے عاصم نے اسے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ کے آپ کے حضور میں پیش کیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چند چشمے بطور معافی کے دیے تھے منجملہ انکے جراد اور اصیب اور ثاد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان معافیوں کے متعلق یہ شرط کر لی تھی کہ انکی گھاس نہ کاٹی جائے اور انکا پانی نہ بیچا جائے اور انکے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہ ان کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انھیں سے مروی ہے اور طلحہ بن براء کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہیں اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان میں بھی لکھا ہے۔ اور زہیر ابن عاصم نے کہا ہے

ان بلادی لم تکن اطلاقا
من النبی حیث اعطی الناسا

بہن خطا فتسلم الانفا سا
فلم یدع لیسا ولا البسا سا

انکا تذکرہ عینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن معلق۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حصین بن معلق ابن ربیعہ بن عقیل وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ اسدی۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن فضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ حصین بن فضلہ الاسدی الی سریرہ او کینفالا یما قہ فیہا احد یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۵ ترجمہ میرے شہر ویران تھے؛ انکی متعلق نبی نے قلم سے لکھا؛ جب آپ نے لوگوں کو انعام دیا؛ پس اپنے کسی قسم کا شہدہ باقی نہ رکھا؛

۱۶ ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حصین بن فضلہ انصاری کو کہ سریر اور

کنیت (نامی مواضع) انکو دیے گئے کہ کوئی شخص اس میں انکا شریک نہیں ہے؛ یعنی اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اسکا محتاجون پر تقسیم فرما دیں نہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کیلئے؛ کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہ فرماتے تھے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن دوح انصاری اوسی۔ انکا نسب انکے والد دوح کے نام میں بیان کیا گیا ہے۔ انکی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد حصین بن دوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ کے پیروں کو چومتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ جو چاہیں مجھے حکم دین میں کسی بات میں آپکی نافرمانی نہ کروں گا اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اسوقت نو جوان کسن تھے حضرت نے ان سے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس دوح بھی چلے تاکہ وہ اسکی تعمیل کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور فرمایا (کہ میں نے امتحانایا کیا تھا) میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اسکے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور ابر کے دن انکی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہو لہذا تم لوگ اسکی اطلاع مجھے دینا تاکہ میں انکی نماز پڑھاؤں اور انکے دفن کرنے میں جلدی کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سلیم تک ہی پہنچنے پناے تھے کہ انکی وفات ہو گئی رات کا وقت تھا انھوں نے مرتے وقت جو باتیں کہی تھیں انہیں ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپکو تکلیف پہنچے لہذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر کے پاس کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپکے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی) بعد اسکے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اساتذہ طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انھیں دیکھ لکھے ہنسے اور وہ تجھے دیکھ کر ہنسیں۔ حصین اور انکے بھائی محسن جنگ و سہ میں شہید ہوئے ان دونوں کے کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ الکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جزمی بن قطن بن زککل کلبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کنیت انکی ابو رجا ہے۔ انے انکے فلام جبر یعنی ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اسوقت انکی عمر ایک سو پچیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ملتا ہوا نہیں دیکھا ہاں آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہو کر) اپنے پیٹ پر تھپہر باندھ لیا کرتے تھے۔ الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قتان بن سلمہ بن ہشیم بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ انکو ذوالغصہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے ذوالغصہ کے ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کیا جائیگا ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ یہ بہت دنوں تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے انکا خلیفہ میں سنگدانتہ رضی اللہ عنہ کی ایسی ایک چیز تھی اسی وجہ سے انکو ذوالغصہ کہتے تھے اور انھیں کے سبب سے یحییٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھیں انھیں سے یحییٰ بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انھیں حصین کی اولاد میں سے قیس بن حصین ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ انکے باب میں کیا جائیگا۔ اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین) ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ ابن احمد بن بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انکے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قتان یعنی ذوالغصہ بھی تھے قیس کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

سیدنا حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن ربیعہ بن عیس سے ہیں۔ یہ قبیلہ عیس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یعنی یہ مضمون اشیری کی کتاب سے نقل کیا ہے جس میں انھوں نے ابو عمر پر استدلال کیا ہے۔ واللہ اعلم

سیدنا حصین (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت کرے گا۔ دنیا بہت سہی۔ دن اس حال میں آئیگا کہ زنجیروں میں کسا ہوا ہوگا یا اسپر عذاب ہو رہا ہوگا یا اسکا گردیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱ مطلب یہ ہے کہ یہ زنجیروں میں جلائے گا۔ لایا جائیگا۔ انکا تذکرہ انصاف کیا ہے تو معاف کر دیا جائیگا۔ در زاپر عذاب ہوگا۔ حضور و حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نہ کریں اور اس سے خائف رہیں ۱۱

باب الحاء والضاد لمعجمه والظاء والميم

(سیدنا) حضرمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قیس بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ابو حفص
ابن شیاہن نے اور ہشام بن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی
ابن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں چنانچہ انھوں نے حضرمی بن عامر
اور ضرار بن ازور اور ابو کعب اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور انکے ہمراہ کچھ لوگ بنی زینہ کے تھے زینہ لقب ہے سلمی بنت مالک
ابن غنم بن دودان بن اسد کا وہ ابن مالک کی ام ولد تھیں اسی وجہ سے انکی اولاد کو بنی زینہ کہتے ہیں حضرمی بھی انھیں میں سے
تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت میں پہنچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ہم آپکی خدمت میں آئے ہیں شب تاریک کو
قطع کرتے ہوے سردی کے زمانہ میں اپنے ہمیں بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہیں) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہیں خزیمہ میں
جا کے ہمارا اور آپکا نسب ملتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہیں اور ہماری عورتیں بالدار ہیں اور ہماری اولاد بڑی
شریف ہے۔ حضرت نے انھیں اسلام کی ترغیب دی ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہیں کہ ہمارے مال کا
صدقہ ہمارے ہی بیان کے فقیروں کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک میں تھاپڑ جائیگا تو ہم کہیں اور چلے جائینگے۔ یہ
لوگ مسلمان ہو گئے اور انھوں نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زینہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو ان لوگوں نے
کہا کہ ہم بنی زینہ ہیں اپنے فرمایا نہیں تم بنی رشیدہ ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑینگے ہم ویسے نہیں ہیں
جیسے بنی محول یعنی بنی عبد اللہ بن غطفان انکا نام بنی عبد العزیٰ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایسا
بھی ہو جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہاں یہ اشعار میرے ہیں

حی ذوی الاضعف ان تسب عقولہم تھیتک الحسنی فقد یرقع الغسل وان دحسوا باکرہ فناعف تکرنا
وان خسوا عنک الحدیث فلا تسل فان المذمی یوذیک منہ ساعہ وان الذی قالوا وراک لم یفسل

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور حضرت نے انھیں ایک تحریر لکھی تھی وہ لوگ چند روز
لے ترجمہ کینے اور قبیلہ کے لوگ ہیں انکی عقلیں گالی سمجھتی ہیں: ہماری عمدہ دعا کو کیونکہ کینہ قابل ہو سکتا ہے اگر انھوں نے شہر میں قسا ڈالا تو تم از براہ کرم معاف
کردو اور اگر تمہاری بد گوئی کی تو تم بخیر نہ ہو کیونکہ برائی کا ستنا موجب تکلیف ہے اور جو بات انھوں نے تمہارے پیچھے کی وہ گویا نہیں
انکی گئی ۱۲۱۵ء ولد اسس وفدی کو کہتے ہیں جس سے اسکے مالک کی اولاد پیدا ہو جائے گا۔

قرآن پڑھنے کے لیے ٹھیرے رہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے وہ سب مر گئے اور حضرمی اُنکے مال کے وارث ہوئے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کے باہر نکلے تو انکی قوم کی ایک شخص نے جسکا جزر تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیوں کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب وہ اُنکے مال کا وارث ہو گیا ہے اور انھیں کا لباس پہنتا ہے (حضرمی اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا)

ان گنت از تنتی ہسا کذا جزر فلو قیت مثلہا عجلہ افرح ان ارزاء الکرام وان اورث زودا اشصا لصابنا
کم کان فی انوتی اذا عتج الا بطل تحت الغامۃ الاسلا من ماجد واجد اخی ثقہ یعطی جزیلا ویقتل البطل
راوی کہتا تھا کہ جزر ایک دن اپنے بھائیوں کے ہمراہ باہر نکلے کہ ان کھود رہے تھے دیوار اُنپر گر پڑی اور وہی کون
انکی قبر بن گیا یہ خیر حضرمی بن عامر کو ملی تو انھوں نے کہا انا شر وانا الیہ راجعون میری بد دعا انکی موت سے مطابق ہو گئی
اور مجھے انکی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمر بن حسیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی اور انکے بھائی حاطب کی مان بخیلہ بنت عباس
ابن وہبان بن حذافہ بن جمح ہیں۔ انھوں نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت
کی تھی اور اُنکے ساتھ انکی بی بی فکیہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی حطاب کا انتقال راستے ہی میں ہو گیا حبش تک
پہنچنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبش سے لوٹتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی
بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے حطاب کے نام میں کیا ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابن ماکولہ وغیرہ نے
انکا ذکر مائے حمل میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حطیب (رضی اللہ عنہ)

شاعر۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے جسے احمد بن سیدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عدی
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا حطیب
نے زبیر قان بن بدر کی بیوی زبیر قان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیب کی شکایت اُنسے کی حضرت عمر نے فرمایا

۱۱ ترجمہ۔ اے جزر اگر تو مجھے ناحق اسکا طغہ دیتا ہے تو خدا کرے) مجھے بھی یہ بات پیش آئے، کیا میں غش ہوتا کہ مجھے لوگ مر جائیں، اور میں حرمیں
اور چالاکی سے انکے مال کا وارث بنوں + میرے بھائیوں میں بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے + تو بڑے بڑے بہادر (انکے) نیزے کے سالیے میں
آتے تھے + بڑے بزرگ اور مالدار اور معتبر تھے + بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادر و نکو قتل کرتے تھے ۱۲

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام میں ہو کر سے اسکی زبان کاٹ لو اسذا تم جاؤ اور اگلی زبان کاٹ لو حطیہ بھاگ گئے جب زمین اپنی تنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکے سامنے کھڑے ہو گئے اور دو شعر انکی مدح میں پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمہیں امن دیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ان ممکن ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے ہوں پھر آپ کے بعد مرتد ہو گئے ہوں پھر اسلام لے آئے ہوں۔ اور انکے صحابی نہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ عیسیٰ بن اور قبیلہ غلبین سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے انکے نام مشہور ہیں یہ انہیں سے نہیں ہیں کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بنکے وہی لوگ آتے تھے جو اُس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیہ ہمیشہ اپنی قوم میں کم درجے کے رہے انکو یہ مرتبہ کبھی نہیں ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جاسکین و اللہ اعلم۔

(سیدنا) حطیہ (رضی اللہ عنہ)

حدانی۔ انکو ابن ابی علی نے حابے حملہ میں ذکر کیا ہے اور اور لوگوں نے انکو خاے معجرہ کے نام میں ذکر کیا ہے۔ انسے شیب حدانی نے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الحاکم والفاء

(سیدنا) حفشیش (رضی اللہ عنہ)

کنڈی۔ اسکا نام نے کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے اور جیم کے ساتھ بھی اور نے کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف میں انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں پس اب یہاں زیادہ بیان کرنیکی حاجت نہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہلہ فزاری۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں ہمارے بعض اصحاب نے مسند میں انکا نام لکھا ہے۔ یہ بنی تمیم کے مولیٰ ہیں۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسیٰ تمیمی نے حفص بن ابی جہلہ سے جو بنی تمیم کے مولیٰ تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے قول یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعلموا صا کا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ آئینے فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہے وہ اپنے مان کے

لہ ترجمہ اسے پیغمبر و پاکیزہ چیز میں کھاؤ اور نیک کام کرو ۱۱

کاتنے کی کمانی سے کھایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص رضی اللہ عنہ

ابن سائب۔ ابو حفص بن شامین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ہباج نے محمد بن حفص بلخی سے انھوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حفص رضی اللہ عنہ

ابن مغیرہ۔ بعض لوگ انکو ابو حفص کہتے ہیں اور بعض لوگ انکو ابو احمد کہتے ہیں۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی فاطمہ بنت قیس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دی تھیں۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت عابر سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ احمد بن حفص کے نام میں لکھا ہے۔

باب الحاء والکاف

(سیدنا) حکم رضی اللہ عنہ

ابن حارث سلمی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ بصرہ میں رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوہ کیے آخری غزوہ انکا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں تین غزوہ کیے۔ ان سے عطیہ بن سعد وعائے نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ میری طرف سے ہو امیر سی و ثنی (اسوقت) بیٹھ گئی تھی (اٹھتی تھی) اور میں اُسے مار رہا تھا حضرت نے فرمایا اسکو بارو (پھر اپنے فرمایا) حل وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگی ان سے حبیب نے جو انکے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوٰۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب انکی زکوٰۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہیں انکو ادا کرو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اُسے ایک داغ دیا جائیگا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اسکو دو داغ دیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم رضی اللہ عنہ

ابن حزن کلفی کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے یہ کلفہ بیٹے بن حنظلہ بن مالک بن زید منہا بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ

اسے ایک کلمہ ہے جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے ۱۲

ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو عوف بن نصر بن معاویہ بن کھر بن ہوازن کے بیٹے ہیں۔ عین بن عیوب بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابوعلیٰ موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عین حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جس کا نام حکم بن حزن کلینی تھا وہ صحابی تھے وہ بہت حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے عین (اندر آئیگی) اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے دعائے خیر کریں حضرت نے ہمارے لیے دعائے خیر کی اور ہمارے ٹھیرائے جانے کا حکم دیا اور عین کچھ چھو ہاں سے دیے جانے کا حکم دیا اسوقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دنوں وہاں رہے اور جمعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت ایک مکان سے یا عصاب سے نیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اپنے اللہ کی حمد و ثنا بہت مختصر اور پاکیزہ اور پیارے الفاظ میں بیان فرمائی بعد اُس کے فرمایا کہ اے لوگو تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جو کچھ تمہیں احکام ملے ہیں ان سب کی تعمیل کرو لہذا تم راہ راست اختیار کرو اور خوشخبری سناؤ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا ذکر کعب بن خزیج کی حدیث میں ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ سلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے کعبی سے انہوں نے قیس بن جہتر سے انہوں نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ (سے قتل کر) دین چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہم نے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ہمارے میں جس قدر پہاڑ ہیں وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس آواز کو سنکر ہم بہوش ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہیں نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن جہتر کے حکم بن ابی الحکم کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے ہاں سے روایت کرتی ہیں انکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث آئیگی۔

۱۲۔ یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنی ترغیبی احکام لوگوں سے بیان کرو ۱۲

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سنان انصاری اوسی۔ اہل مدینہ سے ہیں اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع ابن سنان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت بچہ تھا میں کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اس طرف سے تو انھوں نے مجھے کہا کہ اسے لڑکے اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے اسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ حکم حضرت نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبد اللہ ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں عبد اللہ تو ہوں ہی انکا تذکرہ عبد اللہ کے نام میں کیا گیا ہے۔ انکی وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عثمان بن عامر بن محبت بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ سفیان بن حکم کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو الحکم ثقفی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سفیان ہے۔ ہمیں ابو حمیر یعنی بنو ہاشم ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے سفیان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہ بند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور روح بن قاسم اور شعبہ اور شیبان اور معمر اور ابو عوانہ اور زائدہ اور جریر بن عبد الحمید اور اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابو الحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثور سے کے اکثر شاگردوں نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے سوا عقیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونوں کی روایت میں صرف حکم بن سفیان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب ابن خالد نے منصور سے انھوں نے حکم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور سعید نے اسکو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انھوں نے نام انکا نہیں بتایا۔ اور

سلام بن ابی مطیع اور قیس بن ربیع نے اور شریک نے بھی روایت میں شک نہیں کیا اور انھوں نے کہا جو کہ حکم بن سفیان سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ عینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبت بن حکم ہے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبت بن حکم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر پڑھ کے دم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندو اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

ابن کثیر کہتا ہوں کہ بیٹے انکی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی شبت شین اور بار موحده اور ثاے مثلثہ کے ساتھ ہے اور ابن ماکول نے کہا ہے کہ یہ لفظ شبت ہے بضم شین و فتح باء معجم اور بعد اسکے یا معجم پھر ثاے معجم ہے پس انکا نام شبت ہے بیٹے ہیں حکم بن مینار کے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ انکو صلت بن حکیم کہتے ہیں اور عبد ان نے کہا جو کہ انکا نام حکیم بن صلت ہے قریشی ہیں مطلبی ہیں۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق دیے تھے یہ قریش کے لوگوں میں تھے انھیں محمد بن حذیفہ نے مصر میں اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن حاص کے پاس عریش میں گئے تھے۔ محمد بن حسن بن سائبہ نے حرملہ بن یحییٰ سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے حرملہ بن عمران سے انھوں نے عبد العزیز بن جہان قریشی سے انھوں نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (بنجو قتی) نماز میں یا جازہ (کی نماز) میں بے عقل لوگوں کو اپنا نام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا جو اور انھوں نے کہا جو کہ انکا نام صلت ابن حکیم ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت انکی ابو مروان۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مسلمان بنے واؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے قیس بن جسر سے انھوں نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ! میں نے کسی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بداندیش اور ناکام نہیں دیکھا حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی مجھے ملامت نہ کرو میں تھے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھی ہے۔

(ایک روز) پہننے (باہم) گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ یہ صابی (یعنی آنحضرت روحی فداہ) ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہوا اسکے لیے کچھ بند و بست کرو چنانچہ ہم لوگوں نے باہم اسکے لیے عہد کیا جب ہم نے حضرت کو دیکھا اور چاہا کہ حملہ کریں) تو ہم نے ایک (ایسی ہیبت) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہا میں کوئی پہاڑ نہیں بچا جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ بیہوش ہو گئے یہاں تک کہ حضرت نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر ہم نے ایک دوسری شب میں ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپ تشریف لائے اور جلوگ آپ کی طرف اٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیان) ایک دوسرے سے مل گئیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئیں پس قسم اللہ کی ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں ابو العاص کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں انکو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن عمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی ہبہ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث نے یعنی ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گذر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی۔ یہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور انکے ساتھ انکا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نکلوایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انھیں کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ انکی آنکھ اس چاقوت سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دین جبکہ انھوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفتار کی اور آپ کے بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز اپنے پیچھے پھر کے دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ انکی رفتار میں اسوقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبد الرحمن بن ثابت نے عبد الرحمن ابن حکم کی ہجو میں اسکا ذکر کیا ہے

۱۲ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا انکے بیٹے مروان سے جو فسادات پہلے اور عسکری کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہے

ان اللعین ابوک فارم عظامہ
ان ترم ترم مغلجا مجسنا
یسعی خمیس البطن من عمل التقی
ولظل من عمل الخبیث بطینا

عبدالرحمن نے جو حکم کو لعین کہا تو اسکی وجہ یہ ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سداون کے ساتھ مروی ہو جنکو ابن ابی عمیر نے ذکر کیا جو کہ حضرت عائشہ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اُس نے انکے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے کا ملائم گفتگو کی نہ یہ کی ولیمدی کی بیعت نکر نے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپکے لعنت کی اور اُس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں کو بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ انکو مدینہ میں واپس بلا لیں مگر انھوں نے کہا کہ میں اُس گروہ کو نہیں کھول سکتا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہو اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے حکم کو واپس بلا لیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور آپ نے مجھے انکے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن بشیر بن وہبان ثقفی۔ کنیت انکی ابو عثمان اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الملک بھائی ہیں عثمان بن ابی العاص ثقفی کے صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اسکا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنا دیا پھر انکے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق میں سلمہ یا سلمہ بن بہت فتوحات کیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہوا اور بعض لوگ انکی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی انکو صحابی نہیں کہتے) مگر انکے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس تینوں کا کچھ مال ہے عنقریب صدقہ اسکو فنا کر دیکر اسکی گائے پاس کوئی تجارت ہو

۱۰۰ تیرے پیشک لعین تیرا باپ جو اسکی بیوی کو پھینک دے + اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگر سے مخزن (کی بیوی) کو پھینک دے گا وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی رہتا ہے اور بڑے کاموں سے ہمیشہ اسکا پیٹ بھرا رہتا ہے ۱۱۰ ۱۲ اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہے نہ کہ صدقہ فطر نامی بچوں کے مال پر بھی واجب ہے ۱۲

کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا ہاں چنانچہ حضرت عمر نے مجھے دس ہزار دینے میں انکو لیکر لایا گیا پھر میں لوٹ کر حضرت عمر کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کہ چارے مال کا کیا حال ہوا ہے کہا وہ یہ ہوا ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے کہ بشیر بے کے ساتھ ہے حالانکہ صحیح بشر ہے۔ اور انھوں نے بشیر کو وہاں کا پٹا لکھا ہے حالانکہ وہ عبد وہان بن عبد اللہ بن ہام بن ابان بن یسار بن مالک بن حلیط بن جشم بن ثقیف کے بیٹے ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ شخص جسے (تیمون کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہی کہ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے اسکو حکم بن عمرو کے یعلیٰ بن مرہ سے انھوں نے حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوئے آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا بچہ سامنے آیا ہے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انھوں نے ابن یعلیٰ بن مرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور نیز یہ حدیث کئی سندوں سے یعلیٰ بن مرہ سے مروی ہے اور حکم کا ذکر اسین بالکل بے اصل ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انصاری ہیں دادا ہیں مطیع یعنی ابو یحییٰ کے۔ انکی حدیث مطیع بن سلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حکم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپکی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ یہ مطیع یعنی ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچا اور بھائی ہیں۔ انکے دادا حکم احد میں شریک تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ثمالی۔ ثمال قبیلہ ازہ کی ایک شاخ ہے۔ بدر میں شریک تھے انے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثیں مروی ہیں جو صحیح نہیں ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ حکم بیٹے ہیں عمیر ثمالی کے۔ انکا تذکرہ انکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن شریک۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن عمران سے انھوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے

اپنے والد سے انھوں نے ابن شریک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ناز پڑ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یہ تمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے الی آخر الحدیث۔ ابن المشنی نے انکا نام حکم بتایا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو غفاری۔ یہ بھائی بن رافع بن عمرو کے۔ یہ دونوں بھائی قبیلہ غفار کی نسبت سے مشہور ہیں مگر حلالے نسب اسکو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں مغیلہ بن ملیک کے خاندان سے ہیں جو غفار بن ملیک کے بھائی تھے اور وہ ابوبکر کے بھائی تھے کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث بن مغیلہ بن ملیک بن ضمیر بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپکی وفات ہو گئی۔ بعد اسکے انھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکے بھائی بھائی زیاد نے انھیں خراسان کا حاکم بنایا تھا انکو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنی کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش میں آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے انکے پاس چلا گیا اور انکو لے آیا جب زیاد نے انکو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انکو خراسان کا حاکم بنا دیا انھوں نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے انکو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنی معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی انکے لیے رہنے دیا جائے لہذا (غنیمت میں) سونا چاندی (لے تو) تم تقسیم کرنا حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تم نے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے خدا کی کتاب مجھے حکم ہے (اسمیں اسکے خلاف ہے لہذا میں امیر المومنین کے اس حکم کو نہیں مان سکتا اور مجھے بالکل خوف نہیں کیونکہ بیشک خدا کی قسم اگر آسمان اور زمین دونوں کسی بندے پر جھک پڑیں اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ اسکی مخلصی کی کوئی صورت نکالے گا والسلام۔ اور انھوں نے غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا بعد اسکے حکم نے کہا کہ اللہ اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے پس انکی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو میں شہر ہجری میں ہوئی جب انکی وفات ہونے لگی تو انھوں نے انس بن اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ انسے حسن (بصری) اور ابن سیرین اور عبد اللہ بن صامت اور ابو الشعشاء اور دلجہ بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں اسمعیل بن عبد اللہ علی اور ابو جعفر بن سہیم وغیرہما اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انھوں نے سلیمان ثبی سے انھوں نے ابو حاجب سے انھوں نے نبی غفار ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا منع فرمایا ہے بلکہ یہ مانع صرف کراہت کے لیے نہ حرمت کے لیے ہے۔

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابو داؤد طیالسی سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابو حاتم سے انھوں نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن (بصری) سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا عمران بن حصین انکی ملاقات کو گئے اور دار الامارۃ میں لوگوں کے مجمع میں اُسے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں (سنو اس لیے آیا ہوں) کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپکے (مقرر کیے ہوئے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ میں گر پڑ اور وہ شخص آگ میں گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں گر پڑتا تو دوزخ میں جاتا اور اسکے اپنے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں حکم نے کہا ہاں (مجھے یہ حدیث یاد ہے) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ میں تکو یہ حدیث یاد دلا دوں (تا کہ تم اپنی حکومت کے زمانے میں اس کا لحاظ رکھو) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اس وقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم بھی نہیں رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن معتب ثقفی۔ یہ اُس و فدیہ میں تھے جو عبد یلیل کے گمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں) آیا تھا۔ یہ حکم اخلاف سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ثقیف میں دو قبیلہ ہیں اخلاف اور مالک۔ اخلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں یہ انھیں میں سے ہیں کیونکہ معتب بیٹے ہیں مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

امین عمیر ثمالی۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے صرف موسیٰ بن جیب نے روایت کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ رات کو نماز شب میں اور نماز صبح میں اور نماز جمعہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسیٰ بن عمیر نے ان سے اس حدیث کے سوا اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابو عمر نے انکا ذکر ایک دوسرے نام میں کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو بن جندب اور ابو ہریرہ اور ابن ابی حاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند سے

ابو بکر بن عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یقین بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عیسیٰ بن ابراہیم نے موسیٰ بن ابی جیب سے انھوں نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکانے والا بوجہ اور ایسا شر جو منقطع نہواظہار بدعت ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن کیسان - غلام بن ہشام بن مغیرہ کبہ شام والد تھے ابو جہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کے ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ میں انکو ایک سر یہ ملا جس کے سردار عبداللہ بن جحش تھے (انہیں باہم لڑائی ہوئی) پس واقعہ تمیمی کو جو مسلمان تھے عمرو بن حضری نے قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا عبداللہ بن جحش نے انکے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو ہم اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیجاؤ گے چنانچہ وہ لوگ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے اور یہ مسلمان ہو گئے۔ انکا اسلام اچھا ہوا۔ مروہ بن زبیر اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ حکم بن کیسان بیرونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مڑہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ شیبہ بن مساور نے حکم بن مروہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ انھوں نے ایک شخص کو ناز پڑھتے دیکھا کہ اُس نے اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھی اور چلے جائیکا ارادہ کیا انھوں نے اس سے کہا کہ پھر ناز پڑھا سنے کہا میں پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انھوں نے کہا اور اس نے یہی جواب دیا (پھر انھوں نے کہا خدا کی قسم تجھے نماز پڑھنی ہوگی خدا کی قسم کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہیں کی جاسکتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کیست انکی ابو مسعود زرقی۔ ان سے انکے بیٹے مسعود نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث میں اختلاف ہو اسکو میمون بن یحییٰ شہج نے مخمر بن بکیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے میں سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن حکم زرقی سے جتنا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوئے بنا کہ میرے والد مجھے بیان کرتے تھے کہ سب لوگ منیٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار (آجکل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہو اور انھوں نے حکم کا

ذکر کیا ہو حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہو صحیح وہی تو جو ابن وہب نے مخزومہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے میں نے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا اسکے بعد انھوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اسکو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انھوں نے بکیر سے انھوں نے سلیمان سے انھوں نے مسعود سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انھوں نے اپنی دادی حمیدہ بنت شریق سے روایت کی ہو کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج میں منیٰ میں تھیں بدیل بن ورقاؤان لوگوں کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہو (یعنی کوئی شخص آجکل روزہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنی ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے عبد اللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہو۔ اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انھوں نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا حکم رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم عقیلی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ انھوں نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا حکم رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد قباب یعنی ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن ابی ماسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الحمید بن جعفر نے سعید بن مقبری سے انھوں نے ابو الحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ فریش کے جسد کو لگایا ہوا انکو جمع کرو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکے پاس جائینگے یا وہ آپ کے پاس آئینگے حضرت نے

فرمایا میں انکے پاس جاؤنگا (چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اسے گروہ قریش کیا تم
 تم میں کچھ لوگ تمہارے خاندان کے علاوہ بھی ہیں انہوں نے کہا نہیں صرف ہماری بہنوں کے بیٹے ہیں حضرت نے فرمایا
 کہ بہن کا بیٹا بھی انہیں میں سے ہو بعد اسکے اپنے فرمایا کہ اسے گروہ قریش سمجھو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار
 لوگ ہیں پس خیال رکھو ایسا نہ کہ اور لوگ قیامت میں اپنے اپنے اعمال لائیں اور تم لوگ دنیا کو لاڈ لگیاؤ اور میں
 تم سے اپنا منہ پھیر لوں پھر اپنے یہ آیت پڑھی ان اولی الناس بأبرائیم الذین اتبعوه دین الذین آمنوا اللہ ولی المؤمنین
 انکا ذکرہ ابو موسی نے ایسا ہی لکھا ہوا اور عین ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد سجی شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات
 یعنی محمد بن محمد بن حمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو القاسم یعنی نصر بن خلیل مرجمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی ثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر حفصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 عبد اللہ بن جعفر نے ابو الجواب سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن منہال سے سنا اور انہوں نے اسی حدیث کو
 ذکر کیا اور انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انہوں نے ابو الجویث کے بدلے ابو الجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا
 کہہ دیا ہے اور مشہور ابو الجویث اور حکم بن مینا ہے۔ بخاری نے بھی حکم بن مینا کا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنی ابو شیبہ کے نام میں
 ابن ماکول کا قول نقل ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی کنیت ابو شیبہ ہو وہاں دیکھنا چاہیے۔

(رسیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

زیادت یا۔ یہ حکیم اشعری ہیں۔ انکا ذکر ابو موسی اشعری کی حدیث میں ہے ابو علی غسانی نے ابو عمر یہ استدراک کرنے کے لیے
 لکھا ہے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہے ابو الفجیحی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند
 مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابو کریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں زید نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہوں جب وہ شب کو اٹھتے ہیں انہیں میں سے حکیم بھی ہیں جب
 یہ دشمن سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ میرے اصحاب تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم انکو ذرا مہلت دو۔

(رسیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارثہ بن اوتص سلمی۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں مگر پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انہوں نے کچھ
 سال ترمیم بیگمب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکی بیوی کی اور بنی اور سلمان اور اللہ سلمان کا دوست ہے ۱۲۵

اشعار کے تھے جنہیں اپنی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا انہیں بنی سہم سے چند اشعار
یہ ہیں اشعار

تبرأت اللہ من یلک العبا و اہجر کم ما دام عدل و قانع و اسلم و جہی اللانام و منطقہ و لورا عنی من فی الصدیق روائع
الکاتذکرہ ابن شاہین نے کما بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور میں نے اسکو اشیری اندلسی کے خط سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ امام تھے۔
(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلیہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دہل ابن عمرو بن غنم بن وویعہ بن لکیز بن یفصی بن عبد القیس بن
دعی بن جبلیہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی بعض لوگ انکو حکیم بنعم حارکتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ
انکو ابن جبل کہتے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت انکی معلوم نہیں
اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم میں
ذمی و جاہت تھے یہی ہیں جنکو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ وہاں گئے بعد اسکے حضرت عثمان کے پاس
لوٹ کے آئے حضرت عثمان نے انسے سندھ کی حالت پوچھی تو انھوں نے بیان کیا کہ پانی وہاں کیاب ہے اور چور
وہاں کے بہت دلیر ہیں اور وہاں کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہے اگر وہاں زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہیں ملسکا اور اگر
کم بھیجا جائے تو فضاغ ہو جائیگا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی کو نہ بھیجا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے حکیم نے
بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ میں حضرت زبیر اور طلحہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ میں عثمان بن
حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلیہ کو قبیلہ عبد القیس اور بکر بن اہل
کے سات سو سواروں کے ہمراہ بھیجا انھوں نے بصرہ کے قریب مقام زاہقہ میں حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور
انہیں سخت جنگ کی اور شہید ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہنچے تو انکے اور عثمان بن حنیف کے
درمیان میں یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر عثمان (بن حنیف)
رضی اللہ عنہ پر شیخوں مارا یہاں تک کہ انہیں محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلہ ربیعہ کے سات سو
سواروں کے ہمراہ نکلے اور انہیں جنگ کی یہاں تک کہ انکو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر انسے لڑتے رہے یہاں تک
کہ انکا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انھوں نے اس پیر کو اٹھانے کے اس شخص پر مارا جسے اسکو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی

۱۰ ترجمہ۔ میں ہر چیز سے بیزار ہوں سوا اسکی ذات کے جو صبا کا مالک ہے اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا قائم ہو اور میں
اپنا منہ اور اپنی انگلیوں کو گون کی صلح میں رکھتا ہوں + گو میرے اس دوست سے مولف مجھے رہے کہیں ۱۱

گرتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

یاساق ان تراعی + ان معی ذراعی + احمی بھا کراعی + یہاں تک کہ خون بہت جاری ہوا تو انھوں نے اسی شخص سے نیکہ لگا لیا جسے انکا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے اسے پوچھا کہ تمہارا پیر کسے کاٹا ہو تو انھوں نے کہا کہ میرے اس نیکہ نے۔ اسے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا پھر انکو حکیم حدانی نے قتل کیا۔ ابو عبیدہ یعنی عمر بن مثنیٰ نے کہا کہ کوئی شخص جسے ایسا کام کیا ہونہ زمانہ جاہلیت میں معلوم ہوتا ہو اور نہ زمانہ اسلام میں۔ ابو عمر نے کہا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی ایسا ہی کام جنگ بدر میں کیا تھا جبکہ انکا ہاتھ پونچے سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر انکے نام میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن نضی قرشی اسدی۔ انکی اور انکی دونوں بھائیوں خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی۔ یہ حکیم (حضرت امیر المؤمنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور حضرت زہیر بن عوام کے چچا زاد بھائی ہیں۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ تھے یہ اس طرح پر ہوا کہ انکی والدہ قریش کی اور عورتوں کے ہمراہ کعبہ میں گئی تھیں انکی والدہ حاملہ تھیں وہیں انکو دروزہ ہونے لگا اور وہیں حکیم پیدا ہوئے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نو مسلموں میں ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام میں قریش کے اشراف اور ذی جاہت لوگوں میں تھے (پہلے) مولفۃ القلوب میں سے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین میں سواونٹ دیے تھے پھر بعد اسکے انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور ششم ہجری میں بعد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ تم اسکی جسے مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت میں جب قدر نیک کام کیے تھے اسی قدر زمانہ اسلام میں بھی کیے دارالندوہ انھیں کے قبضے میں تھا انھوں نے اسکو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچا تھا اسے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش کے عزت کی چیز بیچنے والی اسکا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب

۱۱۔ ترجمہ اسے (میرے) پیر غوف نکر + (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہو + اس سے میں اپنے پیر کو بچاؤنگا + ۱۲۔ ابتدا سے اسلام میں نو مسلم صعیت الاقتیاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے انکو کچھ دیا کرتے تھے انھیں لوگوں کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں ۱۳۔ دارالندوہ ایک مکان تھا جس میں اہل عرب باہم بیٹکر مشورہ کرتے تھے ۱۴

پر مہر نگاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہیں رہی اور انھوں نے انکی قیمت خیرات کر دی۔ (ایک مرتبہ) یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے جو نیک کام میں زمانہ جاہلیت میں کرنا تھا کیا مجھے انکا ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مسلمان ہو جانے پر تمہارے تمام نیکیاں قائم رہیں۔ انھوں نے (ایک مرتبہ) زمانہ اسلام میں حج کیا اور انکے ہمراہ سواونٹ تھے انکو حیرہ کی جھولین انھوں نے اڑھائی تھیں ان سب اونٹوں کو انھوں نے ہدی بنایا تھا (یعنی قربانی کی تھی) جب عرفہ میں انھوں نے وقوف کیا تو انکے ساتھ سو غلام تھے جنکی گردنوں میں چاندی کے طوق بڑے بڑے ہوئے تھے اور انپر یہ عبارت منقوش تھی **عقلاء اللہ عن حکیم بن حزام** اور انھوں نے ہزار بکریاں بھی قربانی کی تھیں۔ بڑے سخی تھے۔ انسے انکے بیٹے حزام نے اور سعید بن مسیب اور عروہ اور موسیٰ بن طلحہ اور صفوان بن محرز اور مطلب ابن حنظل اور عراق بن مالک اور یوسف بن مالک اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ تھیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن حنظل وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابو بشر سے انھوں نے یوسف بن مالک سے انھوں نے حکیم بن حزام سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور مجھے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہو کیا میں بازار سے خرید کر کے انکے ہاتھ بیچ ڈالوں حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نکر و جو تمہارے پاس نہ ہو۔ اور زہری نے بن مسیب اور عروہ سے انھوں نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا اپنے مجھے دیدیا پھر میں نے آپ سے مانگا آپ نے پھر مجھے دیا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اسکو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہو اُسکے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اسکو حرص کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ مثل اُس شخص کے ہو جاتا ہے جو کھائے اور سیر نہوا اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنی لینے والے) سے بہتر ہو حکیم (کہتے تھے میں) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم انکی جسے آپ کو حق لیتا تھا بھیجا ہو کہ اب میں نہ آپ سے کبھی لو لگا اور نہ آپکے بعد اور کسی سے کچھ لو لگا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھوں نے لینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم کو انکا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ نہیں لیتے الغرض انھوں نے پھر کسی سے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ دینا سے چلے گئے۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو انھوں نے وصیت کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۔ حیرہ میں کی ایک قستی چادر کو کہتے ہیں ۱۲۔ ترجمہ یہ خدا کے لیے آزاد کیے گئے ہیں حکیم بن حزام کی طرف سے ۱۱

میں کہتا ہوں کہ یہ جو ان لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے اور شکستہ میں وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں زندہ رہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا انکی عمر حالت شکر میں چوتھتر برس گذری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تیرہ برس مکہ میں ہجرت تک بر بنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ چوتھتر برس ہوا اور زمانہ اسلام میں انکی عمر چھیالیس سال ہوئی اور اگر ہم انکی عمر اسلام میں اس وقت سے رکھیں جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو بالکل صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک چون برس ہوتے ہیں اسکا بھی مجموعہ ستر سٹھ برس ہوتا ہے اور انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بعثت تک تیرہ برس رہتی ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ انکی پوری عمر ایک سو بیس برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہیں کہ ساٹھ برس انکے زمانہ جاہلیت میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں بہر حال میں انکی عمر میں اس قول کو صحیح نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عمویر بن خالد بن عمران بن مخزوم ہیں یہ چچا ہیں سعید بن مسیب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں یہ اور اسکے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوئے۔ یہ قول ابن اسحاق اور زبیر کا ہے۔ اور ابو معشر نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں حزن بن ابی وہب اور انکے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوئے تھے انھوں نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ (پہلے) مولفۃ القلوب میں سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (ایک مرتبہ) سو اونٹ دیے تھے۔ انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام ہاجر تھا انکا انتقال ہوا تو اسکی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا انکا ذکر ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ جب انکی وفات ہوئی تو انکی کوئی اولاد نہ تھی۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیر بنی۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ اسکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکی حدیث اہل محض کے پاس ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہیں سب نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں منجملہ اُنکے یہ ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ست کسی چیز میں نہیں ہوتی ہاں کبھی گھر میں اور عورت میں اور گھوٹے میں برکت ہو جاتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن ہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ سلی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھوں نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کر کے خبر مروی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نسیری سے روایت کی ہے جو صحابی تھے۔ ان کے ہتھیے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اور قتادہ نے یواسطہ سعید بن بشر کے روایت کی ہے۔ یہ قول ابو عمر کا تھا۔ اور انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ ان کے ہتھیے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اس میں اعتراض نہ ہو مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہے۔ اور معاویہ بن حکیم کے ذریعے سے ان کے والد سے یہی روایت کی گئی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ میں وہی حدیث روایت کی ہے جو سفر بن بشر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اس لیے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُسکو دیکھ رہے ہو اور اُسکے ساتھ شرک نہ کرو اور فرض نماز میں بیٹھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور مسلمان کی ہر چیز (یعنی جان مال عزت) مسلمان کے لیے حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویہ یہی تمھارا دین ہے جہاں تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہے۔ اس حدیث کو ہزبن حکیم بن معاویہ بن حید نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے۔ پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہونگے اور یہ کہلا ہوا اختلاف ہے۔ ابو عمر نے اس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ اس تذکرہ کو تیون نے لکھا ہے ابو عمر نے اس حدیث کو مخبر بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے۔ اسکا ذکر وہیں کیا جائیگا۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

کفایت انکی ابو معاویہ۔ انکا ذکر ابن ابی خثیمہ نے صحابہ میں کیا ہے جو عمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک صریح غلطی ہے۔ شخص صحابہ میں نہیں معلوم ہوتے نہ میرے علم میں سو ابن ابی خثیمہ کے اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور جو حدیث انکے متعلق ذکر کی ہے وہ حدیث ہزبن حکیم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔ اور انھوں نے اپنے سند سے سعید بن سنان سے اور یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کیوں بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خثیمہ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور اسی حدیث پر انھوں نے

اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خنیسہ کو وہ ہوا صحیح وہ ہے عبد الوارث بن سعید کے بہنوئی حکیم
ابن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے پوچھتا ہوں
کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اس لیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور ایک
مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت شہور مروی ہے اور یہ حدیث
معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنی ابو معاویہ کی۔ یحییٰ بن یعین سے پوچھا گیا کہ بہنوئی حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے
روایت کرتے ہیں یہ سند کیسی ہے انھوں نے کہا یہ سند صحیح ہے اور ان کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض جو ابو عمر نے ابن ابی خنیسہ پر کیا اس میں خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ سے یہی کہتے تھے کہ
میں اس حدیث کی سندوں کا اختلاف بیان کر چکے ہیں۔ بعض راویوں نے تو اسکو معاویہ بن حکیم سے انھوں نے
اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہونگے مگر ابن ابی خنیسہ نے جو یہی کہتے تھے کہ یہ حکیم قشیری
وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے کتابت میں سند
ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سان نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم کے انھوں نے
اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوئی
جو ان حکیم کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایسا ہی ہے مگر ان کے اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اسکی
قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

بضم خاء۔ یہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض لوگ انکا نام حکیم بفتح خاء کہتے ہیں وہ حکیم بن جبلہ کے تکرار میں گذر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والميم

(سیدنا) حلیم (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صلیح بن ظریف بن زید بن عامر بن ربیع بن کعب بن ربیع بن ثعلبہ بن سعد بن خنیسہ بن حنیس

ابو موسیٰ نے کہا کہ سیف بن عمر نے موافق بیان شاہین کے لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے بھائی حارث ابن زید بن صفوان کی وفات کے بعد گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی انھوں نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو لجاتا ہے (ایسی حالت میں میں کیا کروں) حضرت نے فرمایا تمنا کر دینا تمام کاموں سے افضل ہے پھر انھوں نے عرض کیا کہ میں حسد کرتا ہوں اور احسان کی برابری کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ دو ہمت مندوں کی کون برابری کر سکتا ہے اور جو شخص لوگوں پر حسد کرتا ہے اسکی سوزش کبھی کم نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

انکا شمار اہل تمیم میں ہے۔ اسے ابو زاہر یہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قریش کو وہ چیز تین دسی گئی ہیں جو اور کسی کو نہیں ملین قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہے اور جو نہروں میں بہتی ہے اور جو نالوں میں روان ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخیر یعنی محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن حماد بن فراضہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوظمان بن عمار بن یقظان بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاشی کے سہارے ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سلام کیا انھوں نے اسکا جواب دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حماد بیٹھو تم بہتری پر ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر خدا ہو جائیں آپ نے اسے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو اپنے فرمایا مان اسے ابو الحسن جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اسی کو عمر کہتے ہیں تو اللہ اُسکو تین باتوں سے محفوظ کر دیتا ہے جہاں سے اور جنوں سے اور سفید داغ سے اور جب اسکی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اُسکو دہر کہتے ہیں تو اللہ اس سے حساب میں تخفیف کر دیتا ہے اور جب اسکی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اُسکو وقف کہتے ہیں ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہوتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو تمام مرغوب چیزوں سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرینگی توفیق دیتا ہے اور جب اسکی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اسکی عقل صحیح نہیں رہتی تو اُسکی نیکیاں قائم رکھی جاتی ہیں اور اُسکی بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جب اُسکی عمر

نوسے برس کی ہو جاتی ہو اور اسکو فنا کہتے ہیں اور اس عمر میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اسکے گھر والوں کے حق میں اسکی شفاعت قبول کرتا ہے اور آسمان والے اسکو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہیں اور جب برس کی عمر ہو جاتی ہے تو اسکو حبس اللہ فی الارض کہتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حق ہے کہ اپنے حبس کو عذاب نکرے اس حدیث کو ابو بکر یعنی عبد اللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخرین رس ہے۔ ابن مالکولانے کہا ہے کہ ہمارا ایک شخص ہیں صحابہ میں سے انکا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو زید بن سلم نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن شنی تا کہ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن سعد نے زید بن سلم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص تھے جنکا لقب ہمارا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گھی کی گئی اور کبھی شہد کی پتی ہدیہ میں بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک انکے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہتے کہ یا رسول اللہ اسکو اسکے مال کی قیمت دیدیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور اسکو قیمت دے دیتے جانیکا حکم دیدیتے تھے ایک دن وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے انھوں نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اسے اللہ اس شخص پر لعنت کرے اکثر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نکر وہ اللہ اور اسکو رسول کو دوست رکھتا ہے۔

(سیدنا) حماس (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ واقدی نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انھوں نے حضرت عمر سے روایت کی ہے۔ یہ والدین ابو عمر بن حماس کے۔ انکا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حماس (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخرین میں ہے۔ اسلمی ہیں۔ انکی حدیث عبد اللہ بن مبارک نے عمر سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے زید بن نعیم سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص ہنکا نام عبید بن عومیر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانہ جاہلیت کا ہے پھر میرے چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہوئے پھر قرض کے ادا کرنیکی صورت نہوتی ہوگی ۱۱

صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جہاں تک تمہارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرالو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اس لڑکے کا مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اپنے دو غلام اسکے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ انہیں سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اسکے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا جس کا نام رافع تھا اور انکے بیٹے کو انکے لیے چھوڑ دیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اسکے بدلے میں ایک غلام دیدے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمّام (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید انصاری سلمی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حمّام (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمار کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی حمار کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن حاطہ۔ ہننے انکا تذکرہ حبیب کے نام میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر حنفی بامی کینت انکی ابوسالم۔ یہ وادابین عبد اللہ بن بدر کے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھیں عبد اللہ بن بدر کی اور انہوں نے ابوسالم یعنی حمران بن جابر سے جو بخارا کے تھے جو قبیلہ بنی نضیر سے وفد بنکے آئے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ فزاری۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بخوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے مسلمان ہو گئے تھے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی انہیں میں سے حمران بھی ہیں اور وہ بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ہند کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر۔ بنی عبید بن عبدی انصاری کے حلیف ہیں۔ واقعہ میں نے انکا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے انکا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خارجہ بن حمیر ہے جو ہم میں

انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ خارجہ کے نام میں کرینگے بعض لوگ انکا نام حارثہ بن خمر بھی کہتے ہیں۔ یہ نام اوپر گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

سید الشہداء و حکیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ کنیت انکی ابو یعلیٰ اور بعض لوگ ابو عامرہ کہتے ہیں یعنی ابو عامرہ دونوں کے صاحبزادے تھے انکی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں یعنی حضرت آمنہ بنت وہیب والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن صفیہ بنت عبد المطلب والدہ حضرت زہیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں انکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابو لہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی اسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے انکا لقب سید الشہداء ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے۔ انکے اسلام

کا سبب وہ ہے جو ہم سے ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ابو جہل ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اسے آپکو تکلیف دی اور آپکو گالیوں دین اور اس قسم کے معائب آپ میں بیان کیے جو دیانت کے ظلمات ہوں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بات نہیں کی عبد اللہ بن جدعان تمبی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اسکو سن رہی تھی بعد اسکے ابو جہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی کمان لے ہوئے شکار سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے اور شکار کھینکے باہر اکل جایا کرتے تھے (انکی عادت تھی کہ جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش پر انکا گزر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور ان لوگوں کو سلام کرتے اور انکے ساتھ بٹھکر باتیں کرتے قریش میں یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اسوقت وہ مشرک تھے اپنے قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اس لونڈی پر انکا گزر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اس لونڈی نے اسے کہا کہ اسے ابو عامرہ کا شکر تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو انکو ابھی ابو الحکم سے پہنچی ابو الحکم (یعنی ابو جہل) نے انکو اسی مقام پر پایا اور انھیں ستایا اور انھیں

گالی بوسی اور بہت نامناسب باتیں کیں اور بعد اسکے لوٹ گیا مجھ نے اسے کچھ بات نہیں کی یہ سنکے حضرت حمزہ کو غصہ آگیا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ انکو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہیں نہیں ٹھہرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کر کے گئے کہ جا کے ابو جہل سے لپٹ پڑیں چنانچہ جب مسجد میں پہنچے تو ابو جہل کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو پس وہ اسکی طرف چلے اور اُسے کمان ماری اور بہت زخمی کر دیا قریش کے خاندان بنی خزوم سے کچھ لوگ ابو جہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ اسے حمزہ ہم سمجھتے ہیں کہ تم بیدین ہو گئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون چیز مانع ہو مجھے انکی سچائی معلوم ہو گئی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ کہتے ہیں حق ہے خدا کی قسم میں اُسے نہ چھوڑوں گا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابو جہل نے کہا ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا نے تمہارے سینے انکے ہتھیار کو بہت سخت گالیوں دی ہیں۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہو گئے اور اب حمزہ انکی طرف داری کرینگے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آگئے اسکے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوہ میں انکی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو مشہور ہے۔ انھوں نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑکے کے قتل کیا اور عقبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انھوں نے طعیہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔ ابوالحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا اپنے انکو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ میں قبیلہ ہبیینہ کی سر زمین میں بھیجا تھا۔ ابن اسحاق نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپ نے منع فرمایا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ اپنے جھنڈے میں شتر مرغ کے پر لگایا کرتے تھے۔ انھوں نے غزوہ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں ہاتھ میں تلواریں لیکر جنگ کی کفار کے بعض قیدیوں نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو اپنے جھنڈے میں شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے لوگوں نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انھوں نے ہمارے اوپر بہت سختیاں کیں حضرت حمزہ احد میں بھی شریک تھے اور اسی غزوہ احد میں ہفتہ کے دن ۱۵۔ سوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہد ہونے سے پہلے انھوں نے اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا سباع خزاعی بھی انھیں لوگوں میں تھا اُس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مطلقۃ البظور کے بیٹے ادھر آ اسکی مان ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اُسے قتل کیا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حمزہ اُس دن دو تلواروں سے لڑ رہے تھے کسی نے یہ کہا یہ کون شہید ہے

۱۵۔ اسکے معنی بظور کی کاٹنے والی۔ بظور شہد گاہ کو کہتے ہیں مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے ۱۲

یہ حمزہ بہن ناگاہ اسی حالت میں انکا پیر پھسلا اور وہ پیچھے کے بل گر پڑے زہرا کے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی دناہی ایک حبشی نے جو جیمیر بن معطم کا غلام تھا انکو نیزہ مارا اور انکو شہید کیا مشرکوں نے انکے ساتھ اور نیزہ تمام شہداءے سلمیٰں کیا تھر مشکہ کیا تھا سو اختلطہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ انکے باپ مشرکوں کی طرف تھے انکی خاطر سے مشرکوں نے انکو چھوڑ دیا تھا مشرکوں کی عورتوں یعنی ہنہ اور اسکی ساتھ والیوں نے مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے اور انکے پیٹ چاک کیے ہنہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور انکا جگر نکالا اور انکو چپاے لگی مگر نگل نہ سکی تو اُسے تھوک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اسکے پیٹ میں پہنچ جاتا تو وہ دوزخ میں نہ جاتی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو میں کافروں کے ستر آدمیوں کے ساتھ مشکہ کرونگا اُسپر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَنْ عَاقِبْتُمْ فَاَقْبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقِبْتُمْ بِهِ وَالَّذِنْ صَبَرْتُمْ لَهُ وِجِيءٌ لِلصَّابِرِيْنَ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللَّهِ حَضْرَتِ ابُو بَہْرَةَ نے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس جا کے کھڑے ہوئے انکے ساتھ مشکہ کیا گیا تھا اپنے کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ آپ کے دل کو صدمہ پہنچائے پھر آپ نے فرمایا کہ اے چچا اللہ تم پر رحم کرے بیشک تم مجھے عملہ رحم کرنیوالے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی جو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپ نے یہ دیکھا کہ انکے ساتھ مشکہ کیا گیا ہے تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہوتیں تو میں انھیں ایسی حالت میں چھوڑ دیتا تا کہ (پرند اور درند انکا گوشت کھائیں اور) یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے حشر کے دن نکلیں صفیہ حضرت زبیر کی والدہ بہن اور حضرت حمزہ کی بہن بہن۔ اور محمد بن حقیل نے حضرت جالب سے روایت کی جو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اُٹھے اور جب اپنے خود انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو چیخ اُٹھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو اپنے سنا کہ شہداءے انصار کے لیے عورتیں زور رہی ہیں آپ نے فرمایا کہ حمزہ کے لیے کوئی روئے والا نہیں ہو انصار نے جو اسکو سنا تو انھوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے شہیدوں سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئیں چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ واقعہ یہ لکھا ہوا کہ بتاک برابر زمان انصار مشیون میں حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی جو اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار عبید اللہ بن زواحمہ کے ہیں اشعار

بكت عيني وحق لها بكاء وما يغني ابكاء ولا العويل على اسد الاله غداة قالوا كحمة ذاكم الرجل القليل

سب سے زیادہ اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک وہ صبر کرے گا اور اسکی لیے بہتر تھا اور تمہارا صبر تو اللہ کی نڈ سے ہے جو اسکا تڑپوے تیرے آنکھ رو رہی ہو اور انکو رونا سزاوار ہے اگرچہ۔ وانا اور چلانا کچھ فائدہ ہمیں دیتا (آنکھ روئی) حمزہ شہید خدا پر جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ تمہارے شہید ہو گئے ۴

اصیب المسلمون به جمیعا
علیک سلام ربکم فی جنان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقبل الیوم ما عرفوا وذاقوا
عذاة ثومی ابو جهل صریعا
الا یا ہند لا تبدي شماتا

ہناک وقد اصیب بہ الرسول
بحالہا نعیم لایزول
بامر اللہ یطق اذ یقول
وقالنا ہیشفی العلیس
علیہ الطیر حائمتہ تحول
حمزہ ان عزم ذلیس

ابا علی لک الارکان ہدیت
الا با اشم الاخیار صبرا
الامن مبالغ عنی لویا
نسیتم ضربنا بقلب بدر
وعتبتہ وابنتہ خراج جمیعا
الا یا ہند فابکی لائسلی

وانت الما جد البر الوصول
فکل فیما لکم حسن جمیل
فبعد الیوم وائلتہ تدول
عذاة انا لکم الموت الجمیل
وشیبتہ عضہ السیف بضقیل
فانت الوالد العیری الشکول

حضرت حمزہ کی شہادت ۵۔ شوال ۳۱ھ ہجری کو ہوئی اسوقت عمر انکی ستاون برس کی تھی موافق ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکی عمر اسی برس کی تھی موافق قول ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس بڑے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکی عمر چون برس کی تھی یہ ان لوگوں کا قول ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بعد نبوت کے مکہ میں دس برس کہتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اسوقت باون برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی چون برس اس باب میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ حضرت حمزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں بڑے تھے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے اصحاب میں سے ایک شخص نے قسم سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن عباس سے اسکی روایت پائی تھی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں سات تکبیریں اپنے کہیں پھر آپکے پاس جو شہید لایا گیا اپنے اسپر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض اپنے اسپر بہتر نماز میں پڑھیں۔ ہمیں فتیان بن محمود بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن محمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عیسیٰ ابن علی بن عیسیٰ بن جرح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر درکانی نے

۱۲۔ ترجمہ۔ انکی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا اور اسوقت رسول کو بھی صدمہ ہوا اور اسے ابو علی بخاری شہادت سے ارکان ہل گئے۔ تم بڑے بزرگ نیکو کار صلہ رحم کرنے والے تھے، تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں جن میں ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہ ہو اور اسے اسی نیکو کار و صبر کردہ کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہوتے ہیں، رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہیں، خدا کے حکم سے بولتے ہیں جب وہ کچھ کہتے ہیں، میری طرف سے کوئی لوی کو خبر ہے، کہ آجکے بعد اسکا انتقام لیا جائیگا، اور اس سے پہلے ہی کیا وہ نہیں جانتے، ہمارے ان واقعات کو جو تبارک کے لیے باعث شفا ہیں، کیا تم لوگ جنگ پر میں ہماری مار بھول گئے۔ جب جلدی جلدی تمکو موت آتی تھی، جب ابو جہل گرا تھا، اور اسپر (گوشت خوار) بڑا اڑ رہے تھے، اور عقاب اور نکابینا گرا تھا، اور شیبہ کو چکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا، اسے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش ہو، تمہاری عزت ذلت سے بدل جائیگی، اسے رند پے پہلے رو، کیونکہ تو (عقوبت) پریشان ہو کر چلا کر رہیگی، ۱۲۔

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن مسیرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیریں کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز میں اپنے ستر تکبیریں کہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ حمزہ پہلے شہید ہیں جن پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاپر نے ابو مسار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جسے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابن شہاب نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دو دوشہیدوں کو ایک ساتھ قبر میں دفن کر دیتے تھے آپ پوچھتے تھے کہ ان دونوں میں قرآن کسکو زیادہ یاد ہو جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر میں پہلے اسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو اپنے فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپ نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیے جائیں انکو غسل نہ دیا جائے۔ حضرت حمزہ اور اُنکے بھانجے عبد اللہ بن جحش ایک قبر میں دفن کیے گئے حضرت حمزہ کو کفن میں نہ رکھا گیا چادر دی گئی تھی (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر اُنکے سر پر ڈالی جاتی تھی تو اُنکے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اُس سے اُنکے پیر بند کیے جاتے تھے تو انکا سر کھل جاتا تھا لہذا اُس چادر سے انکا سر بند کر دیا گیا تھا اور) پیرون پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولوں کو مدینہ لجا کر وہاں دفن کریں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جان وہ شہید ہوئے وہیں انکو دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی بے اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد خلیل بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب میں عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا جسے عمر بن شہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک نے [یہ مالک بیٹے ہیں فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے] بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابو مرثد سے انہوں نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا ہر دعا میں یہ کلمہ ضرور کہا کرو اللھم انی اسالک باسک الاعظم ورضوانک الاکبر ہمیں ابو محمد ابن ابی القاسم وشمعی اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابو محمد بن عبد الرحمن بن ابی اسحاق نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن سیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

ابوطاہر زہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہ نے نہر کھودوائی تو ہم لوگ اپنے اجد کے شہیدوں کے لیے چلائے رکیونکہ اس نہر میں انکی قبریں کھدائی تھیں ہم نے انکو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمن نے اس روایت میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ یہ واقعہ شروع شدہ کا ہے وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھٹیٹیں اُڑیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف بن حارث احمج بن سعد بن زراح بن عدی بن سبل بن مازن بن حارث بن سلمان بن اسلم بن انصی ابن حارثہ۔ اسلمی۔ کینت انکی ابو صالح اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے (امام) ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحاق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔ اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حمزہ نے یہ سوال کیا تھا۔ ان ائمہ میں سے بھی بن سعید انصاری اور ابن جریج اور ایوب سختیانی اور ابن نجلان اور شعبہ اور ثوری اور دونوں حماد وغیرہم ہیں اور در اور دی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن سارث وغیرہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ سے روایت کیا ہے۔ مگر پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور خطلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا۔ الی آخر الحدیث۔ اور نیز بواسطہ سلیمان اور عروہ کے ابو مرادح سے مروی وہ حمزہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکی وفات سلسلہ میں ہوئی اسوقت انکی عمر اکھتر برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اسی برس کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰ شہداء چونکہ زندہ رہتے ہیں لہذا زندوں کی طرح انکے جسم میں خون بھی رہتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ۱۱

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو نعیم نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہو یہ وہم ہے اور انھوں نے طبرانی سے انھوں نے مطین سے انھوں نے نجیب سے انھوں نے شریک سے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے واسنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو مطین کہتے تھے میں نے نجیب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسمین شریک سے غلطی ہو گئی ہے۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابو نعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہے جو اوپر گزر چکا ہے اور کہا ہے کہ باوجودیکہ یہ وہم ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابو نعیم سے بھی اسمین وہم پر وہم ہو گیا ہے کیونکہ طبرانی نے انکا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر میں کیا ہے کوئی تذکرہ مستقل انکا نہیں لکھا۔ ابو نعیم سے اسمین یہ وہم ہو گیا کہ انھوں نے عمرو سے واو نکال ڈالا اور عمر لکھ دیا اور انکا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انھوں نے دو غلطیاں کیں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ لکھا ہے

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا بن مبدول۔ انصاری۔ احدین اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

امین عوف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور انکے ہمراہ انکے بیٹے یزید بھی تھے دونوں نے آپ سے بیعت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بیٹے یزید کے نام میں کیا ہے یہاں کوئی مستقل تذکرہ انکا نہیں قائم کیا۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ذی معشار۔ ہمیں ابو موسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن عمرو بن ہارون نے ابو بکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم زہری نے اور ابو محمد جوہری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس خزازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابی قریشی نے اپنے راویوں سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلہ ہمدان کا وفد رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اس وفد میں حمزہ بن مالک بن زوی معشر بھی تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہان کیا اچھا قبیلہ ہے کہ ستر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انھیں کیسا صبر آگیا انہیں ابدال میں اور اسلام کے اوتاد میں پس یہ سب لوگ سلمان ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ سعدان کے مخالف خاریٹ اور یام اور شاکر اور اہل حصب اور حقات الرمل کے مسلمانوں کے لیے ایک تحریر لکھی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوزہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن ولیم بن عدی بن ہراز بن کابل بن عذرہ۔ اہل حجاز میں سب سے پہلے ہی قبیلہ عذرہ کا صدقہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قرنی میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں یہ تیر اندازی کر سکیں اور انکا گھوڑا دوڑ سکے۔ (بالآخر) یہ وادی قرنی میں جا کے رہے یہاں تک کہ (دوہین) وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولانے کہا ہے کہ انکا نام جیم اور راسہ محلہ کے ساتھ ہو ہم اسکو وہاں ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) حمظظ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریق بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتوحات میں بھی شریک تھے۔ طاعون عمواس میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو القاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن ہلال ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے حضرت نے اُنکے لیے ایک جھنڈا منفق کر دیا تھا اُس جھنڈے کو لے کے یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین شریک ہوئے تھے یہ کلام انھیں کا ہے ع البتہ قلیل بلین الیجا حمل اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ اُنکے تمام غزوات میں شریک رہے اور سعد بن معاذ کا کلام جو انھوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنی حسب حال پڑھتے تھے

البتہ قلیل بلین الیجا حمل ما احسن الموت ادا حان الایمل

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے۔ کئی علما نے انکو ذکر کیا ہے۔

۱۵ یہ سب نام ہیں قبائل ہمدان کے ۱۲ ترجمہ خودی دی پھر جاؤ حمل میں جنگ میں شریک ہوئے چاہتے ہیں موت کہا چھی معلوم ہوتی ہو جب وقت آجائے ۱۲

(سیدنا) حمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب بن ہند بن طابخہ بن لیحان بن ہذیل بن مرہ کہ ہذیل بصرہ میں رہتے تھے۔ وہاں انکا ایک گھر بھی ہو کینت انکی ابو نضلہ مسلم بن حجاج نے انکا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ میں کیا اور جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہو جہین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے جہین ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے مناویۃ اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی ہو کہتے تھے ہم سے محمد بن سعید صیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو عاصم نے ابن جریج سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو ابن دینار نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے انہوں نے (ایک مرتبہ جنین کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ (لوگون سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ گھر سے ہو گئے اور انہوں نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان میں تھا انہیں سے ایک نے دوسرے کو سطح سے مارا اور اسکو قتل کر دیا اسکے بیٹ میں بچہ تھا وہ بھی مر گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بچے کے بارے میں ایک سلام آزاد کرینکا حکم دیا اور یہ کہ وہ قاتلہ عورت قتل کر دیا جائے سطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حمیرہ درسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے داؤد اودی سے انہوں نے حمیر بن عبد الرحمن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکا نام حمیرہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اصفہان میں جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حمیرہ کہتا ہو کہ وہ تیرے ملاقات کو دوست لکھتا ہو اے اللہ اگر وہ سچا ہو تو اُسکی سچائی کو پورا کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہو تو اُسکے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حمیرہ کو اسکے اس سفر سے واپس نہ کر چنانچہ اصفہان میں انکی وفات ہو گئی۔ اشعری نے کہا کہ اے لوگو تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر ہم ہی جانتے ہیں کہ حمیرہ شہید ہیں۔ یہ اصفہان ہی میں دفن ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب التہذیب میں ہرم بن حیان عبدی سے انہوں نے حمیرہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ ہرم ایک شب کو اُنکے یہاں رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر۔ ویانے ہرم نے افسے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں حمیرہ نے کہا میں نے اُس رات کو یاد کیا جسکی صبح کو لوگ قبروں سے اُٹھائے جائینگے پھر وہ دوسری شب کو اُنکے پاس رہے تو اُس شب بھی وہ روتے رہے ہرم نے افسے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آئی جسکی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائینگے الی آخر الحدیث

جن انکو ہی حمد سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حنن** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب۔ قریشی زہری عبد الرحمن بن عوف زہری کے بھائی ہیں زبیر نے کہا ہے کہ انھوں نے ہجرت نہیں کی نہ مدینہ میں آئے۔ زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زلمۃ اسلام میں اور عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔ انھیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے

فيا عجبا اذالم تفتق عيونها
نسا ربني عوف و قد مات حنن

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ قاسم بن محمد بن معمر بن عیاض بن حنن انکی اولاد میں سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں تھے۔

(سیدنا) **حمیم** (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عیین ابو موسیٰ بن ابی بکر اصفہانی نے کتابہ خیردی وہ کہتے تھے عیین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خیردی وہ کہتے تھے عیین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خیردی وہ کہتے تھے عیین ابو بکر بن مقری نے خیردی وہ کہتے تھے عیین ابن قتیبہ نے خیردی وہ کہتے تھے عیین یزید بن خالد ربلی نے خیردی وہ کہتے تھے عیین لیث نے زہری سے انھوں نے عروہ ابن زبیر سے نقل کر کے خیردی کہ حمید نے جو انصار میں سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہو اسکی بہت سی سندیں ہیں مگر حمید کا ذکر اس سند کے اور کسی سند میں بیٹے نہیں دیکھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حمید** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نسیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ انکو حمید بن ثور بن عبد اللہ ابن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور پہلا قول کلیبی کا ہے۔ اور اور لوگوں نے بھی کلیبی کے موافق لکھا ہے۔ کینست انکی ابوالمثنیٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاخضر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خالد۔ یعلیٰ بن اشراق سے روایت کی ہے کہ یہ غزوہ حنین میں کفار کے ساتھ تھے بعد اسکے مسلمان ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپ کے سامنے ہ اشعار پڑھے۔ اشعار

اصحیٰ فواد ی من سلیمی مقصدا ان خطا منها وان تمدا حتی ارا نانا ربنا محمدا تیلوا من اللہ کتابا مرشدا

۱۰۰ ترجمہ یہ ہے کہ نبی عوف کی عورتوں نے اپنی آنکھیں کیوں نہ پھاڑ ڈالیں جب حنن مرے، ۱۰۰ میرا دل سلیمی کے مقصود سے بھرا رہتا تھا، خطا یا غمرا +

ہاٹنگ کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں محمد کو دکھایا وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہیں ۱۰۰

فلم تكتب وخررتنا سجداً لفظی الزکوٰۃ و تقسیم المسجداً

محمد بن فضال مجاشعی نخوی نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعر کو یہ حکم دیا تھا کہ کوئی شخص عورت کیساتھ عشق بازی کو موزون نہ کرے ورنہ اُسے میں سزا دوں گا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کے اشعار

ابی الشعر الان سرحت مالک علی کل افنان العضاہ تروق فقد ذہبت عرضاً ما فوق طولها من السرح الاعشہ و سحوق
بنوا الظل من بردا لضمی التلطیع ولا الفی من بعد العشی تذوق فهل اما ان مللت نفسی لیسہ قد من السرح موجود علی طریق
حمید بن ثور کا ذکر ان شعرا میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور زبیر بن بکر نے روایت کی ہے کہ یہ مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

فلا یجد اللہ الشباب و قولنا اذا ما صبونا صبوة سنتوب لیلالی البصار الغالی و معهما الی واذیرتجی لمن جنوب
واذ ما یقول الناس شی ہتون علینا واذ منسج الشباب طیب

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف بن خالد بن عقیف بن نجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامی روایت ہے۔ اور اسکے بھائی جنید اور عمرو بن مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام کلین کا قول ہے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بکری۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ابو بکر یہ۔ بھائی ہیں اور میں انکا بھائی ہوں مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں دیا جس قدر اُنکے مال نے نفع دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن منہب بن حارثہ طائی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انکی روایتیں حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہیں میں اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے۔

۱۲ ترجمہ۔ یعنی انکی تگزیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے + ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور غاڑ پڑھتے ہیں ۱۲ ترجمہ۔ اللہ ہی چاہتا ہے کہ مالک کے درخت + تمام درختوں کی شاخوں سے بلند ہو جائیں + عرض میں بھی بڑھ گئے ہیں اور طول میں + ان سے زیادہ کوئی درخت نہیں مگر درخت بے شاخ اور درخت خراب + پس نہ دوپہر کا سایہ ان تک پہنچتا ہے اور بیعہ زوال کا سایہ انکو ملتا ہے + پس کیا اگر میں اپنے دل کو کسی درخت کے پہلوؤں + ان درختوں میں سے تو اسکی کوئی سبیل ہے ۱۲ ترجمہ۔ اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے + کہ جب ہم کوئی گناہ کریں گے تو توہم کو لینگے + گانے والی عورتوں کے دیکھنے اور انکے سننے کی باتیں + جبکہ انکے لیے پہلو حرکت کرتے تھے + اور لوگ گنہگار ہوتے تھے + اور شباب کی شاخ نردانہ تھی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمیشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ قاری۔ بھائی بن بنی خطرہ کے۔ انھوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بن سلول کی بی بی تھیں انے
دو لڑکے تو ام پیدا ہوئے تھے حارث اور عدی اور انکی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) حمیشہ (رضی اللہ عنہ)

بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔ مسجد ضرار کے لوگوں میں سے تھے آخرین انھوں نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی ہوئی۔ یہ ابن ماکولا کا
قول ہے انھوں نے غلابی سے نقل کیا ہے۔ اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ انکا نام حمیرہ اور بعض لوگ انھیں کہتے ہیں الف لام کہیاتھ
یہ انصاری ہیں۔ خطمی ہیں اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں مسجد ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور
انکی توبہ عمدہ ہوئی ابن ماکولا نے انکو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمیشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیم۔ احدین اور اُسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ اُن چار آدمیوں میں سے ہیں جنکے سوا قبیلہ اوس اللہ کا اور کوئی
شخص اسلام نہیں لایا۔ یہ عدوی اور ابن قلاح کا قول ہے۔

(سیدنا) حمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بصرہ۔ کنیت ابو بصرہ اور بعض لوگ انکو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ انکو بصرہ بن ابی بصرہ
کہتے ہیں انکا ذکر بھی ابی دلیف میں ہو چکا ہے۔ یہ جمیل بضم حا، وفتح جیم ہو ہی صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ جمیل
بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انھوں نے کہا اسے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام جمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے
ایک لڑکا انکے ہمراہ تھا اسکی طرف انھوں نے اشارہ کیا مصعب زبیری نے انکا ذکر اس طرح لکھا ہے جمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ
جمیل اور بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں
حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواتین مسجدوں کے (اور کسی
مسجد کی زیارت کے) لیے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔
سعید بن ابی سعید نقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے (انکا نام) جمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱ منافقوں نے مکر مسجد نبوی کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اسی کا نام مسجد ضرار تھا ۱۱

باب الحاء والنون

(سیدنا) حنبل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ اسے معن بن عویہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں غزوہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اپنے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابن ماکولانے کیا ہے۔

(سیدنا) حنشل (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل۔ بنی نعیلہ بن طیل میں سے ایک شخص ہیں۔ غفار بن طیل کے بھائی ہیں۔ دلائل نبوت کے متعلق ایک حدیث انھوں نے روایت کی ہے حدیث بڑی ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اپنے انکو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے اور اپنے انکو کچھ بچے ہوئے ستو بھی کھلائے تھے۔

(سیدنا) حنشل (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالمعتمر۔ صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے مگر کوئی روایت انکی صحیح نہیں ہے۔ جابر جعفی نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے حنشل یعنی ابوالمعتمر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھاٹی پھر اپنے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگلیٹھی لیے ہوئے ہو پس اپنے اسکو بہت ڈانٹا یا تھک کہ وہ دینہ کے ٹیلوں میں پوشیدہ ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ دادا ابن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے فقیہ تھے کہ دن اسلام لائے۔ انکی صرف ایک حدیث ہے جسکی سند ضعیف ہے اسکو جعفر بن مسافر اور عبد السلام بن محمد خرازی نے ابن ابی فدیک سے انھوں نے منیرہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابو بکر و عمر (میرے نزدیک) ایسے ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انھوں نے عبید العزیز بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا عبد اللہ بن حنطب سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو شیبہ یعنی عبد اللہ بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذر نے عبد الغزیز بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اسی حال میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں ابو عمر نے کہا ہوا کہ یہ غیرہ بن عبد الرحمن خزاعی ہیں ضعیف بن فقیہ مخزومی صاحب الراے نہیں ہوا وہ حدیث میں مستبر ہیں اور انکی راے عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظل (رضی اللہ عنہ)

ابن خرار بن حصین۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبد الرحمن حمیری نے حنظل بن خرار سے روایت کی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اُس نے مجھے کہا کہ اے حنظل میرے قریب آ جاؤ میں تمکو ان نالائق آدمیوں سے علیحدہ کر لوں گا میں تم سے باتیں کروں اور تم مجھے باتیں کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر میں رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اُسکی جگہ ہو جائے مگر میں خدا کی قسم چاہتا ہوں کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤں مگر قیامت کی آفت بچ جاؤں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظل (رضی اللہ عنہ)

بہر زیادت ہا۔ یہ حنظل بن ابی حنظلہ انصاری کے مسجد قبا کے امام تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے جبکہ ابن سحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھوں نے پہلی رکعت میں سورہ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو انھوں نے سجدہ کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے۔ ضعیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے بعد اُسکے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جذیم بن حنیفہ مالکی۔ کنیت انکی ابو عبید۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی حنیفہ میں سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے

کہا جو کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہیں۔ عقیل نے ایسا ہی کہا جو اور بخاری نے کہا جو کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں حذیم کے
 اور انھوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا اور کہا جو کہ یعقوب بن اسحاق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت
 کی جو کہ انھوں نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہے الیٰ آخر الحدیث۔
 بخاری نے انکا ذکر لکھا جو مگر پورا ذکر نہیں لکھا۔ ان حنظلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپ نے فرمایا بعد از
 تیمی نہیں رہتی۔ اسے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی جو یہ قول ابو عمر کا ہے۔ اور ابن شدہ نے (انکا ذکر اس طرح)
 لکھا جو حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ بعض لوگ انکو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ داؤد بن ذیال بن عبید کے اور
 انھوں نے کہا جو کہ یہ بنی اصدین مدینہ سے ہیں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدینہ کے بیٹے ہوں
 اور انکا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہے بنی اسد بن خزیمہ
 کی اور انھوں نے کہا جو کہ یہ وہی شخص ہیں جنکو انکے والد حنیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا
 کہ یا رسول اللہ میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہے پس حضرت نے انھیں دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے
 یہاں آؤ پھر اپنے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھیں برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن بھل مازنی نے ذیال بن عبید
 ابن حنظلہ سے روایت کیا جو کہ انھوں نے کہا میں اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے
 کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم یکجا ہو جاؤ۔ ہمیں ابو ہریرہ نے اپنی سند سے عہد
 ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید مولیٰ نبی ہاشم نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ
 کہتے تھے کہ انکے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں
 چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہوا اسکے
 سوا ونٹ میں جنکو ہم زمانہ جاہلیت میں بطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمھارے بیٹوں کو کہتے سنا جو کہ ہم
 باپ کے سامنے تو اسکا اقرار کر لینگے مگر انکے بعد پھر پلٹ جائینگے حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمھارے درمیان میں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہیں حکیم نے کہا ہاں ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم اور حنیفہ اور حنظلہ سب چلے اور ایک لڑکا حذیم
 کے ساتھ تھا پس جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے تو آپ کو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
 حنیفہ تم کیوں آئے ہو انھوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے اوپر رکھ کر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید ایک ایک شخص
 سے تیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہے جو نرمی اور مدارات تیم کے ساتھ ضروری ہو وہ اسکے ساتھ ضروری نہیں ۱۱

سوت آجائے پس بیٹے چاہا کہ میں وصیت کروں اور میں نے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہو کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں
 ہوا اسکے سواونٹ میں جنکو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے
 غصہ کے آثار آپ کے چہرہ میں دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور (اسکو سنکر) آپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہیں
 تمہیں نہیں صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس راوی
 کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لائٹھی تھی جسکے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لائٹھی بہت بڑھ گئی ابوحنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو
 حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہیں انہیں سے بعض کے واڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہیں اور یہ سب سے چھوٹا ہے انڈا
 آپ اسکے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے یا یہ فرمایا کہ اس میں برکت دی جائے
 انکا تذکرہ یتیموں نے لکھا ہے اور اس میں اختلاف ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ربیع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے بن صفی بن رباح بن حارث بن مخاش
 ابن معاویہ بن شریفت بن جرود بن اسید بن عمرو بن تیمم کے تہمی ہیں۔ کینت انکی ابو ربیع اور انکو لوگ حنظلہ اسیدی اور
 کاتب کہتے ہیں کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط کتابت کیا کرتے تھے یا کاتم بن صفی کے بھتیجے ہیں یہی ہیں
 جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ میں پچھے رہ گئے تھے۔ ان سے ابو عثمان ہندی نے اور یزید بن شہر نے
 اور مرقع بن صفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ
 کہتے تھے ہم سے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور
 ہم سے ہارون بن عبد اللہ بزار نے ہی بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یار نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے سعید جریری نے
 ابو عثمان سے انھوں نے حنظلہ اسیدی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گذر انکی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ اے حنظلہ کیوں رو رہے ہو انھوں نے کہا
 کہ اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم سے دوزخ اور جنت کے
 حالات بیان کرتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے لوٹ کے آتے ہیں تو عورتوں میں
 اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم ہمارا بھی

۱۲ وہ سواونٹ اس یتیم کو بطور صدقہ کے دینا چاہتے تھے حضرت نے منع فرمایا کہ اس قدر نہ دو ۱۲

یہی حال ہو چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلین (خنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے پوچھا کہ اسے خنظلہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خنظلہ منافق ہو گیا ہے ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ دونوں اور جنت کے حالات ہم سے بیان کرتے ہیں تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہیں تو عورتوں میں اور مال میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اسی حال پر قائم رہو جس حال میں میرے پاس سے اٹھ کے جاتے ہو تو بیشک تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں ولیکن اسے خنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہے کوئی وقت کیسا۔ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابو داؤد طیالسی نے نمران سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے خنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن خیرہ بن داہ بن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خنظلہ کے جیسے لوگوں کی اقتدا کرو۔ آخر میں یہ فرقیسا میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے بہت چیزیں مزرع کی انکے پر وس والی عورتوں نے انکو منع کیا کہ تمہارا ثواب جاتا رہیگا اُسکے جواب میں انہوں نے کہا اشعار

تعبت و عد لمحزونہ تبکی علی ذی شیبۃ شاحب ان تشار لینی الیوم ماشغنی اخبرک قولایس باکا ذریعہ
ان سواد العین اودی بہ حزن علی خنظلۃ الکاتب

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور ابن کلیبی نے کہا ہے کہ خنظلہ بیٹے ہیں ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہیں اوس بن اوس بن پھر نبی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ انکے والد ابو عامر زمانہ سجالہیت میں راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبد اللہ بن ابی بن سلول دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ ان احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبد اللہ بن ابی تو دل میں نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ

سلا و عد ذایک عورت کا نام ایک نجدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہے + کردہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیوں دیتی ہے بلکہ تو مجھے توہمتی ہے کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہے + تو میں مجھے ایک ایسی بات بیان کرتی ہوں جو چھوٹی نہیں ہے + آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا، خنظلہ کاتب کے غم نے ۱۲۰

چلے گئے تھے پھر غزوہ احد میں کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام فاسق رکھا تھا یہ تمکہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہر قتل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہیں بحالت کفر مشہور ہجری میں مر گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں سید بن ابلہ کے ساتھ کنانہ بن عبد یاسیل اور علقمہ بن علائہ بھی تھے ان دونوں نے انکی میراث میں جھگڑا کیا ہر قتل نے کنانہ کو انکی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونوں مدد کے رہنے والوں میں سے ہیں اور تم دو بزرگ رہتے والوں میں سے ہو۔ مگر انکے بیٹے خنظلہ سلمانوں کے سردار اور بزرگوں میں سے ہیں غنیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب انکا اس وجہ سے ہوا جو ہم ذیل کی روایت میں ذکر کرتے ہیں (ہمیں ابو جعفر بن سین بنعداوی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب خنظلہ شہید ہو گئے) کہ خنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہیں تم انکے گھر والوں سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ انکو ملا) چنانچہ انکی بی بی سے پوچھا گیا انھوں نے کہا کہ جب تو انھوں نے اعلان جنگ سنا اسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وقت ملائکہ نے انکو غسل دیا۔ عند اللہ انکی یہ بزرگی اور شرف کافی ہو جب خنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو انے اور ابوسفیان ابن حرب سے مقابلہ ہوا یہ ابوسفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر دیتے یحیاک شداد بن اسود معروف بلبن شعوب لیبی آگیا اور انے ابوسفیان کی مدد کی پس ابوسفیان چھوٹ گیا اور خنظلہ شہید ہو گئے ابوسفیان نے یہ شعر کہا

ولو شئت نجسني كميت طمرة
ولم احمل النمار لابن شعوب

بعض لوگوں کا قول ہے کہ انھیں ابوسفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ خنظلہ کے عوض میں خنظلہ کو مارا اسنظلہ ایک ابوسفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اوس و خزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا خنظلہ ہمیں میں سے تھے جو غنیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہمیں میں تھے جنکو بھڑے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہمیں میں سے تھے جنکی موت سے رحمن کا عرش اہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہمیں میں سے تھے جنکی ایک شہادت دو آدمیوں کی شہادت کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والوں نے کہا کہ ہم میں چار آدمی تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن یاد کر لیا تھا انکے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہیں) زید بن ثابت ابو زید۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ مطلب انکا یہ تھا کہ قبیلہ اوس میں سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا اور نہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور موافق ایک قول کے سالم مولی ابی حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاصم وغیر ہم نے بھی

۱۲ ترجمہ۔ اگر میں یا ہر آدمی میرا کھوڑا مجھے جت کر کے بچا لیتا + اور میں ابن شعوب کا احسان نہ لیتا ۱۲

پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

عبشمی۔ انکا ذکر عسکری نے کیا ہے اور انھوں نے ابان قطان سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو العالیہ سے انھوں نے ابان قطان سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو العالیہ سے انھوں نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ایک مناد آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے لوگو اٹھو تمھاری مغفرت کر دی گئی تمھارے گناہ نیکیوں سے بدل دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن علی۔ انکا تذکرہ محفوظ نہیں ہے۔ انکی حدیث حسین معلم نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھوں نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میری برہنگی کو پوشیدہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کر دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسلمی۔ حسن بن سفیان نے وحدان میں انکا ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازہ خبر دی کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن ہمدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ ان سے ابو الزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ان سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قیدیہ عذرہ کے فلان شخص کو اگر تم پانا تو آگ میں جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو اپنے پھر بلند آواز سے فرمایا آدمی بھیجا کہ اگر تم اس شخص کو پانا تو قتل کر دینا آگ میں نہ جلا نا آگ میں جلا نا خدا کا خدا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا حمزہ بن عمرو ہے۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور انکا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہے۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفظہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور انکی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھیں

جو اسامہ بن زید کی بی بی تھیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے انکی بیٹی زینب کے نام میں لکھا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری زرقی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ واقعہ یہی ہے انکا ذکر کیا ہے انھوں نے حضرت عمر اور عثمان اور رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اور اسے ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری ظفیری۔ بنی حارثہ بن ظفر سے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصل کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دارقطنی سے انکا ذکر نقل کیا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عہد ان مروزی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں انکی حدیث سفیان نے زہری سے انھوں نے خنظلہ بن قیس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھنے کے وقت حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونوں کا پھر عبدان نے خنظلہ بن علی کے تذکرہ میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور اسکو کئی آدمیوں نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اس بنا پر صحیح نام انکا خنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ ہیں ابو موسیٰ نے اجازہ خیردی وہ کہتے تھے ہیں حسن بن احمد نے خیردی وہ کہتے تھے ہیں احمد بن عبد اللہ اصہبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں سلیمان بن احمد نے خیردی وہ کہتے تھے ہیں محمد بن عثمان نے خیردی وہ کہتے تھے ہیں ضرار بن سردی وہ کہتے تھے ہیں علی بن ہاشم نے محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع سے انھوں نے اپنے والد سے ان لوگوں کا نام میں جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ساتھ تھے خنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عامر بن عثمان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے یہی ہیں جنہوں نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی خولہ سے بعد انکے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے۔ ہیں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اگر پہلے تذکرہ میں بھی پورا نسب

بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوزہ۔ ابو موسیٰ نے کہا جو کہ عبدان نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مجھے احمد بن سيار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے بھی بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابلج نے اپنے والد سے انھوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے ناموں میں نقل کر کے خبر دی کہ انھیں سے بنی عامر بن صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوزہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو جہانی بن حنظلہ بن عمرو کے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جہانی بن حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ انکا نام حنظلہ بن ہوزہ ہے اور عبدان بن خالدان دونوں کے چچا ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) **حنظلہ** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ابن قانع نے مطین سے انکا ذکر نقل کیا ہے انھوں نے کہا جو کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اس نام سے پکارا جائے جو انکو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنیفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہیر میں شریک تھے اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے اور ابن ماکولانے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔

(سیدنا) **حنیفہ** (رضی اللہ عنہ)

رقاشی۔ چچا ہیں ابو حرہ کے۔ ابو حرہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہیں اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبد الرحمن سے انھوں نے ابو حرہ رقاشی سے انھوں نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال (دوسرے مسلمان کے لیے) جائز نہیں مگر اسکی خوشی سے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حنین** (رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس بن عبد المطلب کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم تھے مگر اپنے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انھوں نے انکو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہیں ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین کے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابوحنین بن عبداللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے بھائی تھے اپنی بھتیجی سے روایت کی ہے وہ اپنے ماموں سے جنکا نام ابن الشاعر تھا روایت کرتی ہیں کہ انکے دادا حنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے آپکی خدمت کیا کرتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکے تھے تو آپکے وضو کا غسل یہ آپکے اصحاب کے پاس لیجاتے تھے وہ کچھ اُسے اپنے چہروں پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسل لانا سو قوت کر دیا تو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپ نے حنین سے پوچھا تو انھوں نے کہا اب میں اسکو ایک گھڑے میں بھر لیتا ہوں جب پیسا ہوتا ہوں تو اسی کو پیتا ہوں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے کسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو جیسے اُس نے جمع کی ہو بعد اُسکے اپنے انھیں عباس کو دیدیا اور انھوں نے انکو آزاد کر دیا لکاتذکرہ تینوں نے لکھا

باب الحاء والواو

(سیدنا) حوشرہ (رضی اللہ عنہ)

حصری۔ ابن ابی علی نے انکا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انھوں نے سہل بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم وفد عبدالقیس میں منذر کے ہمراہ گئے تھے میں اور منذر ساتھ تھا (پس جب مدینہ پہنچے) تو منذر اپنی سواری سے اترے اور وہ اپنے کپڑے پہنے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر آگے کی طرف پھیلانے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپکے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے جب منذر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لیے اور انکو اپنے پیروں کی جگہ پر ٹھیلایا اور فرمایا کہ سمنے یہ جگہ تمہارے لیے خالی کر دی ہے منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ منذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم میں دو عاتقین ایسی ہیں کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہے ہمہ باری اور انجام بینی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیلہ اور بعض لوگ انکو طمیر کہتے ہیں ابن عمرو بن شرییل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلم بن ابان بن سداو ابن زرعہ بن قیس بن صنعا بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن اہل ابن عوف بن حمیر حمیری الہامانی یہ ذمی ظلم کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے انکا شمار اہل یمن میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور تمام اہل سیر کا

اور علمائے حدیث کا اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس جریر بن عبد اللہ بجلي کو بھیجا تھا اور انھیں کے ہاتھ ایک خط انکو لکھا تھا تاکہ یہ اور ذوالکلاع اور ذی قعدہ اور وہ لوگ جو انکے مطیع ہوں سب ملکر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مدد دیں۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سو ارون کو عبد شمر کی ہمراہی میں بھیجا چنانچہ عبد شمر مدینہ پہنچے تو انھوں نے پوچھا کہ محمد کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں (ہکو سنائیے) اگر وہ حق ہو تو ہم اسکی پیروی کریں گے حضرت نے فرمایا کہ ناز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خوزری نکر دو اور اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے منع کرو عبد شمر نے کہا یہ باتیں تو بہت عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا عبد شمر حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انھیں کے ہاتھ اپنے حوشب ذی ظلم کو جو اب لکھ بھیجا تھا حوشب اور ذی ظلم دونوں اپنی قوم میں نہیں اور قبوع تھے۔ یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوئے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوہب نے عبد الوہاب دمشقی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حوشب حمیری نے صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمہیں اپنے اور تمہارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں ہم تمہیں عراق دیدن اور تم ہمیں شام دیدو اور مسلمانوں کی خوزری نکر و حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلم یہ بات بہت دور ہو نہ کہی تم اگر خدا کے دین میں نری جائز ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اہل قرآن سکوت اور سستی کریں اس حال میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اسکے روکنے کی اور جہاد کرنیکی طاقت رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آجائے ابو عمر نے کہا کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جسکا بچہ مر جائے مروی ہے اسکو ابن امیہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سے انھوں نے حسان بن کریم سے انھوں نے حوشب حمیری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اپنے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اس سے قیامت میں کہا جائیگا کہ اُس دولت کے عوض میں جو ہننے تجھے لے لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا حوشب رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبیرہ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن جریر بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بکھی بن اسحاق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن امیہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سبائی سے انھوں نے حسان بن کریم سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہیں سے ایک لڑکے کا مقام حصص میں انتقال ہو گیا اُس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اُس سے حوشب صحابی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا میں تم سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہو آپ کے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا کرتا تھا پھر اسکی وفات ہو گئی تو انکو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہ آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہو کہ میں فلاں شخص کو نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا یا نبی اللہ انٹے بیٹے کی وفات ہو گئی اسکا انھیں سخت رنج ہو پھر جب (وہ آئے اور) انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو یہ چاہتے ہو کہ اسوقت تمہارا وہ بیٹا خوش خوش تمہارے پاس آجائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو تم نے لے لی تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

ابن کثیر ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو حوشب ذی ظلم کے علاوہ لکھا ہے اور ابو عمر بن دونون کو ایک کر دیا ہے اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلم کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور حق بھی یہی ہے اس میں شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے چونکہ انکی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انھوں نے ان حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہیں پس ان دونوں کو انھوں نے دو شخص سمجھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسکی وفات محض میں جو شام متعلق ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ یہ جانتے ہوں کہ ذی ظلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکے نہ انھوں نے آپکو دیکھا لہذا انکو اسٹکے سوا سمجھا لیکن ابن ابی عمیر کا روایت کرنا کچھ حجت نہیں ہے۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیر نے فرمایا۔ یہ ایک شخص مجھول ہیں انکی حدیث انکے بیٹے یزید نے اسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جبریل علیہ السلام راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی جان کو جو اب دینا اللہ عزوجل کی عبادت میں اسکے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عامر بن لوی میں سے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو اس نے ابن یزید نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن بریدہ نے جو یطیب بن عبد العزیز سے

سہ ہجرت ہجرت گذشتہ میں ایک نضرانی مدینہ سے تھے ایک مرتبہ وہ نذرہ پر تھے تھے انکی من سے انھیں پکارا اور منوے ۲

روایت کی گئی ہے جو حوط ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام حوط ہے اور بعض لوگ حوطیٹ کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ حوطیٹ بن عبد العزیز بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہیں۔ کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصبیح۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے سلسلہ میں انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر اسیسویس برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسے عبد اللہ بن بربہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حوطیٹ کے نام میں لکھا ہے اور انھوں نے حوط بن عبد العزیز کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انھوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونوں کے تذکرے لکھے ہیں واللہ اعلم۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ حوط کے نام میں بھی لکھا ہے وہاں ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے مگر میں انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا ہاں انھوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دجال کے کان اور اسکی ملکین ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہونگی (یعنی وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لیا اور چیز کو دیکھ لیا) واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن قرواش بن حصن بن ثامہ بن شبت بن حدرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مہول شخص ہیں۔ انکی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیثا نے اپنے والد غیثا بن حوط بن قرواش سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میرے ہمراہ نبی عدی کا یہ ایک شخص بھی تھا جسکا نام واقع تھا یہ اول اسلام کا حال ہے اور انھوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ یمن بن حسن بن یمن نے کہا ہے کہ میں نے اسکا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اسنے کہا ہاں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے جنت کا کھانا دیکھا اسنے کہا ہاں جہنم علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے میں اسکو کھایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط رضی اللہ عنہ

ابن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انکی اس حدیث عبد الرحمن بن غنبل نے حمزہ بن ابی اسید سے انھوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں جنگ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجئے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ حوط بن یزید میرے چچا کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تم ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں گے مجھے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غنبل کی حدیث سے مشہور ہیں انکا تذکرہ ابن ابی نعیم لکھا

(سیدنا) حولی رضی اللہ عنہ

ابو الفتح ازدی نے حارث کے حملہ کے ناموں میں انکا ذکر کیا ہے۔ اور ابن ماکو نے کہا ہے کہ انکا نام حارث کے ساتھ ہے۔ اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انھوں نے سعید بن عبد العزیز سے انھوں نے ربیعہ بن یزید سے انھوں نے ایک شخص سے جنکا نام حولی تھا روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے لشکر جدا جدا ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن حوالہ ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زرہ نے اور احمد بن محمد بن یحییٰ ابن حمزہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو مسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھوں نے ابو ادریس خولانی سے انھوں نے عبد اللہ بن حوالہ ازدی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ اپنے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے لشکر جدا جدا ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں حوالی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے کیا بات بہتر ہے اپنے فرمایا تم شام میں رہنا ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس بنا پر انکو ازدی کہنا صحیح ہے اگرچہ اسمین بھی کچھ غلطی ہے کیونکہ صحیح حوالی ہو منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکولانے حارث کے باب میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن حولی انکا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہیں انھوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

لکھنا ایک پیشین گوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پورے ہو گئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت تک بجز میں اور حضرت معاویہ کی تک

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن خلف بن مالک بن عبد اللہ بن حارثہ بن غفار بن طیل غفاری۔ یہی ہیں جنکا لقب ابی اللحم ہو انکا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام حویرث بن عبد اللہ بن ابی اللحم ہو۔ ابی اللحم کا نام خلف بن مالک ابن عبد اللہ بن حارثہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ابی اللحم جنگ حنین میں شہید ہو۔

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

مالک بن حویرث کے والد ہیں۔ خالد حذاف نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی ^{بلکہ} فیومئذ لا یجذب عذابہ احد اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فیومئذ لا یجذب عذابہ احد اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انھوں نے اور اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے خالد سے انھوں نے قلابہ سے انھوں نے اس شخص سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ان لوگوں نے نہ مالک کا ذکر کیا ہے نہ انکے باپ کا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حویصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن کعب بن عامر بن ربیعہ بن عدی بن مجدہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوس بن ہاشم الحارثی۔ سعد کے والد ہیں اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں اہل حدیث اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ان سے محمد بن سہل بن ابی خنیس نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہے جو یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنی محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو پس محیصہ بن مسعود ابن بنیہ نامے ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانوں میں ملاحلا رہتا تھا اور انکے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اس زمانے میں مسلمان نہوے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے محیصہ نے اس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے انکو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اُسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ میں زیادہ تر چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے محیصہ کہتے تھے میں نے (اپنے بھائی سے) کہا کہ خدا کی قسم اسکے قتل کا مجھے اُس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمہارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو میں تمکو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمہیں میرے قتل کا

۱۲ پس اُس دن اسکا جیسا عذاب کوئی نکرے گا

حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے مجھ نے کہا ہاں خدا کی قسم جو یصہ نے کہا اللہ تمہارا دین اس حد تک پہنچ گیا یہ ایک کعب کی بات ہے جو یصہ نے یہ اشعار پڑھے اشعار

یلوم ابن ام لوامرت بقتله لطبقت ذفراہ با بیض قاضب حسام کلون الملح اخلص صقلہ متی ما مضیہ فلیسن نکاذب
وما سرنی انی قتلک طالعفا وان لنا ما بین بصری فارب

پھر ایک حدیث انھوں نے ذکر کی ہے جو حسین جو یصہ کے اسلام کا ذکر ہے وہ حدیث منازری میں مشہور ہے انکا تذکرہ نیز لکھا
(سیدنا) جو یطیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز بن ابی قیس بن عبد و بن نصر بن مالک بن جسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ کینت انکی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الامصیح فتح مکہ کے تو مسلمان مین سے اور مولفہ القلوب سے ہیں حسین مین نبی صلی اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سواوٹ دیے تھے۔ یہ اور ہل بن عمر عبد و دین جا کے بلاتے ہیں۔ یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنھیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ ان لوگوں مین ہیں جنھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا اسے ابو بھج نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے مین انکی روایت کی ہوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا۔ مروان بن حکم نے (ایک مرتبہ) جو یطیب سے کہا کہ اسے شیخ تم بہت دیر مین اسلام لائے یہاں تک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے جو یطیب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ مینے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑتے ہو اور کیوں (دوسرے کے) تابع ہوے جاتے ہو۔ مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادم ہوا اور جو یطیب نے اس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ مسلمان ہوے تو تمہارے باپ سے انھیں کیا کیا مصیبتیں پہنچیں جو یطیب نے ہی کہا کہ مین بدر مین مشرکوں کے ساتھ تھا مینے ایک قافلہ کو دیکھا مینے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین سعلق کھڑے ہوے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے مینے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ جو یطیب سہیل بن عمرو سے صلح حدیبیہ مین شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابو ذر نے انکو مان دیا تھا اور انکو انکے لڑکے بالون کے ساتھ جا کر دیا تھا پھر اسکے بعد یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف مین بحالت اسلام

۱۲ ترجمہ یہی مان دیا مجھے راست کرنا چاہا اگر مجھے اسکے قتل کا حکم دیا جائے۔ زمین سفیر تلو را اکی کر دن مین لگاؤں۔ ایسی تلو اور نک کی طرح عاصد رنگ کی ہو کہ حسین
اسکو پونا موان ہاں مین جاتی اور طائف مین ہی مین اگر مین تجھے قتل کر دن۔ تو اسکے بدلے مین بصری اور برب کے درمیان مقامات بھی پچھے مین زمین خوش ہونگا ۱۲

شریک ہوئے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انھوں نے قرض دیدیے تھے۔ حویطب کی وفات مدینہ میں آخر خلافت حضرت معاویہ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سلسلہ میں انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ انکی حدیث سوطا میں ہے بیٹھ کے نماز پڑھنے کے متعلق انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والیاء

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر کنانی۔ صحابی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے انکی حدیث عبد اللہ بن جبیلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھے میں ایک دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیکھیں اٹلٹ وی گئیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

اعرج۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انھوں نے محمد بن یزید خراسانی سے نقل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انھوں نے محمد بن یزید خراسانی سے انھوں نے حیان اعرج سے انھوں نے علاء حضری سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن بجز صدائی۔ مصر میں فروکش ہوئے تھے صحابی ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا ہے تو میں آپکے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہیں حضرت نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے میں نے عرض کیا ہاں پھر میں ایک شب صبح تک آپکے ہمراہ رہا پھر نماز کی اذان دی گئی تو اپنے صبح کو مجھ ایک برتن (ہانی کا) دیا میں اس سے وضو کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی الکلی اس برتن میں رکھ دیں ترس سے ہر چشمہ ابلنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا ارادہ وسو کر نیکا ہو وہ وضو کر لے بعد اسکے میں وضو کر کے نماز پڑھی پھر کہنے لگے میری قوم پر سردار بنا دیا اور انکے صدقے مجھے دئے (اسی اثنا میں) ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے اور رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا سردار بننے میں کسی مسلمان کے واسطے بہتر ہی نہیں ہو اُسکے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو اپنے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہوگا اور پیٹ میں سوزش ہوگی یا (فرمایا کہ) مرض ہوگا پس (یہ سنے) میں نے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے حضرت نے فرمایا کہ کیوں میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر اسکو قبول کروں ابھی تو میں آپسے سن چکا جو کچھ سن چکا حضرت نے فرمایا بات تو وہی ہو جو تم نے سنی۔ انکا تذکرہ تینوں کے حاد اور یاد کے باب میں لکھا ہے۔ اور ابو عمر کے انکے تذکرہ میں کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ انکا نام جہان بن یح صدائی ہے بکسر حاد اور ابو نصر نے کہا ہے کہ جہان بکسر حاد جہان بن یح صدائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور فتح نصیر شریک تھے ایک حدیث اسے مروی ہے اسکو اسنے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن امیہ نے بکر بن ہلولہ سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جہان بالفتح کہتے ہیں مگر جہان بالکسر صحیح ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جیلہ چشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبد الرحمن بن یحییٰ سے انھوں نے حیان بن ابی جیلہ چشمی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے بال بہ نسبت اپنے باپ اور بیٹے کے زیادہ حق دار ہے۔ عبدان نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں اور لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام جہان بکسر حادو بائے مجملہ۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور اُنکے بیٹے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیر۔ عبدان انکا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برزخ میں رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد اسلمی نے شریک بن سعد سے انھوں نے حیان بن ضمیر سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہیں (دوسروں کے) دکھائیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ انکا نام جہان بن ضمیر ہے ابو عبد اللہ وغیرہ نے انکا ذکر حروف جیم میں لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی انکے نام میں غلطی کی اور انھوں نے بھی اسے کی روایت میں انکا نام حیان بن ضمیر لکھا ہے حالانکہ انکا نام جہان بن ضمیر ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیع بن جعدہ بن کعب بن ربیع بن عامر بن صعصعہ نالیغہ جدی شاعر۔ انکی کنیت ابو لیلیٰ ہے۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہیں اور بعض لوگ حنان۔ انشا اللہ تعالیٰ انہوں کے

باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ بھائی بن انیف یانی کے۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ انکا ذکر اگلے بھائی انیف کے ساتھ یامہ کے وفد میں ہو چکا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی بن انیف بن ملہ کے صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے بھی قبیلہ جذام کے وفد میں انکا ذکر کیا ہے اور یہ کہ حبیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور حضرت نے انھیں سورہ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ کینت اگلی ابو عمران انصاری۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے۔ ہمیں بھی بن محمود بن سعد نے اجازت اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے تمہے دحم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزیں اپنے لوگوں کے لیے حلال کر دیں جنکو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں اپنے لوگوں پر حرام کر دیں جنکو لوگ حلال سمجھتے تھے۔ اپنے اُنکے لیے قربانی کے گوشت اور قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بچا لے اور اس بات سے کہ قید کی لہند یوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل بہبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائیں قبل اس سے کہ وہ کار آمد ہو سکیں اور آفات سے محفوظ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ اپنے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عورتوں کی بہبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتیں اس میں قید ہو کر نہیں آئی تھیں بلکہ جنگ حنین میں قید ہو کر آئی تھیں۔

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزم یا مخزمہ بن قرظ بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جناب بن عنیر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہیں وردان بن مخزم کے۔ یہ دونوں صحابی ہیں۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ دونوں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور حضرت نے اُنکے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حیدرہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ بیختہ کیے ہوئے اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ انکی بزرگی کو معلوم کر لیں پھر اور تمام لوگوں کو انکے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور پہلے حیدرہ کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ شاید ابو عمر نے ان دونوں کو ایک سمجھا مگر میں ان دونوں کو دو سمجھتا ہوں کیونکہ انکا شمار مجہول لوگوں میں ہے اور پہلے حیدرہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہ نے کیا ہے واللہ اعلم۔ ابن ماکولانے انکا ذکر اس طرح کیا ہے حیدرہ۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے اس کے بعد انھوں نے کہا ہے کہ وردان اور حیدرہ دونوں بیٹے ہیں نزم کے اور ان دونوں کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہے پس ابن ماکولانے بھی انکو دو سمجھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حیسمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عبد اللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن ازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی بن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم میں شریف تھے بعد اسکے اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لیکر گئے تھے یہ بدر میں شکر کون کی طرف تھے بعد اسکے اسلام لائے

(سیدنا) حیسر (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انھوں نے انکو بائیس موجدہ کی روایت میں ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام بے کے ساتھ ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ صلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الصمد بن عبد الوارث نے سے حرب بن شداد سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حیسر بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اَلْوَدُّ (کی آواز) میں کچھ (بھی) دوست نہیں ہے اور نظر (کا لگ جانا) حق ہے اور عمدہ چیز فال نیک ہے۔ اس روایت میں ایسا ہی ہے اور اس حدیث کو

عبد اللہ بن رجاہ نے حرب سے روایت کیا ہوا انھوں نے کہا یہ حدیث جب نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے
(سیدنا) حبی (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ ثقفی حلیف بن بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اسکو یحییٰ اموی نے ابن اسحاق سے نقل کیا جو یعنی ہے اور ثناء کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ انکا نام ہی ہے اور ایک کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ کے اور واقدی نے کہا ہے کہ انکا نام حبی ہو دو یے اور حیم کے ساتھ اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لانے سے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ہنے انکا تذکرہ حبی کے نام میں بھی کیا ہے یعنی حے کے بعد ہاے موحده۔
(سیدنا) حبی (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ صحابی ہیں۔ شام میں رہتے تھے۔ انکی حدیث ابن ابیہ نے ابن جبیر سے انھوں نے ابو تمیم جستانی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حبی لیشی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھتے تھے بعد اسکے جاتے تھے اگر مسجد میں انکو نماز ظہر ملجاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبہ بن خارجہ۔ انسے فروہ بن نوفل نے قل یا ایہا الکافرون کے متعلق روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھے اسکے لیے یہ سورت شرک سے برات ہو اس حدیث میں بہت اضطراب ہے بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے ہیں جبہ کے اور بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ جبہ بیٹے ہیں خارجہ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ خارجہ بن جبہ کہنا وہم ہے صحیح جلیل بن خارجہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خازمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزئی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزء عذری۔ انسے ربیعہ جرشنی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے جو سعید ابن سنان نے ربیعہ جرشنی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے خارجہ بن جزئی عذری نے بیان کیا کہ میں نے مقام تبوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ کیا اہل جنت بھی (اپنی بی بیوں سے) ہبستری کریں گے حضرت نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک زمین تمھارے ستر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

جزی بفتح جیم ہو اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہیں اور زے مکسوز ہو اور بعض لوگ اسکو ساکن کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ لفظ جزو بفتح جیم وزا سے ساکنہ اور بعد اسکے ہمزہ ہواہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بکرہ عدویہ ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ تنہا ہزار شہسواروں کے برابر تھے (ایک مرتبہ) حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لیے ہزار سوار بھیج دیجئے تو حضرت عمر نے انھیں خارجیہ بن حذافہ کو اور زبیر بن عوام کو اور مقداد بن اسود کو بھیج دیا تھا۔ خارجیہ منصر میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاشی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حاکمی طرف سے مصر میں تختہ تھے اور برابر مصر ہی میں رہے یہاں تک کہ انکو ایک خارجی نے اُن تین خارجیوں میں سے جو حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے انکو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اُسے عمر و صحیح کے حضرت خارجیہ کو قتل کر دیا جب اُس خارجی نے انکو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اُسے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ میں نے قتل کسکو کیا لوگوں نے کہا خارجیہ کہ تو کہنے لگا کہ میں نے تو عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کہ خارجیہ کا قتل منظور تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ لشکر اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے لی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ خارجیہ جنکو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجیہ بن حذافہ تھے عبد اللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بنی سہیم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ خارجیہ لوگوں نے کہا ہے کہ خارجیہ بن حذافہ مصر میں مشہور ہیں بخاری نے تاریخ میں انکا ذکر کیا ہے اور انکو عدوی قرار دیا ہے اور افرانے وتر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انکا ذکر ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثنائی میں کیا ہے اور انکو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہے اور انھوں نے بھی ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے۔ عین ابراہیم بن محمد بن ہریرہ فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے عین لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے عبد اللہ بن راشد زرقی سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی مرہ زرقی سے انھوں نے خارجیہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک ناز تھیں عنایت کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ ناز وتر ہے اللہ نے اُسکا وقت بعد نماز عشا کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسین بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن حویہ بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کینت انکی ابو اسما فراری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسوقت حاضر ہوئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنتی نے ابو معشر سے انھوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے قحط سالی اور تنگی معاش اور تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہمارے شفاعت کیجئے اپنے فرمایا اللہ بزرگ برتر تمہاری تکلیف کو دیکھ رہا ہے اور اُس نے تمہارے ستان کر دیا ہے اور اب تمہاری فریاد رسی قریب ہے ایک شخص نے کہا کہ ہم اُس پروردگار سے غائب نہیں ہو سکتے جو آپ کی اچھی طرح دیکھ رہا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ نے یہ دعا مانگی اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريتا مريتا عاجلا غير رات نافعنا غير ضار سقيا رحمة لا سقيا خذاب ولا دم ولا دم ولا غرق واسقنا الغيث والنصرنا على الاعداء پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آسمان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بہتا ہوں ایک آنکھ اسکی شام میں ہے اور دوسری آنکھ اسکی صبح میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی بنی دہان سے ہیں بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ غزوہ بدر میں یہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام خارجہ بتایا ہے اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ انکا نام جاریہ بن حمیر ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ قبیلہ اشجع سے ہیں اور بدر میں شریک تھے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام حمیر ہے جو خاسے عجمی کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور عبد ان سے نقل کیا ہے کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہیں اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام حمیر ہے جو جیم اور زے کے ساتھ انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حمزہ بن جمیز کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ابی زہیر بن مالک بن مامر القیس بن مالک اغرب بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری

۱۰ ترجمہ یا اللہ ہم پر پیغمبر برسا دے ایسا پیغمبر فریاد رسی کرے میرا بے کردے جلد برسے دیر نہو توقع دے نقصان نہکریے یہ پیغمبر رحمت کا سبب ہوئے انکا
اہل نہ (مکانات کے) کرنے اور ڈوبنے کا ہے اسد پیغمبر برسا دے اور ہمیں دشمنوں پر فتح دے ۱۲

خزرجی۔ یہ سب لوگ نبی اعزہ سے مشہور ہیں غزوہ بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہاں اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ اور سعد بن بنج ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے وہ انکے چچا کے بیٹے تھے یہ دونوں ابو بکر صدیق کے چچا کے بیٹے ہیں۔ تمام شہداء اسی طرح دفن کیے گئے تھے دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے تھے۔ یہ خارجہ کا بھائی اور مشاہیر میں سے ہیں بقول بعض یہی ہیں جنکے یہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوئے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حبیب بن ابراہیم کے یہاں اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابو بکر کے خسر بھی تھے انکی بیٹی حبیبہ حضرت ابو بکر کے نکاح میں تھیں انھیں حبیبہ کی نسبت حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا تھا جب انکی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حل ہو اسکو میں خسر سمجھتا ہوں چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ اور حضرت ابو بکر کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جبکہ آپ نے ہماجر میں والنصار کے درمیان مواخات کرائی۔ انکے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہیں جنھوں نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اس میں کچھ اختلاف ہے جسکو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ میں اسکے بعد لکھیں گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوہ احد میں خارجہ کے دس سے کچھ اور پر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گزرا انکی طرف سے ہوا اُس نے انکو پہچان لیا اور انپر حملہ کیا اور انکے ساتھ مشکہ کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے میرے والد ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا ان میں یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام تھا وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اُسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے یا حضرت ابو بکر انکے یہاں اترے تھے انھوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور یہ بیان کیا ہے کہ انکے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خزرجی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے انھوں نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں انکی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ یہاں خارجہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں خارجہ بن زید اور میں انکو پہلا ہے خارجہ سمجھتا ہوں۔ اسکو عبد الرحمن بن زید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انھوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص ہم میں مر گئے جنکا نام خارجہ بن زید تھا ہم نے انکو کفن پہنایا اور میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا ایک بیٹے کچھ آواز سنی پنے پھر کے دیکھا تو خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہیں پھر انھوں نے کہا سب لوگوں میں زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عند اللہ معتدل امیر المؤمنین عمر

رضی اللہ عنہ بن جو اپنے جسم میں بھی قومی ہیں اور خدا کے کام میں بھی قومی ہیں۔ اور امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہیں جو لوگوں کے بہت خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں دو راہین گز گلیں اور چا۔ باقی میں ایک خافت ہو رہے ہیں انکا انتظام درست نہیں ہوتا۔ اسے لوگو اپنے امام کی طرف متوجہ ہوا اور انکی بات سنوا اور انویہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ ابن رواحہ بن اسقدر کہتے کے بعد آواز پست ہو گئی۔ خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبد الرحمن ابن زید بن جابر نے کیا ہے۔ اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے زید سے انھوں نے بلوغ سے یازید بن نافع سے انھوں نے حبیب بن سالم سے انھوں نے نعمان بن بشیر سے۔ روایت کیا ہے اور انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ اور عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا میں اسکو پڑھا وہ خط انھان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا انھیں بھی انکا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا۔ اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لوگوں نے انکو کفن پہنایا۔ اسکے بعد انھوں نے ایسی ہی چیز ذکر کی ہے۔ اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ میں کہا ہے کہ یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ میں انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انھوں نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور انکی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انکی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہیں کہ میں انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ پہلے خارجہ کہہ کر ہو سکتے ہیں وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ابو نعیم نے اس تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے اور انکی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انھوں نے کلام کیا یہ نہیں لکھا کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے لہذا انکا قول متناقض نہیں ہو سکتا۔ اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور اسکے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انھوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہے کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہو گئے کہ پہلے خارجہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ اور صحیح بھی ہے کہ زید بن خارجہ نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور ان

(سیدنا) خارجہ رضی اللہ عنہ

ابن صلت۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ یعلیٰ بن عبید نے زکریا بن ابی زابدہ سے انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ انکے چچا (بیان کرتے تھے کہ انھوں نے) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور اسلام لائے تھے وہاں سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے ایک اعرابی کو انھوں نے دیکھا کہ اسے جنون ہو گیا ہے اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ کسی کے پاس کچھ دوا ہو تو اسکا علاج کرے۔ تمھارے یہ صاحب نیکی لے کے آئے ہیں (خارجہ کہتے تھے) میں نے کہا ہاں پھر میں ہر روز دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اسپر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہو گیا تو اُس نے مجھے سو بکریاں دین میں دے دیں وہ بکریاں نہیں لیں یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی سنا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو وہ بکریاں لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض میں لیتے ہیں تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھونک کے عوض میں لیا۔ اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انھوں نے خارجہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میرے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہاں لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انھوں نے ذکر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر انصاری۔ اسکو ابن فضیل نے مروی ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی انکو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جنکا نام خارجہ ہے۔ حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا رفاعہ بن عبد المنذر ہے۔ احمد بن عبد الجبار نے محمد بن فضیل سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انھوں نے خارجہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انھوں نے بھی انکا نام رفاعہ بن عبد المنذر بتایا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابولبابہ بن عبد المنذر کی حدیث ذکر کی ہے کہ سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اس حدیث کو عطار دہی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے خارجہ بن عبد المنذر کو کہا ہے غلطی ہے کیونکہ رفاعہ بن عبد المنذر ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ رفاعہ۔ خارجہ کسی نے بھی نہیں کہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیقان۔ انکی حدیث انکے بیٹے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے جب آپ بیمار تھے

انہوں نے دیکھا کہ حضرت کے پسینا نکل رہا ہو اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے میرے باپ کی مصیبت پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہیں ہو۔ ابن ابی حاتم نے کہا جو کہ انکی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہو ابو عمر نے کہا جو کہ انکی حدیث انکے بیٹوں اور پوتوں کے پاس ہے اور وہ لوگ کچھ مشہور نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و انصاری۔ انکا ذکر ان لوگوں میں ہو جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اسکو نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جمحی۔ اسے قدامہ یعنی ابو عبد الملک نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث کے لیے وصیت درست نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہے نہ خارجہ بن عمرو کے نام سے۔ ابو احمد نسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام خارجہ بن عمرو ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اسے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہے وہ زمانہ جاہلیت میں ابو سفیان کے حلیت تھے کہتے تھے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عداۃ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے المہیت کے لیے ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح نام انکا عمرو بن خارجہ ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر کہا ہے حالانکہ وہ عبد الحمید بن بہرام ہیں۔

چین کہتا ہوں کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہیں اس لیے کہ یہ حلیف ہیں ابو سفیان کے اور حلیف اس قبیلہ کا نہیں ہوتا جس سے حلف کرے اور جمحی قریش ہی کے ایک شاخ ہے پس انکو کیا ضرورت ہے کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلیف کہیں اور اسوجہ سے کہ اگر یہ انکے علاوہ ہوتے تو ابو موسیٰ سے انکو ذکر نہ کرتے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن المنذر کینت ابو لہابہ۔ انصاری ہیں۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خارجہ ہے حالانکہ ابو لہابہ کا یہ نام مشہور نہیں ہے انکے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسبطح لکھا ہے

حالانکہ انکا تذکرہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابو نعیم نے خارجہ بن عبد المنذر یعنی ابوالبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ انکے نام غلطی ہو گئی ہو اور ابو موسیٰ نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انھوں نے انکے نام میں بھی غلطی کی جیسا کہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ انکے والد کا نام عبد المنذر ہے۔ ابو موسیٰ نے عبد کا لفظ نکال دیا اور حضرت منذر کو کہہ لیا شاید بعض کا تبون سے یہ غلطی ہو گئی ہو اور ابو موسیٰ نے اسکو مستقل تذکرہ بنا دیا اس پر واز سے کو تو بند نہا چاہیے کیونکہ اس قسم کی غلطیاں بہت ہوتی ہیں اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائے گا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائیگا و اللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ رضی اللہ عنہ

ابن نعمان۔ علی بن سعید عسکری نے افراد میں انکو ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے شعبہ سے انھوں نے خذیب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا بیشک ہم اس حالت میں تھے کہ ہمارا ثور اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ثور ایک تھا یعنی ہمارا اور آپکا کھانا ایک ہی جگہ پکتا تھا اور یہ سورہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سکے یا د کرتی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہو صحیح ہے۔ یہ بنت حاشہ بن نعمان ہیں۔ زمین ابو موسیٰ الصفہانی برنی نے اجازت خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی خدا نے خیر دی وہ وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر یعنی عبد الوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حضرت قلابی نے خیر دی کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس نے خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خذیب سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن جن سے نقل کر کے خیر دی وہ کہتے تھے میں نے بنت حاشہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھیں۔ ابو موسیٰ نے کہا تو کہ یہی صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہیں۔

(سیدنا) خالد رضی اللہ عنہ

احدب۔ حارثی۔ مردان بن ہادویہ فراہمی نے ثابت بن ناریہ سے انھوں نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول میرے دو بھائی ہیں ایک سے تو میں اللہ و رسول کے لیے محبت رکھتا ہوں اور دوسرے سے اللہ اور اسکے رسول کے لیے بغض رکھتا ہوں اور انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد رضی اللہ عنہ

ازرق غاضری۔ صحابی بن مہص میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی۔ اسے ابو راشد جبرانی نے روایت کی ہے

وہ کہتے تھے مجھے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک اونٹنی پر کچھ مال لیکر گیا اور برابر آپ کے ساتھ چلتا رہا اسکے بعد انھوں نے ایک طویل حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کتر کے منی میں آپ کے پاس آیا اور اُسے کہا کہ آپ میرے لیے دعا سے رحمت کیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم علی الخلقین۔ انکا تذکرہ انہیں سے کسی نے نہیں لکھا۔

(سیدنا) خالد رضی اللہ عنہ

ابن اساف جہنی۔ بھائی بن کلیب اور خیب کے عبد اللہ بن سلمہ ثقفی نے روایت کی جو دہکتے تھے جسے عبد اللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیوں کے غلام تھے معاذ بن عبد اللہ بن خیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بابہ تشریف لائے اور آپ کے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپ کی خوش تھی ہم لوگوں نے خیال کیا کہ (اس وقت) آپ اپنی زوجہ مطہرات سے خلوت کر کے آئے ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے بعد اسکے اپنے والداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اسکو اللہ ہی نقصان نہیں کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے ایسے صحت والداری سے بہتر ہو اور طبیعت کا خوش ہو: بھی خدا کی نعمت ہے اور نقصان ابن شاپین نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کلیب بن اساف غزوہ احد میں شہید ہوئے اور خالد صرف فتح مکہ میں تھے یہ حدیث ان دونوں میں سے کسی سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور نہ ہی نے کہا ہے کہ خالد اسد میں اور تمام مشاہد میں شہید تھے اور جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی شہید ہوئے اور انھوں نے کہا ہے کہ شیخ حارث بن خزرج کا بیان ہے کہ یہ جس ابی عبید میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) خالد رضی اللہ عنہ

ابن اسید بن ابی ایص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ بھائی بن عتاب بن اسید کے۔ ان دونوں کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہیں فتح مکہ کے سال اسد میں اسے اور اس کے والدین عبد الرحمن ابن خالد کے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ابن اسید نے کہا ہے کہ اسید خزاز تھے۔ خالد سے انکے بیٹے عبد رس نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ جانے لگے تو اپنے احرام پانہا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبد الرحمن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد ابن اسید کا انتقال ہو چکا تھا اور ان علم خزاز ایک شہم کاریشی کہرا ہوا اسکے بیٹے والے کو خزاز کہتے ہیں ۱۱

باب في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احبني احب الله ومن احب الله اجعل له ما يشاء من فضلي

باب في فضائل علي بن ابي طالب

عن ابي بصير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب من احبته احب الله ورسوله ورسول الله صلى الله عليه وسلم

باب في فضائل ابي بكر بن عبد الله

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد عرفني وجعل بيني وبينه ابي بكر بن عبد الله الا رخصته

باب في فضائل عمر بن الخطاب

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد عرفني وجعل بيني وبينه عمر بن الخطاب الا رخصته

باب في فضائل عثمان بن عفان

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد عرفني وجعل بيني وبينه عثمان بن عفان الا رخصته

ایس اور عامر فرزند ان بکیر کے انکے دادا عبد یلیل نے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دادا افضل ابن عبد العزی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور انکی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور انکے بھائی بدر میں شریک تھے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حبش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف بھیجا تھا تا کہ وہ مہاجرین کے ایک جماعت کے ساتھ جنہیں خالد بن بکیر بھی تھے مقام بدر میں قریش سے پہلے پہنچ جائیں۔ انھیں لوگوں نے عمرو بن حفص کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی تھی یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیہ الایۃ یہ خالد غزوہ بدر واقع صفر ۶ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں نے قبائل ہذیل اور غنصل اور قارہ کے لوگوں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے حبیب بن عدی ایسی انکے ساتھ ہیں تھے وہ قید کر لیے گئے پھر مکہ میں انھیں سولی دی گئی انھیں لوگوں کے حق میں حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے

الایۃ فیما شہدت ابن بلارق وزید او ما تغنی الامانی و مرثدا فدافت عن حبیب عاصم و کان ثقیلاً لوتدارکت خالداً
خالد جب شہید ہوئے تو انکی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ الکاثرہ کہہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد زراح بن ظفر انصاری لغمری۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے غسانی نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل جیم اور بای موصدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور بای سے تھانہ سے ساتھ کہتے ہیں یہ عدوی ہیں انکا شمار اہل حجاز میں ہو طائف میں رہتے تھے۔ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے بیۃ الرضوان کی تھی۔ ابو احمر عسکری نے کہا ہے کہ آخر میں انھوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن موسی نے یحییٰ بن معین سے انھوں نے مروان بن معاویہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھوں نے عبد الرحمن ابن خالد بن ابی جبل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رگڈر پر آپ ایک کمان کے سہارے سے کھڑے ہوئے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے اسکو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت ہی میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھے ثقیف کے لوگوں نے

۱۱۰ ترجمہ اور اسے نبی یہ لوگ تھے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں جنگ کرنا جائز ہے؟ ۱۱۱ ترجمہ لے کاش میں اس سے قہر میں طارق اور زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی + تو میں اپنے دوست حبیب اور عاصم کو بچانا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے ۱۲

آیا اور کہا کہ اس شخص سے کیا سنا ہے ان لوگوں کو پڑھ کے سنا دیا ان کے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انھوں نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتا ہو اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اسکی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے جبیل بفتح جیم و با سے موحده کہا ہے اور بخاری نے اسکو اپنی تاریخ میں مسندی سے انھوں نے مروان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جبیل بفتح جیم و با سے تثنیہ کہا ہے۔ اور ابن ماکولانے کہا ہے کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے بھی حلوانی نے بھی سے انھوں نے مروان سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طالقانی سے انھوں نے خالد بن عبد الرحمن بن ابی جبیل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر یہ وہم ہے پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قسی بن کلاب۔ قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور حضرت رام المؤمنین (خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں قدیم الاسلام ہیں جب انھوں نے سرزمین حبش کی طرف دوبارہ ہجرت کی تو انھیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی میں انکا انتقال ہو گیا تھا قبل اسکے کہ حبش پہنچیں انھیں کے پاس سے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا اور میں نخرج من بیتہ ما جبر الی اللہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ اسکے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام بن خویلد یہ ان خالد کے بھتیجے ہیں جنکا ذکر اسے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور انکے بھائی ہشام اور عبد اللہ اور کئی اسلام لائے تھے انھیں کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ انکے والد زمانہ جاہلیت میں اور نبی زمانہ اسلام میں سرزمین قریش سے تھے عربوں نے دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا خالد ابن حکیم بن حزام کا لہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگوں کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے اسے کہا کہ کیا آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہو جسے نہیں سنا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا میں دوسروں کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور انکو چھوڑ دو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۔ زید اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے لئے نکلے پھر انکا رہن سگھنا اور انکا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حواری حبشی۔ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ انے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھڑ والوں کے جن کے گے جب انکی وفات ہونے لگی تو انھوں نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا۔ انکا تذکرہ تہذیبون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں میں شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

خزاعی۔ اسے اپنے بیٹے نافع نے روایت کی انکے سوا اور کسی نے اسے روایت نہیں کی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگی ہیں دو باتیں اسے مجھے دیدیں اور تیسری کہ میں دی الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ میں انشاء اللہ علی بن ابی عمیر نے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دجانہ۔ انساری۔ عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آگے لڑائیوں میں شریک تھے انکا بھی ذکر لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

لوگوں کا نافع۔ انکی باہت اور سزا کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انھوں نے عبد بن مالک سرفری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن نافع سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن سعود سے فرمایا کہ بتاؤ جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو گا جو بزرگ تمھاری قسمت میں ہو وہ تمکو پہنچ جائیگا۔ اس حدیث کو ابن ابی عمیر نے عیاش سے انھوں نے مالک بن عبد غافر سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور لوگوں نے عیاش بن عباس سے انھوں سے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے انھوں نے مالک بن عبد اللہ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن شدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - بھائی ہیں حضرت بلال بن ربیع حبشی (موزن) کے انکی کینت ابورویحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابورویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی انکے نسبی بھائی نہ تھے۔ اخیر میں یہ اور حضرت بلال مقام داری میں جو دمشق کے مضافات سے ہو رہتے تھے۔ حسین ابن نمیر نے روایت کی ہو کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی سنگتی کی تھی کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ ہم دونوں غلام تھے ہمکو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونوں غریب تھے اللہ نے ہمیں مالدار کر دیا اور ہم دونوں گمراہ تھے اللہ نے ہمیں راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم اپنی لڑکیوں کا سب سے نکاح کر دو تو اچھ اللہ اور اگر تم ہمارے در خواست نامنظور کرو تو لا الہ الا اللہ ان لوگوں نے انکے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کنندہ سے تھی۔ یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہو کہ بلال نے ایک گھر والوں سے نکاح کی درخواست کی اور کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ اور ام درود نے ابوالدرداء سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب حضرت عمر جاہلیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے ان سے درخواست کی کہ انکو شام ہی میں رہنے دین حضرت عمر نے اسکو منظور کر لیا انھوں نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو بھی بنکے اور میرے درمیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی چنانچہ یہ دونوں مقام داری میں رہے پھر بلال اور انکے بھائی قبیلہ خولان میں گئے اور ان لوگوں سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے نکاح کی درخواست کی ان لوگوں نے انکے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں انکا ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - تمیمی ثم النشلی - بعض لوگ انکو خالد بن مالک بن ربیع کہتے ہیں ان سرداروں میں سے ایک یہ بھی ہیں جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ اور قحط بن عبید اللہ ابن خدیجہ کے بھائی ربیع بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم دونوں کو پہچان لیا اور اپنے چاہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بناؤں حضرت ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص کو حاکم بنائیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو میں دونوں کی رائے مان لیتا اگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقعدوا علی من یرى اللہ ورسولہ

محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جیسا کہ قصہ ہے فقہان
ابن عبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب فقہان کے تذکرہ میں اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جاریہ۔ اور بعض لوگ ابن زید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ابن ابی عمیر
نے اور ہلال بن علی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے انکی حدیث جمع بن یحییٰ نے اپنے صحیح الہم
میں انھوں نے خالد بن زید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ
حرص سے پاک ہوگا زکوٰۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں لوگوں کی مدد کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بد کلید بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبرہ کینت انکی
ابو ایوب انصاری خزرجی ہیں۔ انکی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امر القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج
ابن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کینت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ میں اور بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انھیں کے یہاں اترے اور انھیں کے یہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ کے حجرے
اور آپکی مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہاں اٹھ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور مصعب بن عمیر کے درمیان میں
سوا خات کرادی تھی۔ عین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن کبیر تک خزرجی وہ ابن اسحاق سے روایت

کرتے تھے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دن نبی عمرو بن عوف کا بیان ہے کہ پانچ دن سے زیادہ آپ
انکے یہاں ٹھیرے تھے اور بعد اہلکے آپ مدینہ کی طرف چلے تو نبی سالم بن عوف آپ کے سامنے آئے اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ
بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلے ہمارے یہاں اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کلہا ستہ

چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اترو گا) بعد اُسکے آپکا گدڑ بنی بیاضہ پر ہوا وہی سامنے
آئے اور اپنے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپکا گدڑ ہوا انھوں نے بھی اترنے کے لیے کہا اپنے فرمایا اونٹنی کا راستہ
چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اترو گا) پھر آپ کا گدڑ آپ کے
ماموؤن بنی عدی بن نجسار پر ہوا انھوں نے کہا کہ آپ اپنے ماموؤن کے یہاں چلے

۱۲ آئندہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپکے ماموؤن تھے

حضرت نے وہیسا ہی جواب دیا پھر آپکا گزربنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنی جہان باب مسجد اقصیٰ میں ہے) بیٹھ گئی پھر اُسے اوہرا دہر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جا کر اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور وہیں بیٹھ گئی بعد اسکے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہیں بولی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور ابو ایوب یعنی خالد بن زید نے آپکا اسباب اٹھایا اور اپنے گھر میں لے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔

ہمیں ابو الفرج یعنی عیسیٰ بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ اسے ابو کمال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے یزید بن ابی جیب سے انھوں نے ابو الخیر سے انھوں نے ابو رحم سماعی سے روایت کر کے خبر دی کہ اُسے ابو ایوب نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے پیش کے حصہ میں ٹھہرے تھے اور میں بالا خانہ پر تھا اور پرتھت پر پھر پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب دونوں اُٹھے اللہ کی پڑائی سے اسکو جذب کر لیا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف پانی پونچ جائے پھر میں ٹوڑے ڈرتے رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناسب نہیں ہو کہ ہم آپ کے اوپر رہیں لہذا آپ بالا خانہ پر تشریف لے چلے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپکا اسباب اوپر منتقل کرو یا جائے پھر (ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اُسکو دیکھتا تھا جہاں آپکی انگلیوں کا نشان بنا ہوتا تھا وہیں سے میں کھاتا تھا مگر اس کھانے میں جو اپنے مجھے بھیجا ہو میں نے دیکھا آپکی انگلیوں کا نشان میں نے نہیں پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے پیاز تھیں ہلکے فرشتوں کے خیال سے میں نے اسکا کھانا پسند نہیں کیا مگر تم لوگ کھاؤ۔ یہی مروی ہے کہ اس کھانے میں لہسن کھا

اور یہی نسیلم و شہور جو واللہ اعلم۔ حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ابو ایوب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنا گھر تمہارے لیے خالی کر دوں جس طرح تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ اُس گھر سے چلے آئیں اور جتنا احباب اس گھر میں تھا وہ بھی انھوں نے ابو ایوب کو دیدیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھوں نے ابو ایوب سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے ابو ایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھکو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہیے کہ وہ میری زمین میں کام کریں انکا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اُسکو بچلنا کر دیا اور میں ہزار انھیں دیے اور چالیس غلام دیے

۱۱۰ اُس زمانے کی چھتین ایسی ہوتی تھیں کہ اُسے پانی ٹپکتا تھا صرف وہو پ کے بچاؤ کے لیے بنا لیتے تھے ۱۱

ابو ایوب بھی ان لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ انکی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انھوں نے جہاد کو اپنے
 اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا الفروانفا و تقالایس میں اپنے کو یا تو نقیف دیکھتا ہوں یا قتل
 جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں رہے صرف ایک سال جبکہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اس سال نہیں گئے
 مگر اسکے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کتنے تھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کون شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے
 انے منجملہ صحابہ کے ابن عباس اور ابن عمر اور براہ بن حازب اور ابو امامہ اور زید بن خالد جہنی اور مقدم بن معدیکرب اور
 انس بن مالک اور جابر بن کعبہ اور عبد اللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور عروہ اور سالم بن
 عبد اللہ اور ابو سلمہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیر ہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابو ایوب کی وفات شہر میں
 ہرزی جبکہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں شہر میں اور بعض کہتے ہیں شہر میں اور یہی زیادہ شہر ہے۔
 ایک لشکر میں تھے جس کا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابو ایوب بیمار ہوئے تو یزید انکی عیادت کو گیا اور اسے پہنچا کہ
 انکی کیا خواہش ہے ابو ایوب نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے لیکے سوار ہونا اور دشمن کے گلین
 جہان تک تمہیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب انکی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا۔
 انکو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہیں انکی قبر جو لوگ اسکے ذریعے سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات لکھے
 انشاء اللہ تعالیٰ انکی کنیت میں بھی بیان کریں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابو موسیٰ نے کہا جو کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہے کہ یہ ابو ایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن ابی سب
 نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن زید سے انھوں نے۔ سوال فی اسلی اللہ علیہ وسلمت روایت کی ہے کہ اپنے فرمایا
 جو شخص گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ اسکے لیے بہت عین ایک محل بنا دیتا ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 اب تو ہم بہت سے محل بنوا لینگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی
 بزرگی والا ہے یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم غسانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھی ہے۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ انکا تذکرہ ابن زید اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے انھوں نے اپنی سند سے اسٹم بن اسٹم سے انھوں نے عامر سے انھوں نے خالد

ابن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات چھوہارے عجمہ کے کھائے
 اس دن اسپر نہ کوئی زہر اثر کرے گا نہ جادو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو کہا جو کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے
 صحیح وہ ہے جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اسکے بعد انھوں نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔ وہ حدیث ہے عبد الوہاب
 ابن ہبہ الثمر بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے
 والد سعد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے
 اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت انکی ابو سعید انکی والدہ ام خالد بن جباب
 ابن عبد یلیل بن ہاشب بن غیرہ ہیں۔ ثقفی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ میرے یا چونکہ مسلمان تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ پانچویں تھے۔ ضمیر
 ابن ربیع نے کہا ہے کہ یہ خالد حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص
 کہتی ہیں کہ میرے والد پانچویں مسلمان تھے (براوی کہتا ہے) میں پوچھا کہ ان سے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انھوں نے
 کہا علی ابن طالب اور ابو بکر اور زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انھوں نے
 خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہوں پھر انھوں نے اسکی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی
 کو اسکا علم ہوا انکے باپ انکو دوزخ میں ڈکھیل رہے ہیں اور انھوں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کمر پکڑے
 ہوئے ہیں انکو آگ میں گرنے نہیں دیتے اس خواب کو دیکھ کر یہ بہت ڈرے اور انھوں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں
 کہ یہ خواب سچا ہے پھر یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابو بکر نے ان سے
 کہا کہ اللہ کو تمہارے ساتھ بھلائی منظور ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تم انکی پیروی کرو اسلام میں تم ایسی باتیں
 کرو گے کہ وہ تمکو دوزخ میں جانے سے بچالین گے اور تمہارا باپ دوزخ میں جائیگا پھر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ملے آپ (انسوقت) مقام اجیاد میں تھے انھوں نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگوں کو) کسکی طرف بلائے ہیں آپ نے فرمایا
 میں اللہ کی طرف بلاؤں گا کہ وہ ایک ہے کوئی انکا شریک نہیں اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور اب جو تم ایسے
 پتھر کی پرستش کرتے ہو جو ستمنا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے اور نہ نفع اور نہ مین جانتا کہ کون اسکی پرستش کرتا ہے اور

اور کون اسکی پریشانی نہیں کرتا اسکو چھوڑ دو خالد نے (یہ سنکے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اسلام سے خوش ہوئے اسکے بعد خالد چھپ رہے اسکے باپ کو اسکے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے انکی تلاش میں بائیس بیٹوں کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے چنانچہ وہ انکو پکڑ کے اسکے والد ابو اجمہ یعنی سعید کے پاس لے آئے سعید نے انکو گالیوں میں اور بہت سخت سست کیا اور ایک لاکھی اسکے ہاتھ میں تھی اس سے انکو مارا بہانہ کہ اس لاکھی کو انکے سر پر مارتے مارتے توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہو حالانکہ تو دیکھتا ہو کہ تمام قوم انکے خلاف ہو اور وہ انکے معبودوں کی اور انکے گذشتہ باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں خالد نے کہا ہاں خدا کی قسم میں نے انکی پیروی کرنی پس اس پر انکے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انھوں نے انکو اور بھی مارا اور کہا کہ جہان تیرا جی چاہے چلا جا خدا کی قسم اب میں تجھے کھانیکو نہ دوں گا۔ خالد نے کہا اگر تم مجھے کھانیکو نہ دو گے تو میں جب تک زندہ ہوں اللہ مجھے رزق دیگا پس انکے باپ نے انکو نکال دیا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی اس سے کلام نہ کرے جو شخص اس سے کلام کریگا اسکے ساتھ بھی میں ایسا ہی کروں گا جیسا میں نے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نوحی مکہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی انکے ساتھ چلے گئے۔ انکے باپ مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھے اور مکہ میں بہت باعزت تھے وہ بارہویہ تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ میں کوئی شخص ابن ابی کبشہ کے خدا کی پریشانی کرنے پائیگا۔ خالد نے یہ سنکے کہا کہ اے اللہ اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض میں وہ مر گئے۔ خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو انکے ساتھ انکی بی بی امیہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھیں وہیں انکے بیٹے سعید بن خالد اور انکی بیٹی ام خالد پیدا ہوئیں انکی بیٹی کا نام امہ تھا حبش کی طرف انکے ساتھ انکے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونوں حضرت جعفر بن طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر بنی علی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بمقام خیبر پہنچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق اور مسلمانوں سے گفتگو کی اور حکیمت خیبر میں انکا مسہ بھی لگایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حبش میں اور فتح مکہ میں اور حنین میں اور طائف میں اور تبوک میں شریک تھے۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کے صدقاً وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں منہج اذینعا کے صدقات کے لیے مقرر فرمایا تھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور انکے دونوں بھائی عمر اور ابان برابر اپنے ان کاموں پر رہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق کیے تھے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

جو یہ لوگ اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابو بکر نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہاں سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہو تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم جتنے بیٹھے اب اسے چھوڑ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کریں گے خالد بن ولید نے کہا کہ بیٹھے بیان کیا اور ابان بصرہ
 میں تھے اور عمر فاروق نے ان سے کہا کہ تم نے جو بیٹھے تھے۔ خالد اور ابان نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت
 میں تو تم نے کیا تھا انہوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگوں کا شجرہ نسب عالی اور اس کا بیوہ شیرین جو تم آپ کے تین بیٹے
 جب ہی ہاشم نے حضرت ابو بکر بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔ حضرت ابو بکر نے خالد کو ایک
 شکر کا سردار بنانے کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ سراج العفر میں ہجرت خلافت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں ہوئے۔
 اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ بنی العفر تک پہنچی شمر بن ذی الجوشن حضرت عمر بن الخطاب سے ان لوگوں کو بیان کر
 یہ بات شام میں واقعہ اجنادین میں حضرت ابو بکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے شام میں ہجرت صحابہ میرے واقعہ اجنادین
 اور واقعہ سراج العفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون پہلے تھا کون پیچھے واقعہ سراج العفر واقعہ یرموک کی بابت
 (سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن ابی حنیفہ بن وہب بن ابو ذان بن جندبہ بن زید بن ثعلبہ احدی بن شریک تھے اور جسرانی حنیفہ بن شریک
 کا تذکرہ جنوں نے کیا ہے۔

خالد

ابن سنان بن حنیفہ بن میطہ بن حنیفہ بن وہب بن ابی ذان بن جندبہ بن زید بن ثعلبہ احدی بن شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا جو ابو
 حنیفہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں نہ انہوں نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یا اس پر شیعی عملی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی جو تھے کہ انکی قوم انکی بے قدری
 کر لیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حنیفہ بن سنان بن حنیفہ بن میطہ بن حنیفہ بن وہب بن ابی ذان بن جندبہ بن زید بن ثعلبہ احدی بن شریک تھے۔
 میں حاضر ہوئی تھیں انہوں نے حضرت کو قتل ہوا تھا احد پر تھے نہ تو کہنے لگے کہ میرے باپ بھی ہی کہا کرتے تھے۔
 میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کام نہیں کر رہے صحابی نہیں ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابو موسیٰ نے کیوں انکو ذکر کیا ہے اور
 اس وجہ سے ذکر کیا کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اور انہوں نے بھی بیان کی ہیں انکو صحابہ میں کیوں مندرج کیا۔

۱۱۲ ہجرت سے لوگ ایسے تھے جنوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوریہ بعض لوگ انکو خلا و کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے خلد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احمس بن غفار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کو لیکے گئے تھے یہ ظبی کا قول ہے اور واقفی نے انکا نام عبد اللہ بن فضل بن عبید بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکو ایک دوسرے باب میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہیں۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی [اور خالد ہاجرین حبش میں سے تھے] وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبد اللہ سے روایت کرتے تھے انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) قبائلی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہاں سوار ہو کر جا رہے تھے۔ ایک عادت تھی کہ آپ جنازوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور آپکی دعوت و حاجی تھی تو آپ اسکو قبول کر لیتے تھے (المختصر) اپنے (اثنا عشر) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھے کہ اس سے پہلے آپ نے انکو دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنی ناز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر بیٹھ جانا میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناز جمعہ پڑھ چکے تو اپنے اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتیں پہلے کبھی آپکو کسی نے پڑھتے دیکھی تھیں اور نہ اسکے بعد دیکھیں تمام انصار نواحی مسجد میں ٹھہرے۔ رہے یہاں تک کہ انھوں نے خبر کو گمیر لیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنائیاں کی بعد اسکے فرمایا کہ اے گروہ انصار بیٹے تم بڑے جفاکش تھے اور تمہیوں کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اب جو اللہ نے تمہیں اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کہتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور پڑھتے جو کھاتے ہیں اس میں بھی ثواب ہے خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور انہیں سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار میں ایک یا دو سونے کر لیے عبدان نے کہا ہے کہ بیٹے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث میں دیکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے ہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہیں تو یہ بیٹے ہیں عامر بن کعب بن عبد بن

امین مرہ کے ایک ساتھ انکی بی بی رطلہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں جس میں انکی بیٹی موسیٰ اور عائشہ اور زینب پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے انکا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو موسیٰ کا کلام ہے انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور یہ جو انھوں نے کہا ہے کہ میں نے ہاجر بن حبش میں حارث بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہونگے تو بیٹے ہن عامر کے۔ میں نہیں جانتا کہ انھوں نے اسمیں شک کیوں کیا پہلے تو وہ لکھ چکے ہیں کہ یہ والد ہن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں یہ بیٹے ہن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہن صحابی نہیں ہن صحابی انکے والد حارث ہن۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن شیبہ نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اسمیں اعتراض ہے سیف بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انھوں نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے دادا امک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لیے بلکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بعفوک من عقوبتک و اعوذ بک منک لایبلغ شئک علیک انت کما اتیت علی نفسک۔ انکا تذکرہ ابن سنیہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہن حارث اور ابو جہل فرزندان ہشام کے انکے باپ عاص بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے۔ انکو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ میں حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبدالحارث خزاعی کو وہاں سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان نے بھی انکو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ انکے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا ہود پر لعنت کرے اپنی چربی حرام کر دی گئی تھی انھوں نے چربی بیکراشکی قیمت کھانا شروع کی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے انکا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی نے اور محمد بن ابوالقاسم طبرانی نے اور زینب بن شیرزاد و طلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی۔ اسیر بن علی خوشی سے یہ بھی سنا ہے کہ یہ خبر غیب سے ہی سنائی گئی تھی کہ انکا نام تھا ابو عکرمہ تھی وہ کہتا ہے کہ انکا پورا نام ابو عکرمہ بن مغیرہ بن ہشام ہے۔

سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انھوں نے بیان کیا ہے عاص بن ہشام اور خالد عکرمہ کے والد ہیں نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگوں کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سعید بن عاص کے اور سبیر بن ابی حاتم نے ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونوں کے درمیان میں انھوں نے فرق کیا ہے۔ اور ابو نصر کلایلی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہیں سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام ابن خیرہ کے انھوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حبان بن ہلال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے عکرمہ بن خالد سے انھوں نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی مقام میں طاعون آجائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ غفاری یہ وہی ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن کنوین میں اتارا تھا پھر اپنے کنوین میں کلی ڈال دی جس سے پانی بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکشن سے ایک تیر نکالا تھا اس تیر کو انھوں نے کنوین میں گاڑ دیا تھا اس کنوین میں پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنوین میں اترے تو خالد بن عبادہ غفاری اس میں اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کنوین میں ناجیہ بن جناب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں براء بن عازب اترے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدنی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے ابن مندہ کا قول ہے انکی حدیث سبیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن عبد اللہ بن حرملہ مدنی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان میں قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی سبج کی قیدی ہوئی اور اونٹوں کی کچھ ضرورت ہے تو میں ایک شخص بنی مدیج کا تھا اسکے چہرہ سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہم)

ابن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لہثی انکو بکری بھی کہتے ہیں یعنی قبیلہ بنی ایث بن کبر بن عبد منہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عدرہ سے ہیں جس شخص کا یہ قول ہو وہ انکو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہے جو یہ نعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہیں بنی جزاز بن کاہل بن عدرہ سے ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور انہیں سے بعض نوزون کا قول ہے کہ یہ خالد بیٹے ہیں عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صفی بن مالک بن عبد اللہ بن غیلان بن مسلم بن خراز بن کاہل بن عدرہ کے ہیں یہ عذری بھی ہیں اور خرازی بھی ہیں یہ ابو عمر کا کلام تھا اسمین سو ہو جسکو ہم اخیر میں بیان کرینگے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہیں بیان کیا ابو نعیم نے کہا کہ خالد بن عرفطہ عذری اور عدرہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف - یہ بھی غلط ہے - انکو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں اپنا جائیداد بنا یا تھا یہ وہیں رہتے تھے اور انکا شمار اہل کوفہ میں ہے جب سلمہ بن زید نے معاویہ کوفہ گئے تو عبد اللہ بن ابی الحسار نے مقام نخیلہ میں ان سے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انھوں نے جمادی الاولیٰ میں ابن ابی الحسار کو قتل کیا بعض لوگ انکو ابن ابی الحسار کہتے ہیں ان سے ابو عثمان ہمدانی نے اور عبد اللہ بن یسار نے اور ان کے غلام مسلم نے روایت کی جو وہ ہیں ابو الفضل بن ابی اسحاق فقیہ نے اپنی سند ابو علی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ذکر یا بن ابی زائد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ سلمہ غلام خالد بن عرفطہ نے ان سے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمدا میرے اوپر چھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا دو رخ میں تلاش کرے - اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انھوں نے ابو عثمان ہمدانی سے انھوں نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے خالد عنقریب کچھ ٹٹی باتیں اور اختلافات پیدا ہونگے جب ایسا ہو تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مقتول بنو قاتل بنو قاتل ہو تو ایسا کرنا انکی وفات کوفہ میں سلسلہ میں ہونی جس سال حضرت حسین بن علی شہید ہوئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

میں کہتا ہوں کہ ان کے نسب میں ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لہثی - یعنی وہی نسب ہے جو انھوں نے عدرہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ عدرہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہے سنان بن صفی بن مالک باقی رہا یہ جو انھوں نے کہا ہے کہ یہ بھتیجے ہیں نعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجود کہ عذری ہیں بہت کم

مشہور ہیں مشہور نسب انکا صحیفی بن ہانکہ تک ہو وہ اور ثعلبہ حجاز میں جا کے لجا تے ہیں اور ابن مندہ نے جو کہا ہے کہ یہ پڑا ہے
بالکل غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

عرفہ کے بھائی ہیں اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے
نام میں گذر چکا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خیردی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن فضل بن احمد اور سعید بن عبد الواعد
ابن محمود نے خیردی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو یحییٰ رازی نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عثمان نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن اجماع کندی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
راتہ جاہلیت میں لوگ بیٹھوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث دیتے تھے تا وقتیکہ وہ بالغ ہو جائیں پس ایک شخص کا انصار
میں سے انتقال ہوا جنکا نام اوس بن ثابت تھا اور انھوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس اُسکے
چچا کے دونوں بیٹے آئے وہی دونوں اُسکے عصبہ تھے اُن دونوں نے انکی میراث لے لی انکی بی بی نے ان دونوں سے
کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم دونوں نکاح کر لو وہ لڑکیاں کچھ بد صورت تھیں لہذا اُن دونوں نے نکاح سے
انکار کر دیا پس انکی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اوس کی وفات
ہو گئی اور انھوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں انکے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفہ آئے اور انکی میراث
لے گئے میں نے اُن دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کر لو مگر انھوں نے نہ انا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری بیویوں میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا

پس اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی لکر جال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون والنساء
پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد اور عرفہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے
میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خیردی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے پھر اُسکے بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء قتل اللہ یتیم فہن پھر حضرت نے اُن دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ
میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یؤتیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل
خط الایمیں الی قولہ واللہ علیم حکیم پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث سگوائی اور انکی بی بی کو آٹھواں حصہ دیا اور
۱۵ ترحیم مردوں کے بے حصہ اس چیز میں جو والدین اور ازواج چھوڑیں اور مردوں کی بی بی ۱۵ ترحیم عورتوں کی میراث پوچھتے ہیں کہ اللہ
تھیں انکی بابت فتویٰ دیا ہے ۱۵ ترحیم اللہ تھیں وصیت کرتا ہو تو حاری اولاد کی بابت کہ مرد کو عورت سے دوگانہ حصہ ہے ۱۵

بانی کو لہذا کر مثل خط الانبیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہنچی تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے
 ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسی خبر ہے میں اپنی طرف سے پہنچی اور آپ نے پوچھا تمہیں کیا خبر پہنچی ہے
 انھوں نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہے جو گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتے
 اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنایا ہے جو غیہ و ن کے گھر میں مال لے جائیں گی
 حضرت نے انکو قرآن پڑھ کے سنا دیا اور انھیں وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت
 میں مذکور ہے کہ وہ دونوں وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کبہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ اوس ابن ثابت کے نام میں گزر چکا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے
 کہ وہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی زندگی میں فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے غزوہ میں نہ تھے سو فتح مکہ کے
 وہ اس وقت تک مشرک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور مولفہ القلوب میں سے
 تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے
 بہت دنوں بعد ہوئی اور تمام لوگوں نے اوس بن ثابت کے نام میں بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے
 بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت میں بہر حال
 یہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ انکے چچا کے بیٹے انکے وارث ہوئے حالانکہ انکے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث
 ہونگے نہ انکے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹوں کو میراث نہیں پہنچتی) پس چاہیے کہ یہ اوس حسان کے
 بھائی نہ ہوں تاکہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگوں نے اور کسی اوس کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہے اور ابو عمرو کا نام ذکوان۔
 یہ خالد بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مقام رقدہ میں جا کے رہے تھے انکی اولاد میں سے
 انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور
 یہ صحیح ہے کیونکہ انکے والد عقبہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا
 اور جب حضرت عثمان محاصرہ میں تھے تو ان سے کار نمایان ظاہر ہوئے ازہر بن سوجان نے انھیں کے
 حق میں یہ شعر کہا ہے

یلومونی ان جلت فی الدار حاسرا وقد فرمنا خالد وهو ادرع
مقام قرظیہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انھیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنائیے چنانچہ آپ نے یہ آیت
پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الایہ انھوں نے عرض کیا کہ اسکو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انھوں نے
کہا کہ اللہ کی قسم اس میں شیرینی ہے اور اسپر ایک تازگی ہے اسکا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے
اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے
بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبہ میں
شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد
ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور میں انکو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جنکا ذکر اس سے
پہلے ہوا ابو کعب انکے دادا کی کنیت ہوگی اور نام انکا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ بشر بن فضل نے شعبہ سے انھوں نے سماک بن حرب سے انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ
انھوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تھے میں نے وہاں ایک پاجامہ آپ کے ہاتھ
فروخت کیا آپ نے اسکی قیمت میں چاندی (مجھے) مجھے تو لکر دی اور جھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابو داؤد اور عبد الصمد نے
شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے ابو صفوان بن مالک سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انھوں نے مخرف عدی سے روایت
کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۔ ترجمہ۔ لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا، حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابو موسیٰ نے بھی کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ انھوں نے عقبہ بن غزو ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بصرہ میں انکا خطبہ پڑھا تھا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس۔ ابو عبد اللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جبری نے اُن صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے جو مصر میں جا کے رہے تھے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاب۔ صحابی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہاں سے چلے آئے اور بصرہ میں رہنے لگے۔ انکی حدیث انکی اولاد نے روایت کی ہے۔ خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انھوں نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد انکی مدد کے لیے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو انکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر کو چوٹا اٹھ میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اسوقت وہ محل در پیش تھا میں نے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المومنین ہم میں انکی عورتوں کو تقسیم کرینگے پس میں احنف بن قیس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا میں نے ایسا ایسا سنا ہے انھوں نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بیٹے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علی نے فرمایا اے احنف اس بات سے خدا کی پناہ پھر انھوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا عمرو بن خالد بن غلاب احنف نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اسکے باپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیکھا ہے حضرت فتنون کا ذکر فرما رہے تھے تو انکے باپ نے کہا کہ یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے فتنون سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنون سے بچائے۔ یہ حدیث غریب ہے انکی روایت صرف انکی اولاد نے کی ہے۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے تو اس سورت میں یہ تخفیف اور میں نے علی الکسر ہوگا جیسے قحطام اور حذام واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضاء۔ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے خالد بن فضاء سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرأت کسکی ہے حضرت نے فرمایا اُس شخص کی کہ جب تم اسکی قرأت کو سنو تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن میاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غنیم بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر اور احد میں بقول ابن اسحاق شریکے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ بعض لوگ انکا نام خلید کہتے ہیں انکا ذکر وہیں کیا جائیگا مع انکے نسب اور اختلاف کے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیرسونہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بجلان۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہوا ہے ایک عمدہ حدیث مروی ہے اسکو ابن بجلان نے زرعہ سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے خالد بن بجلان سے روایت کیا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک تمیمی نہشلی۔ یہی ہیں جنھوں نے قفقاع بن سعید تمیمی کو ربیعہ بن حذافہ اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونوں نے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جسے بانگا اور کھلایا اس شخص کو جسے کھایا اور میں نے اپنی دیگن کو چڑھا دیا جب پھلیاں بکثرت آگئیں اور میں نے شوا حط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور

اسکی رانوں کو اُسکے گھوڑے سمیت چھید دیا اُسکے بعد کہا کہ اے قتلِ تمھاری کیا فضیلت ہو تو انھوں نے کہا اپنا چچا (حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان جو اسکو انھوں نے اہل عرب سے گروہ رکھا تھا اور یہ دونوں جو تیان میرے دادا کی ہیں جسکو ہنکر انھوں نے چالیس چراگاہوں کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہو جسکے ذریعے سے انھوں نے سات بادشاہوں کے درمیان میں صلح کرادی جنہیں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سوید بن زرارہ ویسے تھے کہ جو ڈرنے والا انکی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی انکے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ ہلا ہو جاتا پس ربیعہ بن حزار نے بلند آواز سے کہا کہ جو انمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قتلِ کو ہو مگر ہننے انکے مقابلہ پر ایسے شخص کو انکے مقابل میں کیا ہو جسکے باپ معبد بن اور چچا حاجب بن اور دادا زرارہ بن۔ ابو جحش کی نے کہا جو کہ پھر قتلِ بن معبد اور خالد بن مالک ہنشلی دونوں مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو امیر بنا نیے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنا نیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم دونوں اختلاف کرتے تو میں ان دونوں کو امیر بنا دیتا اور تم دونوں کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قتلِ بن معبد کے تذکرہ میں گذر چکی ہو وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمبی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہو۔ ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے خالد ابن مالک بن ربیعہ بن سلمی بن جندل بن ہنشل بن دارم بن مالک بن خطلہ بن مالک بن زید سناہ بن تیم اور کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر انکا صحابی ہونا نہیں بیان کیا اور سو ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی سینے نہیں دیکھا کہ اُسے انکو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد جدلی۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ انکے بیٹے معبد بن خالد نے ابو سرحہ یعنی حذیفہ ابن اسید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے تمھارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونوں میں پہلے مسلمان تھے جو مکہ کے شہر عذرا میں جا کے ٹھہرے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معیث۔ ابو بکر بن حاصم نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں بھی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اعجازۃ اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بشر یعنی اسماعیل بن عبد اللہ نے ابو سعید جعفی سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انھوں نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہے اس روایت میں

اسی طرح جو حالانکہ صحیح یہ ہو کہ سعید بن ابی بلال نے شیبہ بن نصاح مولیٰ ام سلمہ سے انھوں نے خالد بن مغبت صحابی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قرآن کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آگ کی ایک چادر اور بٹھے تھے تھا قرآن ایک جہشی شخص تھا جس نے خیر کے دن غنیمت میں خیانت کی تھی۔ اس حدیث کو ابوہریرہ بن یعقوب نے ابو سعید سے روایت کیا جو نیز اسکو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا جو ان سب لوگوں نے سند میں خالد کو صحابی کہا جو اور ابن ابی حاتم نے کہا جو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع۔ کیفیت انکی ابو نافع خزاعی۔ ان لوگوں میں بن جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی۔ اسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نازمین) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی جو چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی جو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز غبت اور خوف کی تھی میں نے اس میں اللہ تین باتوں کی درخواست کی دو باتیں تو اللہ نے مجھے دیدین اور ایک نہیں ہی میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگوں پر اس قسم کا عذاب نہ کرے جیسا کہ تمہارے پہلے لوگوں پر کیا تھا اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمہارے تمام لوگوں پر مسلط نہ کرے جو تمہاری خونریزی سلاں سمجھے اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم میں باہم لڑائی نہ ہو اسکو اللہ نے منظور کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے اس تذکرہ کو صرف وہیں تک روایت کیا جو کہ انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انھوں نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا جو حالانکہ انکا ذکر اوپر ہو چکا ابو عمر نے انکو دہرا کر دیا جو حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ انکے بیٹے نافع جو دونوں تذکروں میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے خالد خزاعی کے تذکرے میں کہا جو جگہ نسب نہیں بیان کیا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں کی درخواست کی تھی اخیر میں نے انکا تذکرہ ابن مسدد اور ابو نعیم نے اسی تذکرہ میں کیا ہے اور حق انھیں کے ہاتھ میں جو اور ہونے انھیں کے اتباع سے وہ دونوں تذکروں کو قائم رکھا اور جو اسمیں صحیح تھا اسکو بیان کر دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے سمان محفوظ نہ رہینگے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ کینت انکی ابو بزرہ اسلمی۔ ہیثم بن عدی نے انکا نام ہی بتایا اور واقدی نے انکا نام عبد اللہ بن فضلہ بتایا اور بعض لوگ فضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے انکا تذکرہ اور مقامات میں کیا ہے عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اور مقامات میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید۔ انصاری۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلبی وغیرہ نے انکو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہر اس جنگ میں بڑی مصیبت پڑی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اسی قدر جانتا ہوں۔

(سیدنا سیف اللہ) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کینت ابو سلیمان اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الولید۔ قریشی مخزومی۔ والدہ انکی لبابہ صغریٰ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بڑی تھیں حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور بن تھیں لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبد المطلب عم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالد زاد بھائی ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں اشراک قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قبہ اور اعنتہ الخیل انھیں کے متعلق تھا قبہ اس خیمہ کو کہتے تھے جس میں لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنتہ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جانیکا ارادہ کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وہ خود اور عمر بن غاص اور طلحہ بن ابی طلحہ عبد ربی حاضر ہوئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ کے گڑھے کے گڑھے تمہاری طرف پھینک دے۔ حضرت خالد کے اسلام اور انکی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حبشہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۳ میں ہوا تھا اور خیبر اسکے بعد محرم ۳ میں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام ۳ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام ۳ میں ہوا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے انھیں کے متعلق تھے حدیبیہ ۳ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہوا سلیے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد

ابن ولید مشرکوں کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس
 ابن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے زہری نے ۶۷۰ سے انھوں نے
 مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت
 کے لیے تشریف لیچنے نہ بار اوڈ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لیے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نیلے پھانک کہ جب مقام عثمان میں پہنچے تو بشر بن سیمان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انھوں نے کہا
 کہ یا رسول اللہ قریش نے آپ کے ایک خبر سنی ہے لہذا وہ مقام عودا المطافیل میں جمع ہوئے ہیں سب سے چیتے کی کھالین
 پہنچی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بجز و قہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں
 جنکو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کران میں بھیجا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرابی قریش
 کی لڑائی نے اگوتا کر دیا (اور پھر باز نہیں آئے) پس یہ حدیث صحیحہ و اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خالد اس دن قریش کے
 سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ کسا
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن سلم
 انھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل میں
 فروکش ہوئے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے تھے کہ اسے ابو ہریرہ
 سکون ہو میں کہتا تھا کہ یہ فلاں شخص ہے تو آپ فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ خدا جو یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرے تو
 آپ نے اچھا کہ یہ کون ہو میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندہ خدا جو خالد بن ولید جو ایک تلوار جو خلیفہ
 تلوار دن میں سے شاید یہ واقعہ غزوہ موتہ کے بعد کا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب
 غزوہ موتہ میں دیا تھا آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ
 پھر جھنڈک کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے اُسکے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے
 کہ اس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک نئی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام
 لائے میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کی سرداری اُسکے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سبقت
 آگے رہتے تھے فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس میں بڑے بڑے انھوں نے
 کیے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا اسکی وہ بہت تعظیم
 کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اسکو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا

یا غز کفر ایک راہ سبھا تک انی ساریت اللہ قد ابانک

حضرت خالد کسی لڑائی میں فتح مکہ سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح فرمایا تو اپنے انکو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہو انہوں نے وہاں ایسے لوگوں کو قتل کیا جنکا قتل جائز نہ تھا بنی سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں تیرے سامنے جبرائیل کرتا ہوں اس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انہوں نے مقتولوں کی دیت ادا کی اور جس قدر مال اُنکے لوٹے گئے تھے اُسکی قیمت دہی یا شاکا کرتے کی جھوٹی چیزوں کی بھی قیمت دہی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کے آئے تو عبدالرحمن بن اعوف نے انپر اسکا انکار کیا اور ان دونوں میں باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبدالرحمن بن اعوف کو برا کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) تقسیم کر دے تب بھی اُنکے ایک ہذا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے والے حصہ لشکر میں تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے اور اُنکے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونکے یا وہ اچھے ہو گئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکید بن عبد الملک حاکم دومتہ اجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے اُسکو قید کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے حضرت نے انے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور انہیں اُنکے شہر میں واپس کر دیا اور سلمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ اُنکے ہمراہ انہیں سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ کر اپنی قوم کے پاس نجران چلے گئے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر نے انکو قتال مرتدین میں سردار لشکر بنایا انہیں مرتدین میں سے مسلح حنفی یا مہدین تھا۔ ان لوگوں کی لڑائی میں حضرت خالد سے بہت کارنامے ظاہر ہوئے اور انہیں مرتدین میں سے مالک بن نویرہ قبیلہ تمیم کی شاخ بنی بوع وغیرہ کیساتھ تھا مگر لوگوں نے مالک بن نویرہ کے قتل میں اختلاف کیا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ بحالت اسلام قتل ہو گیا حضرت خالد کو انکی ایک گفتگو سنکر شبہ پیدا ہو گیا تھا ابو قتادہ نے اُنکے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ میں

لے بعد۔ اسی کفر کی عزت تیری کہ پاکی نہیں ہے: بیٹے اسد کو دکھا کہ اُسے تیری نو میں کی ہے ۱۲۵۱ء بمطابق ۱۲۵۱ء

تھا۔ حضرت کے بچے قتال نکر ونگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔ اہل فارس و روم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کار نمایاں ظاہر ہوئے اور دشق کو انھیں نے فتح کیسائی ٹوپی میں جسکو پہنکر جنگ کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موصے مبارک تھا ایسی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فخر مند رہتے تھے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی ابن شہابی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سیرج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ ان بالوں کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی میں بنا لی اس ٹوپی کے آگے والے حصہ میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا جس میں میں نے اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ ہم فتح ہو جاتی ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور مقدم بن معدیکرب اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ محمد نے زہری سے انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ام المؤمنین) میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی اثنا میں ایک گفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو کھائیں لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ گفتار ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا (حضرت خالد کہتے ہیں) میں نے کہا کہ کیا یہ حرام ہے حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پیدا ہوتی لہذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے کہ پھر میں اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ میں نے سولہ ایساں یا اسکے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے جس میں تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہوں جس طرح گور خمرتا جو پس خدا کرے نامروں کی آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں جو میں اسی کو اپنی ڈھال بنا تا ہوں۔

مقام حمص میں جو تعلقات شام سے ہو وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ سلسلہ میں بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھوں نے وصیت کی تھی جب حضرت عمر کو یہ خبر ملی کہ نبی مغیرہ کی عورتیں خیال پر رونے کے لیے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں کہ وہ ابوسلیمان کے لیے روئیں بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہوں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا جو کہ نبی مغیرہ کی کوئی عورت

نہیں سچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ منڈوائے ہوں۔ جب حضرت خالد کی وفات ہوئے لگی تو انھوں نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیے۔ زبیر بن بکر کا بیان ہے کہ خالد کی اولاد کو کوئی باقی نہ تھی مدینہ میں ان کے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث میں لیے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہاشم بن عبد بن ربیع بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عیشی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے مامون ہیں۔ جب ان نے انکا نام ہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے حضرت انکو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنیکی اجازت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوة وسطی کے بارے میں بننے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عبد بن ربیع بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انھوں نے کہا کہ میں تمہیں اسکی تحقیق کیے دیتا ہوں چنانچہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور وہ اپنی خدمت میں بت گستاخ تھے پس وہ اجازت لیکر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ غصہ کی نماز ہے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت انکی مویچھون پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو نہ کہانا یہاں تک کہ مجھے ملو مگر قبل اسکے کہ یہ واپس آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی مویچھون نہ کتراؤنگا یہاں تک کہ حضرت سے ملوں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکے نام میں اختلاف ہے جو لوگوں نے انکا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے ہم بھی انشا اللہ تعالیٰ انکا ذکر وہاں کریں گے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور انھوں نے انکو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کلام ہے ابو موسی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن ابی جح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے سنا ہے کہ انھوں نے مولفۃ القلوب کے ناموں میں ذکر کیا کہ منجملہ انکے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ ابن عمر بن مخزوم تھے پھر انھوں نے ابو جہل اور خالد وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر

سہ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے حافظہ علی الصلوة والصلوة الوسطی نادون کی اور خاصکر صلوة وسطی کی حفاظت کرو اسکی تعبیر میں یہ ہے کہ

تھا ۱۱ مطلب حضور کا یہ تھا کہ جب تک ہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا ۱۲

قید کر لیے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم
(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوزہ بن ربیعہ عامر بن ثمر القشیری یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور انکے بھائی حرمان بن ہوزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مولفہ انعام سے تھے یہ خالد والد بن عدا بن خالد کے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی کو لیا تھا۔ اسمعی نے کہا کہ خالد اور انکے بیٹے عدا دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ دونوں جو خالد کے والد ہیں، الف الف الناقہ کی اولاد سے نہیں ہیں جنکی طیبہ نے تعریف کی جو وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہیں مگر ان خالد کے دادا کو بھی لوگ الف الف الناقہ کہتے ہیں انکے بیٹے عدا بن خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کیسے آیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکے نسب میں ایسا ہی لکھا ہے کہ عامر بن ثمر القشیری اور ابن حبیب اور ابن طیبی نے انکی من لفت کی، اور انھوں نے انکو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکا بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیرہ دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن معصومین جا کے ملاتے ہیں انکو ابن ابی عاصم نے بنی بکاء سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی بن یزید بن حارثہ کے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابہ اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انھوں نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائیگا۔ جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان داری کرے اور صیبت میں (لوگوں کو) دے۔ انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر والوں کے یہاں شام کو بکریاں آتی ہیں اور انکے یہاں رہتی ہیں فرشتے انکے لیے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعائے مغفرت کیا کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن معاویہ - عبدان - انکو سجا بہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے انھوں نے علی ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو امامہ کا گذر خالد بن زید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابو امامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت میں داخل ہو گے سوا اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے مگر صحیح ہے کہ خالد نے ابو امامہ سے حد پوچھی تھی

باب النجا والباؤ

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ابراہیم خزاعی۔ زید بن خباب نے قیس بن مجزاة بن ثور اسلی سے انھوں نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اسے اللہ میری برائی کو چھپالے اور میرے خون کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو غسان نے قیس ابن ربیع سے انھوں نے مجزاة بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید ہی صحیح ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن ارض۔ انکے نسب میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ یہی کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ خباب بیٹے بن ارض بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن نعیم کے۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو یحییٰ یہ غسانی النسل میں زمانہ جاہلیت میں یہ گرفتار کر کے مکہ میں بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ابن سندہ اور ابو ہریرہ لہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عقبہ بن غزو ان کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ام انار بیٹ سباع خزاعی کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے اس لیے خباب تمیمی النسب خزاعی الولا زہری الحلف ہیں کیونکہ انکی سیدہ ام انار عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ والد عبد الرحمن ابن عوف کی حلیف تھیں۔ یہ خباب ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے ہجرت کی اور ان لوگوں

میں ہیں جنکو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں اسلام میں یہ چھٹے شخص تھے یعنی ان سے پہلے صرف پانچ آدمی
 شرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر جناب حبیب بلال عمار سمیہ والذہ عمار۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے
 ان کے چچا ابوطالب کے سب سے محفوظ رکھا اور ابو بکر کو خود ان کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں
 کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور دھوپ میں لٹائے گئے اور انکو لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جسقدر اللہ نے چاہا
 تکلیف ہوئی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جناب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے انکی
 پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ انکی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ عین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد
 نقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر
 نے اسماعیل سے انھوں نے قیس سے انھوں نے جناب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی تکلیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
 ہم لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا
 کہ تم سے پہلے جو (دیندار) لوگ تھے (انکی یہ حالت تھی کہ) انہیں ایک شخص کو بکڑ کے زمین کہو کر گاڑ دیتے تھے پھر آ رہ
 لاکر اس کے سر پر رکھ دیا جاتا تھا اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے
 جھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ کنگھیاں اسکے ہڈی اور پٹھے تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی
 اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کر لیا یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضور موت تک جائیگا اور سوا خدا کے کسی کا خوف نہ رکھیگا
 اور بیٹریا بکر یون کی چرواہی کریگا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو۔ ابو صلح نے کہا ہے کہ جناب لوہار تھے تو وارین بنایا کرتے
 تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لیا کرتے تھے انکی سیدہ کو
 جب اسکی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا ان کے سر پر رکھنے لگی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی
 تو آپ نے فرمایا کہ ای اللہ جناب کی مدد کر پس انکی سیدہ ام انار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہو گئی کہ وہ مثل کتون کے
 بھونکنی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلو الے چنانچہ جناب گرم لوہا لیکے اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ بدر میں اور احد
 میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن
 خطاب رضی اللہ عنہ نے جناب رضی اللہ عنہ سے ان مصائب کی کیفیت پوچھی جو انہیں مشرکین سے پہنچتی تھیں تو انھوں
 نے کہا کہ ان سے امیر المؤمنین میری پیٹھ دیکھو حضرت عمر نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں ایسی پیٹھ کیسی نہیں دیکھی جناب نے کہا کہ آگ

روشن کیجاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری بیٹی کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور تمیم غلام خراش بن صہبہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے ان کے اور جبر بن عنیک کے درمیان میں مواخات کرائی تھی ان سے ان کے بیٹے عبدالمد اور سروق نے اور قیس بن ابی حازم نے اور شقیق اور عبداللہ بنجرہ اور ابو سیرہ عمر بن شریحیل اور شعبی اوز حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم ابن محمد ثقیفہ اور نیز کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بپا نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عثمان ابن رشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبدالمد بن حارث سے وہ عبدالمد بن خباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور اسکو بہت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ہاں یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے میں نے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط نہ ہو ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اعیار میں سلطنت نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کر لی اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ انہیں باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عیثمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث انہوں نے ابو خالد سے جو عبدالمد بن مسعود کے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی کہ تمہو کہ ایک دن اسی حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم ان سے باتیں کرو یا انہیں کچھ حکم دو خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں شاید میں انہیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خباب کی عبادت کو لگی اور انہوں نے لوگوں نے (باب سے) کہا کہ اے ابو عبداللہ تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس عرض کو فرما جاتے ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے ان بھائیوں کا ذکر کیا جو گزر گئے اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہم نے اس قدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہو۔ حضرت

جناب بہت سخت اور طویل مرض میں مبتلا ہے۔ ہمیں بھی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں
 نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم جناب کے (عبادت کو گئے اور ان کے سات
 وارع لگائے گئے تھے) انکو سخت تکلیف تھی) پس انہوں نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک میں موت کی دعا مانگتا۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی اور یہ
 سب سے پہلے شخص ہیں جو سرزمین کوفہ میں صحابہ میں سے مدفون ہوئے۔ انکی وفات ۳۶ھ میں ہوئی۔ زید بن وہب
 نے کہا ہے ہم حضرت علی کے ساتھ آ رہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یا نجا کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے
 تو دائیں طرف ہم لوگوں کو سات قبرین میں حضرت علی نے دیکھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں لوگوں نے کہا کہ اسے امیر المومنین آپ کے
 جانے کے بعد جناب ابن اریث کی وفات ہو گئی انہوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائیں وہاں لوگوں کا دستور
 تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے گھر و زمین دروازوں پر دفن کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت جناب کو دیکھا کہ انہوں نے باہر
 دفن کر نیکی وصیت کی تو اور لوگوں نے ہی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اسے جناب پر رحم کرے
 وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انہوں نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا کئے اور جسمانی
 آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا بعد اسکے حضرت علی ان کی
 قبر کے نزدیک گئے اور کہا السلام علیکم یا اهل الدیار من المومنین والمسلمین انتم اولنا سلف
 فارط وغنم تکون تبع عما قلیل لا حق اللہم اغفر لنا ولہم وتجاوز لہم عنا وعنہم طوبی لمن ذکر
 المعاد وعمل للحساب قنع بالکفایة وامرہنی اللہ عزوجل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حضرت جناب کی وفات ۳۶ھ
 میں ہوئی بعد اسکے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان میں شریک ہو چکے تھے اور
 حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب انکی وفات ہوئی انکی عمر تترتیر برس کی تھی اور بعض لوگوں کا قول
 ہے کہ انکی وفات ۳۷ھ میں ہوئی اور انکی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہی ہے کہ
 انکی وفات ۳۶ھ میں ہوئی مگر جنگ صفین میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہو گیا اسکی وجہ سے
 شریک نہیں ہو سکے اور جن جناب کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی وہ عقبہ بن عروان کے غلام تھے ابو عمر نے انکا بھی

کہ تہر سلام ہوا اور ہنہ والو جو مومن ہوں تم ہمارے لئے اسکے سامان کرنے والے ہو اور ہم نے عنقریب ملنے چاہتے ہیں اور اللہ بکوار انکو بخشے
 صریحی بخش سے ہے اور اسے دگر گزرتو شہری ہوا اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کئے اور کفایت پر قناعت کئے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے ۱۴

تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ جناب بن ارت عتبہ بن خزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔
 جو جناب عتبہ بن خزوان کے غلام تھے وہ اور بن الکاذر بھی آئیگا اور ان دونوں نے شرکاء بہرین جناب
 ابن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلفائین سے تھے پھر جناب غلام عتبہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بنی نوفل بن
 عبد مناف سے یعنی اُنکے حلفاء سے عتبہ بن خزوان اور جناب غلام عتبہ بہرین شریک تھے پھر ابو نعیم نے مولائے عتبہ
 کا یہ حال لکھا ہے کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ انکی کوئی روایت معلوم ہوئی وہیں اس بات کی گائی ہے
 کہ یہ دونوں دو شخص ہیں کیونکہ جناب بن ارت نے کئی اولادیں چھوڑی تھیں جنہیں سے ایک عبد اللہ تھے جسکو
 خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے زات بھی
 کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو قبیلے ہیں اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب یہ نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنی اُنکے
 حلیفوں میں سے جناب بن ارت غزوہ بدر میں شریک تھے اور انھوں نے بنی نوفل میں سے جناب مولائے عتبہ
 ابن خزوان کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور جناب بن ارت کے علاوہ اور بعض علمائے کبار
 کہ جناب بن ارت لو ہار نہ تھے لو ہار وہ جناب تھے جو عتبہ بن خزوان کے غلام تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو السائب۔ انے انکے بیٹے سائب نے روایت کی جو انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انکی حدیث
 عبد اللہ بن سائب بن جناب نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے
 برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ جناب لائے
 بنت عتبہ بن ربیع بن عبد مناف انھوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اُنکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے
 انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا وضو (خروج سے کی) آواز سے یا بوسے جاتا ہے
 (صرف شک سے نہیں جاتا) انے صالح بن حیوان اور انے بیون نے جو مقصورہ میں رہتے تھے بیٹے ابو عمر کا
 پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ کوئی اور جناب ہیں ابو سائب کے
 علاوہ حالانکہ یہ وہی ہیں جناب بن سائب بن جناب ابو سلم صاحب مقصورہ جنکو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیع قرظی کا مولیٰ بھی کہتے

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

مولائے عتبہ بن خزوان۔ غزوہ بدر میں اور اُنکے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور انکے مولیٰ عتبہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہوا انکی کوئی بیوی نہیں ہو۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر بنک بنجر دمی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزو ان اور جناب مولائی عتبہ بن غزو ان یہ دونوں شریک تھے جناب نے مدینہ میں علسہ میں بچپن میں وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسکے جنازہ کی نماز پڑھی انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

والد عطا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہوا ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ انکی حدیث محمد بن عطا بن جناب نے اپنے والد سے انھوں نے اسکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انھوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہو میں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

ابن قتیلی بن عمرو بن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور انکے بھائی صیفی بن قتیلی شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا نام جناب حاسے ہملہ کے باب میں لکھا ہے ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں اور اسپر اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے انکو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام جناب ہو یعنی حاسے ہملہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ سہنے انکا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

۱۱۔ ایک کلمہ تھا جو سب غلبہ خوف الہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اسے پرندے تو ہوتے اچھا ہے کہ مجھے قیامت کے دن کچھ مواخذہ ہوگا ۱۲

(سیدنا) خلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساب - اور بعض لوگ ابن سیاف کہتے ہیں ابن عبید بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ابن ثعلبہ - انصاری خزرجی - بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے اور مدینہ میں آکے رہے تھے یہ وہ ہیں اسلام لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف سے تشریف لے چلے تو اثنائے راہ میں یہ آپ سے لے اور اسلام لائے - ہمیں ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن سعید ثقفی نے خلیب بن عبد الرحمن بن خلیب انصاری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تھے میں تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہو کہ ہماری قوم کسی لڑائی میں جائے اور ہم اُسکے ہمراہ نہ جائیں (لہذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلہ میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے خلیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین میں سے میرے شانے پر تلوار ماری میں نے اسے قتل کر دیا اور بعد اُسکے اسکی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتی ہوں بس نے تھیں یہ حامل پہنائی ہو اور میں کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتا ہوں جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیج دیا - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ خلیب دادا ہیں خلیب بن عبد الرحمن بن خلیب استاد امام مالک کے - ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے خلیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خلیب کے بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر لعاب مبارک ڈال دیا اور ہاتھ پھیرا اور اُسکو اٹھا دیا پس وہ چلنے لگے یہی ہیں جنھوں نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگوں کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انھوں نے خلیب بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اُسکے کہ (انکے شوہر) ابو بکر صدیق نے وفات پائی - اسے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہو - حضرت عثمان کی خلافت میں انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

سہ سہائی مراد وہ زخم جو اُنکے شانے پر لگا تھا جسکا نشان شکل حامل کے باقی رہ گیا تھا ۱۱

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ انصاری۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبد ان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں ہم میں شریک ہوئے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمہ ابن سعد۔ خبیب ان لوگوں کے غلام تھے۔ ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب اس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار میں سے تھے پھر بنی نجار میں سے تھے پھر بنی سلمہ میں سے تھے ہر کلام میں اعتراض ہے کیونکہ نجاریہ ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہیں سعد بن علی بن اسد بن سارودہ ابن تزیید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونوں خزرج ہیں جا کے ملتے ہیں پھر خبیب کس طرح ان دونوں قبیلوں سے ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں بہت بڑا گنگنا رہوں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خانے معجمہ کی روایت میں ایسا ہی بیان کیا ہے خانہ کے نام میں جیم ہے اور سب لوگوں نے جیم ہی میں انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ بنی ہے۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابو سعود نے ابن ابی فدیك سے انھوں نے ابن ابی ذریب سے انھوں نے اسید بن اسید براد سے انھوں نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ میرے خیال میں ان کے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے ہیں رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں وہ کہتے تھے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ صبح و شام تم قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمہیں بہر کام کے لیے کفایت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو سعود نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے۔ اور اور لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انھوں نے یہ نہیں کہا کہ عبد اللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابو سعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیك سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ

میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہو مشہور اور صحیح یہی ہے کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھوں نے معاذ بن عبداللہ بن جناب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور طبری نے اور ابن قانع نے اور ابن سکن نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حدی بن مالک بن عامر بن مجاہم بن حجاب بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن جبہ اللہ ابن عبدالوہاب نے اپنی شہد سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے نقل کر کے خبری اور یعقوب کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنی امام احمد کہتے تھے کہ یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمر بن اسید بن جاریہ نقعی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی اقلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے انہیں مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہاں تک کہ جب مقام ہذہ بن عسفان اور ماکہ کے درمیان میں پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جنکو بنی طلیان کہتے ہیں انکی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازوں کے لیکر انکی طرف چلے انکے قدم کو پچاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں جہان وہ لوگ اترے تھے انکے کھائے ہوئے چھو ہارون کی گٹھلیاں دیکھیں تو انھوں نے کہا کہ یہ تو شرب کے چھو ہارون کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور انکے اصحاب جب ان لوگوں کے آئیکلی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے انکو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہارے ہاتھ میں دیدو ہم سے عہد و پیمانہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اتروں گا اے اللہ اپنے نبی کو ہاری خبر پہنچادے پھر کافروں نے انھیں تیر مارنا شروع کیے پس عاصم کو معہ اور سات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی انکے عہد و پیمانہ پر اتر آئے انہیں خبیب انصاری اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب انہیں قابو پایا تو اپنی کمانوں کی تانیں کھول کر انکو باندھا تو تیسرے

شخص نے کہا کہ والدہ پہلی بدھدی ہو، اللہ شان تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤنگا مجھے تو انھیں مقتولین کی پیر، می اچھی معلوم ہوتی، وہیں کافروں نے انکو گھسیٹا اور مارا مڑوہ اُنکے ساتھ جاسنے پر راضی نہوسے بالآخر کافروں نے انکو وہیں قتل کر دیا اور خبیث کو اور زید بن دثنیہ کو لے کے چلے اور انکو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے) مکہ میں بیچا والا بنی ہاشم بن عامر بن نوفل بن عبدمنات نے غیب کو مول لیا یہ خبیث وہی بنی ہاشم بن نوفل نے حارث بن نوفل کو لے کے قتل کیا تھا پس خبیث (کچھ دنوں) اُنکے یہاں قید رہے یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے اُنکے قتل پر اتفاق کیا خبیث نے حارث کی کسی لڑکی سے اُسترا مانگا تا کہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کر لیں اُسے دیا گیا اسی اثنا میں اُسکا ایک بیٹا اُنکے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہاں تک کہ وہ لڑکا اُنکے پاس پہنچ گیا، میں نے اُسکو اس حال میں پایا کہ خبیث نے اُسکو اپنے تراثر پر بٹھا لیا اور اُسترا اُنکے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈر ہی خبیث نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اُسکو قتل کر دوں گا میں ایسا نہ کرؤں گا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم میں خبیث سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے انکو ایک دن انکو رکھانے ہوسے دیکھا اور حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اُس زمانے میں انکو رکھے بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا اللہ نے خبیث کے لیے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیث کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر حل میں لے گئے تو خبیث نے اُسے نماز مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے انکو چھوڑ دیا انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اُسکے کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ خیال نہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہو تو میں ابھی نماز میں طول دیتا اے اللہ انہیں شمار کر لے اور انھیں گن گن کے مارا اور انہیں سے کسی کو باقی نہ رکھ (بعد اُسکے یہاں شمار انھوں نے پڑھے) **اشعار**

فلس ابالی عین اقل مسلما
ذو لک فی ذات الالہ وان لیشاء
علی اے جنب کان فی اللہ مصرعی
یبارک علی اوصال شلو معز ع

بعد اُسکے ابو سہر و عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اُسے حضرت خبیث کو قتل کر دیا خبیث ہی نے ہر اس مسلمان کے لیے عھ روک کر قتل کیا جائے یہ نماز سب کر ہی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انھوں نے اپنے اخیر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اسی دن جس دن یہ واقعہ انہیں گزرا قریش کے کافروں نے جب سنا کہ عاصم قتل کر دیے گئے تو انھوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لاؤں جس سے وہ پہچانے جاسکیں عاصم نے بھی بدر کے دن اُنکے ایک بٹے شخص کو قتل کیا تھا چنانچہ

یہ لوگ گئے جیسے ہیں یہ لوگ عاصم کے پاس پہنچے، اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑکی متعین کر دی اُس نے عاصم کے جسم کو ان لوگوں سے بچالیا اور یہ لوگ اُنکے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا جو کہ خبیث کو حجر بن ابی اباب تمیمی نے جو ان لوگوں کا حلیفت تھا منول لیا تھا حجر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اُس نے عقبہ بن حارث کے لیے انکو منول لیا تھا تاکہ وہ انکو اپنے باپ کے عوض میں قتل کرے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکے خریدنے میں ابو اباب بن عزیز اور حکم بن ابی جبل اور اخنس بن شراق اور عبیدہ بن حکیم بن اناقص اور امیہ بن ابی عبیدہ اور بنو حضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ اُن مشرکوں کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگوں نے خبیث کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے انکو اپنے گھر میں قید رکھا پھر جب اُن لوگوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف انکو لے گئے انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے:

نقد جمع الاستراب حولی والبو	قبالہم واستجمعوا کل مجمع	وقدر لواءنا ہم ونسارہم	وقربت من جرح طویل ممنع
وکلم یبسی الحداۃ جاہا	علی لانی فی وثاق مبضیع	الی اللہ اثنو غزتی بعد کرتی	وما جمع الاحزاب لی عند مصغی
فذا العرش صبرنی علی اصابتی	فتد بصعولحی وقد ضل مطمعی	ذلک فی ذات الالہ وان ایشا	یبارک علی اوصال شلو مزرع
وقد عرضوا بالکفر والموت دونہ	وقد ذرفت عینا من غیر مریع	وبانی حذار الموت الی لمیت	ولکن حذاری حر نار تطفع
فلست بمبد للعد وتخشعنا	ولا جزعانی الی اللہ مرجعی	ولست ابان حسین اقل مسلما	علی اے جنب کان فی اشد مدع

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو خدا کی راہ میں مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خبیث کے پاس چلا گیا تھا اور اُسکو انھوں نے اٹھالیا اسکا نام ابو حسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن خبزی وہ ابراہیم بن اسمعیل سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ انکے

سیرے گرد کا فردن کا گروہ جمع ہوا اور انھوں نے تمام قبائل کو جمع کر لیا اور ایک بڑا مجمع کیا اور اپنے لڑکوں اور عورتوں کو بھی قریب بلا لیا اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا اور ہر شخص انکاڑ کے ساتھ میری عداوت پلا کر رہا اور اسوجہ سے کہ میں بندھا ہوا ہونے کے قریب ہوں میں اپنی غریب وطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں اور نیز اسکی جو اس گروہ نے میرے قتل میں جمع کیا اور مالک عرش مجھے اس مصیبت میں صبر دیا اور میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہیں اور میری امید منقطع ہو گئی ہے یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو انکے ہونے کو میں ہرگز نہیں دیکھتا اور ان لوگوں نے میرے سامنے کفر پیش کیا جسکے انکار میں موت ہوگی میری دونوں آنکھیں ڈبٹیاں ہوئی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے میں موت سے نہیں ڈرتا موت تو آتی ہی بلکہ میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جو شعلہ مارتی ہے میں دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نہ کروں گا اور نہ بھڑکا کروں گا اللہ کے پاس مجھے جانا ہے میں کچھ پروا نہیں کرتا جبکہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے

والد نے انے بیان کیا وہ انکے دادا سے نقل کرتے تھے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے میں حبیب کی لکڑی کے پاس گیا میں اُسپر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھنے سے ڈر رہا تھا پھر میں اُس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر میں دیکھا تو وہ لکڑی ایسی غائب ہو گئی کہ گویا اسکو زمین نے نگل لیا پھر اسوقت سے اب تک حبیب کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوین گے اور نہ انکو مشرک چھو سکیگا پس اللہ نے وفات کے بعد انکو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ انکے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ نے بھڑوں کو بھیجا یا انھوں نے عاصم کی حفاظت کی۔

(سیدنا) **حبیب** (رضی اللہ عنہ)

معاذ بن عبد اللہ بن حبیب کے دادا ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا جو کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابن ابی ذیب سے انھوں نے اسید بن ابی اسید سے انھوں نے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب سے انھوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آکے ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اُسکے بعد انھوں نے سورہ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت میں حدیث روایت کی۔

تین کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر کیا حالانکہ ابن حبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور انکا تذکرہ انھوں نے اسی عنوان سے شروع کیا ہے حبیب بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ جنہی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ ہم انکا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور ابو نعیم کا اعتراض بھی اسپر نقل کر چکے ہیں۔

باب النجا والذال

(سیدنا) **خداش** (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔ بقول بنی عامر کے مسیلہ کذاب سے انھیں نے قتال کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خداش** (رضی اللہ عنہ)

یاخر اش۔ ابن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رضد بن عامر بن رواحہ بن مجرب بن عبید بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکی کوئی روایت نہیں جانتا اور انھوں نے کہا جو کہ بنی معیص

یہ کہتے ہیں کہ مسیلہ کذاب کے قاتل ہی ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ یہ خدش بن حصین بیٹے ہیں بشیر کے جنکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے انکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے۔
 کبھی نے انکا نام خدش بتایا جو اور اسمین شک نہیں کیا اور انکے والد کا نام بشیر بتایا جو اسمین شک نہیں کہ علمائے
 انکے والد کے نام میں اختلاف کیا ہے جس طرح اور باتوں میں اختلاف کیا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ انکے دادا اصم کی بات
 لوگوں کا اختلاف نہیں ہے نہ انکے قبیلہ میں اختلاف ہے اور نہ اس بات کی نقل میں اختلاف ہے کہ انھوں نے مسیلہ کو قتل کیا تھا
 (سیدنا) خدش (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خدش مکی۔ صفیہ بنت ابی مجراہ کے چچا ہیں یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صفیہ بنت
 بحر کے چچا ہیں اور بعض لوگوں نے بحر سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھیں روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند
 ایوب بن ثابت سے انھوں نے بحر سے اور بعض لوگ کہتے ہیں جلیفہ بنت بحر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا
 میرے چچا خدش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ
 پیالہ آپ سے مانگ لیا۔ ابو عامر عقدی نے اور معاذ بن ہانی وغیرہا نے ایوب سے انھوں نے صفیہ بنت بحر سے
 روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خدش (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ۔ کنیت انکی ابو سلامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلمی شمار
 اہل کوفہ میں ہوا ہے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جو ہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطعی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن رجانے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں شیبان نے منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن علی سے انھوں نے عرفطہ سلمی سے انھوں نے خدش
 ابن ابی سلامہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا میں آدمی کو اپنی
 ماں کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو
 اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہوں جو ہر وقت اُسکے پاس رہتا ہے اگرچہ اُسپر کوئی تکلیف ہو جو اُسے ازیت
 دے اور ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن علی سے

قائم کیا ہے کیونکہ ابو موسیٰ نے ابن مالک کو لاکھ کتاب کو حرف بحرف نقل کر لیا ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ خدیج بن سلامہ اور بعض لوگ انکو ابن سالم کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الحنا والذال

(سیدنا) خدام (رضی اللہ عنہم)

ابن ودیعہ - انصاری - قبیلہ اوس سے ہیں۔ ابو عمر نے انکو ذکر کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خدام بیٹے ہیں خالد کے ابو عمر نے بھی اسکو بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ودیعہ ہے بنی عمرو بن عوف ابن خزرج سے ہیں پس ابو نعیم نے ابو ودیعہ انکی کنیت قرار دی ہے اور ابو عمر نے ودیعہ انکے والد کا نام لکھا ہے۔ یہ خدام والد ہیں خنساء بنت خدام کے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہے تو انھیں خدام کے یہاں اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور خدام تھے۔ ہمیں ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سینہ نے اپنی سند سے ثعلبی سے انھوں نے مالک بن عبد الرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن اور مجمع فرزند ان یزید بن حارثہ انصاری سے انھوں نے خنساء بنت خدام نصاب سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے ثیبہ ہونے کی حالت میں بغیر انکی رضا مندی کے انکا نکاح کر دیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس اپنے انکا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبد الرحمن ابن قاسم سے انھوں نے عبد اللہ بن ودیعہ سے انھوں نے خنساء سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنی دادی خنساء بنت خدام بن خالد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو انکے والد نے قبیلہ بنی عوف میں سے ایک شخص سے نکاح کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو حکم دیا کہ وہ انکو انکی خوشی پر چھوڑ دین چنانچہ انھوں نے ابو لبابہ سے نکاح کر لیا اور انے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ثیبہ ایسی عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی بکارت زائل ہو گئی ہو خواہ کسی مرد سے بہتری سے

بہتیا اور کسی سبب سے ۱۲

باب الخاء والراء

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی خزاعی۔ انکا ذکر تو (کتابون بین) ہو لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن شدہ اور ابو لعیجہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی بن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ اور خیبر اور انکے بعد غزوات میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انھیں سوار کیا تھا جسکا نام ثعلب تھا قریش نے انکو بہت ستایا اور انکے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور انکے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے انکو بچا لیا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے پھر اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان کو بھیجا۔ انھیں خراش نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن شغذ بن عقیف بن کلب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ ربیعہ کا نام کعبی خزاعی۔ بنی مخزوم کے حلیف تھے کینت انکی ابو نضدہ تھی یہی ہیں جنھوں نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہیں جو عامر بن ابی انصار بر اور حارث پر غزوہ مرسیع میں جھک پڑے تھے تاکہ انصار اسکو قتل نہ کریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیرا تھا

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بھائی ہیں اسما بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام لائے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور سب بیعتہ الرضوان میں شریک ہوئے انکے نام یہ ہیں۔ اسما۔ ہشد۔ خراش۔ ذویب۔ حمران۔ فضالہ۔ مالک۔ ان سب کا نسب انکے بھائی اسما کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر میں اور احد میں شریک تھے کلبی نے اور ابو عبید نے کہا ہے کہ بدر کے دن انکے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن انکے دس زخم تھے یہ انھیں مشہور تیر اندازوں میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خراشش (رضی اللہ عنہ)

کلبی ثم السلولی - انکا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اسکے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہی خراش کے متعلق ذکر کی ہے اور کہات کہ صحیح ہے کہ وہ خراعی ہیں۔ یہ کلام ابو عمر کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خراش بیٹے بن امیہ کے۔ امین کچھ شک نہیں جس شخص نے منب میں انکے پہلے نام کو دیکھا اسنے سمجھا کہ یہ کلبی ہیں اور سلولی ہیں اور خراعی ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابو عمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام میں انکا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خراشش (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے انکو ذکر کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن بجرہ اہلی سے انھوں نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرگ پر استراے کے کھڑا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خرباق (رضی اللہ عنہ)

سلی۔ سعید بن بشر نے قناوہ سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز میں قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے سلام پھیرا پھر بیٹھے دو سجدے کیے بعد اسکے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام میں اسکا ذکر آئیگا۔ خرباق کو کسی نے ذکر نہیں کیا ہاں محفوظ خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہوئے جنکے ہاتھ لمبے تھے انکا تذکرہ ذوالیدین کے نام میں ہوگا۔ انکا تذکرہ تمھوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث مرادی - قبیلہ بنی زبید سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے ابو خرشہ یعنی عبد اللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انھیں کی اولاد سے ہیں۔ ابن ابیہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے خرشہ بن حارث صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل میں شریک نہ ہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور

ذوالیدین کے معنی دو ہاتھ والے انکے ہاتھ لمبے بہت تھے اسوجہ سے انکو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

ان ظالموں پر عذاب نازل ہو جائے اور اُسکو بھی انکے ساتھ پہنچ جائے۔ اور ابن مندہ نے اس تذکرہ میں فتنہ میں قتال کی مانعت نقل کی ہے۔ ہم انکا تذکرہ بعد اسکے لکھیں گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہے حالانکہ یہ خرشہ محاربہ کی ہے و اللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرمہ محاربہ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حرمہ زاری اور بعض لوگ انکو ازدی کہتے ہیں حرمہ میں رہتے تھے۔ یہ بھائی ہیں سلامہ بنت حمر کے خرشہ تیم تھے حضرت عمر کی تربیت میں تھے۔ انھوں نے حضرت عمر اور ابو ذر اور عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ انکے ربعی بن خراش اور سیب بن رافع اور ابو زرہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ہمیں ابو بکر سمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم اناطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ ابن محمد ابی الزرقاء نے ثابت بن عجلان سے انھوں نے ابو کثیر محاربہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا ہونگے کہ اسوقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اسکو چاہیے کہ اپنی تلوار کسی تپیر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر میں) لیٹ رہے یہاں تک کہ وہ فتنہ فرو ہو جائے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ان لوگوں نے یہ حدیث انھیں کے تذکرہ میں لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ میں لکھا ہے ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں اور ابو عمر نے یہ نہیں بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے بلکہ اس نے ازادی کو انھوں نے اسکے بعد والے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور اسکو انھوں نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے اللہ اللہ تعالیٰ اسکی بحث وہیں کی جاوے گی۔

۱۱۔ اشارہ ہے ان فتنوں کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خمدات کے بعد پیدا ہوئے ۱۱

(سیدنا) خمرشہ (رضی اللہ عنہ)

اسنے ابو کثیر مجاہد بنی نے روایت کی ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اسنے اس میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو کثیر مجاہد بنی نے خمرشہ
 بن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے جسکی طرف ابو عمر نے خمرشہ بن حر کے تذکرہ میں اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے
 تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ حمصی ہیں اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ شامی ہیں ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں
 ایک ہیں واللہ اعلم۔

خریت

بن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا خریث بن راشد ناجی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں لے یہ بنی شامہ بن لوسی کے وفد میں تھے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انکی باتیں سنیں اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری قوم کے ہیں تم انکے
 یہاں اترو زبیر نے بیان کیا ہے کہ خریث بن راشد جنگ جمل میں طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے
 اور عبد اللہ بن عامر خریث بن راشد کو نواح فارس میں کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اسکے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف
 ہو گئے مگر جب حکیم کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے انکی طرف ایک لشکر
 بھیجا اور لشکر پر عقیل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جنہر جزیرہ مقرر تھا خریث
 کے ساتھ ہو گئے تھے خریث نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوٰۃ روک لیں اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیرہ روک
 لیں وہاں کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہو گئے تھے انھوں نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انھوں نے بھی خریث
 کی اعانت کی پس ان سب لوگوں نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور انے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا
 امان کا نصب کر دیا اور ایک ستادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا اسکو
 امان ملے گی چنانچہ بہت سے لوگ خریث کے ساتھیوں میں سے چلے گئے اور خریث کو شکست ہوئی اور خریث مقتول
 ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۵ جنگ جمل میں بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ بنی یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائیں ایک انکی طرف کا اور ایک انکی طرف کا پڑونک
 حکم کو خلیفہ مقرر کریں وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو حکیم کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابوسہیل اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم
 تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت مدہم ہو گئے تھے ۱۲

(سیدنا) خمرنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ظریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جذب
ابن خارجه بن سعد بن فطرہ بن طائی۔ کینت انکی ابو نجا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی بتوک کے بعد ملے
اور اسلام لائے۔ ہمیں محمد بن عمر بن ابی علیسی نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن
شیرزاد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں عہد ان بن احمد نے اور محمد بن موسیٰ بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو السکین
زکریا بن سحبی بن عمرو بن حصین بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خرم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے
چچا زخر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خرم سے انھوں نے اپنے دادا خرم سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میں اسوقت پہنچا جبکہ آپ بتوک سے لوٹے تھے
میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے عباس بن عبد المطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مدح آپ کی
بیان کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ کرے پس عباس یہ
اشعار پڑھنے لگے اشعار

من قبلها طبت في الظلال وفي	مستودع حيث يخصف الورق	ثم هبطت البلاد ولا بشرانت
ولا مضغته ولا عسق	بل نطفة تتركب السفين وقد	الجم نسرا واوله غسرق
تنقل من صالب الى رحم	اذا مضى عالم بد اطلبق	حتى احتوى بيتك المہمن من
خندفت عليا، تحمتا النطق	وانت لما ولدت اشرفت الار	ض وضادت نبورك الافق
فمن في ذلك الضياء وفي	النور وسبل الرشاد نخرق	

خرم کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضا (نام مقام) میرے پیش نظر
کر دیا گیا اور یہ شیاہ بنت نفیلہ ازویہ ہو ایک سپید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے میں نے عرض کیا

سہ عمر عباس سے پہلے ہی آپ پاکیزہ تھے ساون میں ہوا اور جبکہ آپ اس امانت کی جگہ میں نے جان تپے چکائے جلتے ہیں، پھر آپ دنیا میں تشریف لائے
تاکہ صورت بشریت اور نہ مضغ یا علقہ بکرہ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیوں پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ نے نسرا نامی بت کو لگام دیدی تھی اور ایک پوجنے والے سہ غرق
ہو گئے تھے آپ صلب رحم کی طرف منتقل ہوئے تھے جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو وہ مساطیق پیدا ہو جاتا تھا، یہاں تک کہ آپ کا مقدر گھر اس رفتار سے گھر گیا
تھکے چھ آواز تھی آپ بہ پیدا ہوئے زمین و آسمان اور فرق آپ کے نور سے چکھے گئے، ہم اس روشنی اور نور میں ہیں، اور ہایت کے خوشہ توڑ ہے ہیں، ۲۰

کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شہاد کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو تو کیا وہ میری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ تمہاری ہے اسکے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی خیرم کہتے تھے کہ لیلین خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہنچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے حکو شہاد بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جس طرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا پس بیٹے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہمہ فرما دیا ہے پس خالد نے بیٹھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہے چنانچہ میں گواہ اُنکے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبد اللہ بن عمر تھے پس خالد نے شہاد کو میرے حوالہ کر دیا اور شہاد کا بھائی عبد المسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اسنے مجھے کہا کہ شہاد کو میرے ہاتھ بیٹھالو میں تم کو خدا کی قسم میں ایک ہزار سے کم میں اسکو نہ بیچوں گا اسکے بھائی نے ایک ہزار درہم مجھے دیے اور بیٹے شہاد کو اُنکے حوالہ کر دیا بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ اگر تم سو ہزار کہتے تو شہاد کا بھائی تجھن دیتا بیٹھے کہا میں یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابن عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے آبن خیرم بن کعب بن خیرم بن امین بن زرعہ نے اپنے والد سے انہوں نے انکے واقعات سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے اوپر نہیں کر سکتا لہذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو تمام اعمال کو جامع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہیے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھکو کافی ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیرم (رضی اللہ عنہ)

ابن فاکس بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خیرم بن اخرم بن شدا بن عمرو بن فاکس بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خرمیہ اسدی انکے والد اخرم کو لوگ فاکس کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاکس اخرم کے بیٹے تھے۔ خیرم بن فاکس کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو امین انکے بیٹے کا نام امین بن خیرم تھا۔ یہ اپنے بھائی

سہرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خرم اور انکے بیٹے امین دونوں فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ خرم اور انکے بھائی سہرہ بن فاتک بدر میں شریک تھے اور یہی صحیح ہے انکا شمار اہل شام میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں اہل کوفہ میں مقام رقمین رہتے تھے۔ انسے معرور بن سوید اور شمر بن عطیہ اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے امین بن خرم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط میں چلکر لڑو امین نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر میں شریک تھے ان دونوں نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ ابی جہر ذہبی سند سے عبد بن احمد بن خیردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن مہدی نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان بن عبد الرحمن نے رکین بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے فلان بن عمیلہ سے انھوں نے خرم بن فاتک اسدی سے روایت کر کے خیردی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں آدمیوں کی قسمیں یہ ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں میں انکو فراخی دی جائے۔ صرف دنیا میں فراخی ملے اور آخرت میں تنگی ہو۔ دنیا میں تنگی ہو اور آخرت میں فراخی ہو۔ دنیا و آخرت دونوں میں بد بخت ہو۔ اور اعمال کی قسمیں یہ ہیں کچھ اعمال واجب کرنے والے ہیں کچھ اعمال برابرا برابر ہوتے ہیں کچھ اعمال دس گئے ہوتے ہیں کچھ اعمال گئے ہوتے ہیں پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہیں کہ جو کوئی بحالت اسلام مر جائے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرنا ہوناسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص بحالت کفر مر جائے اُسکے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اسپر عمل نہ کر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہے کہ اسکے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہے اور وہ اسپر راغب ہوا ہے تو وہ نیکی اسکے لیے لکھی جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہے وہ اُسکے لیے دس گنی لکھی جاتی ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اُسکو سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ اسرائیل نے ابواسحاق سے انھوں نے شمر بن عطیہ سے انھوں نے خرم بن فاتک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم میں دو بائین نہ ہوتیں میں نے عرض کیا کہ وہ دونوں بائین کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (تختوں سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیشک (یہ دونوں مجھ میں ہیں) پھر انھوں نے اپنے بال کٹوا دیے اور تہ بند اونچی باندھنے لگے انکی ایک حدیث دلائل نبوت میں داخل ہے انکے اسلام کا سبب مالک جنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ انسے ابن عباس نے

روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

باب النجا والزاك

(سیدنا) خُزَاعِي (رضی اللہ عنہ)

انہیں سودا اور بعض لوگ کہتے ہیں اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگوں میں سے ہیں ابو رافع کے نقل کے لیے گئے تھے اسود کے نام میں انکا ذکر ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خُزَاعِي (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم بن عقیف بن عجم بن ربیعہ بن عدا و جنکو بعض عدی کہتے ہیں ابن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی ابن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبد اللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہیں یہ قبیلہ مزنیہ کے ایک بت کے دربان تھے جسکا نام نہم تھا انہوں نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے اشعار

تو ہیبت الی نہم لا ذبح عندہ عتیرة نسا کالذی کنت افعل فقلت لنفسی حین راجعت حزمہا
 اذ الالبکم لیس یعقل ۛ امت فذینی الیوم دین محمد الہ السلا الما جدا المتفضل
 پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تمام قبیلہ مزنیہ کی طرف سے انہوں نے بیعت کی۔ انکی قوم میں سے انکے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث عبد اللہ بن ذرہ ابو اسامہ نعمان بن مقرن بشیر بن مختصر اور تمام قبیلہ مزنیہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا جھنڈا فتح کے دن انہیں کھڑا کیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مالِ نبوت پر قبضہ کرنے کے لیے مامور تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خُزَاعِي (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ لیشی۔ زہری سے اسمین مختلف روایتیں نقل کی گئی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں خزاعی بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خزاعی بن زید بن حارث سے روایت ہو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں محمد بن عبد اللہ بیانہ نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحییٰ نے یونس سے اسی طرح روایت کیا ہے

۱۵ ترجمہ میں نہم دنا ہی بت کے پاس گیا تاکہ اسکے پاس قرآنی کا جانور ذبح کر دین جس طرح میں کیا کرتا تھا پھر اپنے دل میں کہا جب غم رکھا یہ نہ کیا ہی خدا ہی
 ہو گا اور یعقل ہو ما میں بیان کیا اور میرے گھم کا دین ہو اس آسانی خدا کا دین جو بزرگ اور شش کرنے والا ہو ۱۲

اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزر ج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث ایک معمول شخص ہیں۔ انکی حدیث میں کلام ہوا ہے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سر ہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کر اسلیے کہ یہ مومن ہو ملک الموت نے عرض کیا کہ اب مجھ آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ہین یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازت اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی ابو یعقوب فلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین اسمعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حارث بن خزر ج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(سیدنا) خزر میہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن یزید بن اصرم۔ بنی نجارین سے ہیں۔ مسعود بن اوس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن فلیح نے موسیٰ ابن عقبہ سے انھوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو جسر کے دن مقتول ہوئے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خزر میہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ۔ انکی والدہ کبشہ بنت اوس تھیں جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تھیں۔ کنیت انکی ابو عمارہ تھی انکا لقب ولشہابین ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گواہی دو مردوں کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بیٹوں کو توڑا کرتے تھے بدر میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ جنگ جمل و صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہیں کیا پھر جب جنگ صفین میں عمار بن یاسر شہید ہوئے تو خزیمہ نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا اسکے بعد انھوں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا

ابو عمر کا قول ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا جو کہ یہ غزوہ احد میں بھی شریک تھا ابن قدام نے اسکو ذکر کیا جو بکرا اور
 اہل معاذی انکا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہدین شریک ہوئے وہاں اہل
 اسے اپنے غارہ نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ سواہن قبیس غار بنی سے مول لیا
 تھا سواہن انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گواہی دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اسے پوچھا کہ تنے کیسے گواہی دی حالانکہ (جب ہم نے اونٹ مول لیا تو اسوقت) تم چار بے ہمراہ نہ تھے
 خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے بیان سے لائے ہیں اسکی میں تصدیق کرتی ہوں اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ
 آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (اپس میں آپکی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ
 جسکے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انہیں کی گواہی کافی ہے۔ ہین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے
 قراۃ خبر دی اور حسین بن یوحنا بن یوحنا بن یوحنا بن یوحنا نے دو نون کہتے تھے ہے ابو القاسم یعنی
 اسماعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نسا پورمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین ادیب ابو مسلم محمد بن علی بن محمد
 ابن حسین بن مہر بن نجوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو بکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہین مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو علی حسین بن عیسیٰ بن محمد بن طلحہ
 طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین عبد اللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین ہشام بن عدوہ نے خبر دی وہ کہتے
 تھے عمرہ بنت خزیمہ نے عمارہ بن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلہ ہونا چاہیے جنہیں کوئی ہڑتی
 نہ ہو۔ اور زہری نے ابن خزیمہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا اور اس خواب کو سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے لیٹ گئے
 اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں۔ بعض لوگ انکو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں۔ ہین ابو موسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ
 ماری نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین عاف ابو نعیم نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین محمد بن یعقوب خلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہین
 محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد سلمی نے خبر دی جبکی کینت ابو بکر تھی وہ کہتے تھے ہین ابو عمران حرانی نے یوسف

ابن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے عطاء سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد میں آپ میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو سرزمین تھامہ سے پیدا ہو گئے ہیں آپ پر ایمان لاتا ہوں جب میں آپ کے بعثت کی خبر سنو گا تو آپ کے پاس حاضر ہو گا پھر یہ بہت دنوں تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہیں آئے یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپ کے پاس آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالہما جرا الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس امر سے کہ میں سب سے پہلے آپ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں درحالیکہ میں آپ پر ایمان رکھتا تھا آپکی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بد عمد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتوں کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپ کے بعد پڑی در پڑی قحط ہم پر پڑے اور انھوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو معشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انھوں نے زہری سے مرسل روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہیں حکیم سلمیٰ ثم البہزری کے اور انھوں نے منصور بن معمر سے انھوں نے قبصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی سلمیٰ صحابی ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے انکے بھائی جان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن عبد اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم نے عبد الکریم بن ابی امیہ سے انھوں نے جان بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتار کے کھانے کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جس میں کچھ بھلائی ہو۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبد الکریم بن ابی امیہ وہی عبد الکریم بن قیس ہیں وہ بیٹے ہیں ابن ابی الحارث کے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن شہاب جدی۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث گفتار کی مروی ہو اسکی اسناد اور متن میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ

اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفتار کے بارے میں روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزئی سلمی کے تذکرہ میں ہے اور انھوں نے اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ابو عمر نے یہاں اختلاف کو ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ان دونوں کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اہل مصر سے ہیں صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن ابی جیب نے روایت کی ہے انکی حدیث ابن سعید نے یزید سے انھوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی تجارت میں بصری کی طرف گئے تھے۔ انکی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا وجیہ سے انھوں نے منصور سے انھوں نے قبیسہ بن اسحاق خزاعی سے انھوں نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہی ہیں جنکا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر میں ہو چکا ہے ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ بن عدی بن ابی بن غنم جنکا نام قوئل بن عوف بن غانم بن عوف بن خزرج ہے۔ قواقلہ میں سے ہیں احد میں اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبد اللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد منہ بن اد بن حاتم عکلی۔ عکلی نام ہے سعد اور حارث اور حشم اور علی فرزند ان عوف بن وائل کا۔ عکلی اُن لوگوں کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس ہاتھ کی برکت سے مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے انکو ایک تحریر بھی لکھی تھی جس میں اپنے جانشین کو اُنکے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی وصیت کی تھی اور حضرت نے انکا انکی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہے بلکہ انکا نسب لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر انصاری خطمی۔ کنیت انکی ابو عمر۔ ان سے محمد بن منکر نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک رات

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں زہجرم زنا سنگسار کی کئی لوگوں نے کہا کہ اسکے تمام اعمال جھوٹ ہو گئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ سزا اسکے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت میں گنہگار سمعوث نہوگی۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسیٰ مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انھوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو اسے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب اتحاد و الشین والصاد

(سیدنا) خشخاش رضی اللہ عنہما

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں خشخاش بن جناب بن حارث ابن اجمف۔ لقب الکا بجز بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تیمم بن تمیمی عنبری ہیں۔ مولفہ القلوب میں سے تھے انکی قوم کا دستور تھا کہ جب انہیں سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جائے تو وہ ایک نرا اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اسکی سوازی وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا سید خشخاش اور انکے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ دونوں اور نیز خشخاش کے دونوں بیٹے تیس اور عبید بھی صحابی ہیں ہمیں ابویا سر یعنی عبد الوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبید نے حصین بن ابی لہر سے انھوں نے خشخاش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ تمہارا لڑکا جو بیٹے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اسکا گناہ تمہارے اوپر نہ رکھا جائیگا اور تمہارا گناہ اسپر نہ رکھا جائیگا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرجم بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی لہر سے نقل کر کے خبر دی۔ اور عمرو بن عمون واسطی اور یحییٰ حمانی اور سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انھوں نے یونس ابن عبید سے انھوں نے حصین بن ابی لہر سے انھوں نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انھوں نے یونس سے انھوں نے ولید بن مسلم سے انھوں نے حصین سے انھوں نے خشخاش سے روایت کیا ہے اور میں صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ بین جنسے یوسف بن زہران نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ عبدان نے غلبے بھوکے ساتھ کیا ہے حالانکہ اوپر جاگ اہلہ کی روایت میں گزر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خشم (رضی اللہ عنہ)

ابن جناب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ میں شریک تھے اور اس میں بیعت الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) خصم (رضی اللہ عنہ)

یا ابن خصم۔ ایک بھول شخص ہیں انکی حدیث شعبہ نے زید سے انھوں نے سفیرہ بن عبد اللہ حنفی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ نام خصم یا ابن خصم تھا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والطاء

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مہر بن جبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی مہجی۔ حاطب کے بھائی ہیں انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکے ساتھ انکی بی بی فیکہ ہجرت کیا ہے یہاں تک کہ انکے ساتھ انکی بی بی ان دو کشتیوں میں سے کسی ایک پر سوار ہو کر مدینہ آئی تھیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہاں کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ جاسے اہلہ کے بیان میں کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ عبد الغنی بن سعید نے اور وارثی نے اور ابن ماکہ لاسے بھی کیا ہے اور عرب کی عادت یہی تھی کہ وہ دو بھائیوں کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خطیم (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے بن نمین جانتا ہے صحابی ہیں یا نہیں۔ انھوں نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسجد ون کی طرف اندھیری رات میں) پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو۔ انکا تذکرہ
حاکم نے روایت میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب النجا والفتا

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

امین ایماہ بن حنظلہ بن خربہ بن خلات بن حارثہ بن غفار۔ غفاری۔ انکے والد قبیلہ غفار کے سردار تھے اور یہ خود
بنی غفار کے امام اور انکے خلیفہ تھے۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعتہ الرضوان کی تھی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے
انکے بعد امیر بن حارث اور حنظلہ بن علی اسدی اور خالد بن عبد اللہ بن حرملہ اور انکے بیٹے حارث بن خفاف
وغیرہم نے روایت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خفاف اور انکے والد اور انکے دادا حضہ سب صحابی تھے اور مقام
محققین بنو غفار کے شہرون میں سے ہو رہتے تھے اور مدینہ میں اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکر نے محمد بن اسحاق سے
روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف بن ایماہ کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار
بے دین ہو گیا۔ ہمیں بھی بن ابی الرجا نے اور ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی
وہ کہتے تھے کہ محمد بن ابی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث
بن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایماہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکوع فرمایا بعد اُسکے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلام کو اللہ سلامت رکھے اور نصیبہ نے
اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی اور اللہ نجان پر لعنت کرے اللہ برغل اور ذکوان پر لعنت کرے بعد اُسکے آپ سجد میں
گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کہی جاتی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

امین ندبہ۔ یہ انکی مان کا نام وہ بیٹی تھیں ابان بن شیطان کی قبیلہ بنی حارث بن کعب سے تھیں انکے والد عمر تھے۔
کنیت انکی ابو خرشہ بن صحرا اور عشاء اور معاویہ فرزند ان عمر بن حارث بن شریک کے چچا زاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور
شاعر تھے انکا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ کلی نے کہا ہے کہ خفاف
امین عمر بن حارث بن عمرو بن فہرید بن رباح بن لفظہ بن عصبہ بن خفاف بن امیر القیس بن ہشام بن سلیم سلی

ان لوگوں میں سے تھے جو زمانہ ردت میں اسلام پر ثابت قدم قبیلہ قیس کے سواروں اور شاعر دن میں سے تھے۔
 اصمعی نے کہا جو کہ خفان خنن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اور لوگوں نے کہا جو کہ فتح مکہ میں نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا اور خنن اور طائف میں بھی شریک تھے
 ابو عبیدہ نے کہا جو ہم سے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن
 شریذ برادر خنسا نے اور فزارہ نے ایک مرتبہ جہاد کیا اور ان کے ہمراہ خفان بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید
 فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے انکو باندھا اور دوسرے نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا
 پھر جب لوگوں نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفان نے کہا کہ اللہ مجھ پر لاک دے اگر میں بیان ہوں جب تک کہ
 اسپر حملہ نہ کرالوں پس مالک بن حمار نے جو بنی شیح بن فزارہ کے سردار تھے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور کہا
 ان تک خیل قد اصیب صیمہا فعمدا علی عینی تیمت مالکا ۰ ۰ ۰ وقت لہ علومی و فد خان صحبتی
 لابی مجد اولانہ ربا لکا ۰ ۰ ۰ اقول لہ والرحم ناظر تشریح تامل خفان انسی اناذ لک
 ابو عمر نے کہا جو کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہو اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی میں نہیں جانتا وہ کہتے تھے
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں
 میں کہان اترون کسی قریشی کے یہاں یا کسی انصاری کے یہاں یا قبیلہ اسلام کے یہاں یا قبیلہ غفار کے یہاں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خفان راستے سے پہلے رفیق کو تلاش کر لیا کرو تا کہ اگر کوئی حادثہ
 پیش آجائے تو وہ تمھاری مدد کرے اور تم اسکی طرف محتاج ہو تو وہ تمھاری وفات کرے یہ خفان حضرت عمر
 ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

(سیدنا) خفان (رضی اللہ عنہ)

ابن نضله بن عمرو بن بحدہ ثقفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن گئے تھے انے ذابل بن طفیل نے
 روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہ بعض متاخرین
 یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور جس قدر میں نے نقل کیا اس سے زیادہ انھوں نے نہیں لکھا انکی
 کوئی روایت معلوم ہے نہ انکا کبین تذکرہ ہے۔

۱۲۔ ترجمہ سواروں میں سے منتخب منتخب لوگ ظہیر ہو گئے (تو ہو جائیں) یعنی مالک کہ حکم کرنا قصد کر لیا ہے دینا ہی ہمت اسکے لیے قائم کی ہے اسے میری بیعت
 اختیار ہے تاکہ میں اسکی کو قائم رکھوں یا کسی ہلاک ہو گیا کیونکہ کرون میں سے کو گلب نیزہ اسکی پشت پہنچ جائیگا کہ خفان کو دیکھنے میں ہی ہوں ۱۲

(سیدنا) جفیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ نام انکا معدان ہوا اور کینت انکی ابو الخیر جو۔ تیم اور حاسے مملہ کی ردیف میں بھی انکا نام گزر چکا ہے یہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں الخ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء واللام

(سیدنا) حلا (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبد العزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عبد اللہ بن جمیع نے عبد الرحمن بن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کریں انکا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبد العزیز سے انھوں نے ولید سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انھوں نے اپنی دادی سے اور عبد الرحمن بن خلاد سے انھوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے اور باقی سب لوگوں نے اس حدیث کو ولید سے انھوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے اور عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حلا (رضی اللہ عنہ)

انصاری جنگ قریظہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یحییٰ سیفی نے احمد بن علی تک خمدی وہ کہتے تھے ہمے ابو علی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرج ابن فضالہ نے عبد الخیر بن قیس بن شماس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کر کے خمدی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ میں انصار میں سے ایک شخص شہید ہوئے جنکا نام خلاد تھا انکی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد۔ خلاد مقتول ہو گئے وہ منہ پر نقاب ڈال کر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھیں کسی نے اسے کہا کہ خلاد مقتول ہو گئے تم ہمارے پاس نقاب ڈال کر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہو گئے تو میں اپنے اجاب کو تکلیف دینا نہیں چاہتی یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا ہے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب دیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیوں آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ انکو اہل کتاب ہے

قتل کیا ہو۔ انکا تذکرہ امین مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسلا و (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہیں رافع بن رافع کے بدر میں شریک تھے انکی کیفیت ابو یحییٰ تھی۔ رافع بن یحییٰ نے معاذ بن رافع سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں ایک ڈلے اونٹ پر سوار ہو کر گئے یہاں تک کہ جب ہم مقام بدر میں پہنچے جو روحا کے چھپے ہوئے ہمارا اونٹ بیٹھ گیا بھلو گون نے کہا کہ یا اللہ اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہنچ جائیں تو ہم تیرے لیے نذر کرتے ہیں کہ اس اونٹ کو قربانی کر دینگے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہماری طرف ہوا اپنے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا حال ہو مجھے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور آپ نے وضو کیا بعد اسکے آپ نے اپنے غسالہ وضو میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ آپ کے سامنے پھیلا دیا آپ نے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ اُسکے سر پر ڈالا پھر اُسکی گردن پر بعد اسکے اُسکے شانے پر پھر اُسکے کولہان پر پھر اُسکے سر میں پر پھر اُسکی دم پر بعد اسکے فرمایا کہ اے اللہ رافع اور خلد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ہم نے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ استقدر تیز ہو گیا تھا کہ) ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھی دور میں پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہاں تک کہ مقام بدر میں پہنچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہم نے کہا الحمد للہ پھر ہم نے اُسکو قربانی کر دیا اور اُسکا گوشت خیرات کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلد بدر کے دن شہید ہوئے مگر اور کسی نے ایسا نہیں کہا یہ بھی قریب اسی کے ہے جو ہم نے کہا۔ ابو عمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اگلی کوئی روایت بھی ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔

(سیدنا) حسلا و (رضی اللہ عنہ)

نرتی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور انھوں نے اپنی سند سے عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے

خلاد بن زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اُسکو اللہ عزوجل ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اُس سے کسی قسم کی عبادت و طاعت قبول نہ کرے گا اسکو عطاء بن یسار نے خلا بن سائب سے روایت کیا ہے اور بعض لوگ انکو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ انکا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئیگا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اگر ابو موسیٰ نے خلا بن زرقی کو مراد لیا ہے تو ابن مندہ نے انکا تذکرہ بھی لکھا ہے جو اوپر گزر چکا اور اگر خلا بن سائب کو مراد لیا ہے تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئیگا وہ اگر زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے انے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گزر چکی اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہیں صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔ یا شاید لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہے جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہوں۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امر القیس بن مالک اغربن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث بن خزرج۔ اسے سائب اور عطاء بن یسار اور مطالب بن عبد اللہ بن حنطب نے روایت کی ہے۔ محمد بن عبید نے اور سلیمان بن حرب نے حماد بن یزید سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے مسلم بن ابی مریم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے خلا بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اُسکو ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس سے اللہ تعالیٰ کسی قسم کی عبادت و طاعت نہ قبول نہ فرمائے۔ اس حدیث کو عارم نے حماد بن یزید سے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے مسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب ابن خلاد سے یا خلا بن سائب سے مروی ہے اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اپنی سن کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے مروی ہے انھوں نے اس میں شک نہیں کیا ہے کہ نام میں انکا تذکرہ کیا جائیگا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام خلا بن سوید بن ثعلبہ ہے اور انکا نسب بھی ابن کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور انکے بیٹے سائب بن خلاد

حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے عاکم تھے۔ ابن کلبی نے انکے نسب میں سائب کا نام نہیں ذکر کیا شاید انھوں نے انکے دادا کا تذکرہ لکھا ہے وابتداء علم۔ انکا تذکرہ تبیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **خلاد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن ثعلبہ۔ انکا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگوں کے انکے دادا ہیں اور ایک قول کے موافق انکے باپ ہیں ابو عمر اور ابو نعیم نے ان دونوں کو دو لکھا ہے ایک خلاد بن سائب ابن خلاد بن سوید اور دوسرے خلاد بن سوید اور ابو احمد عسکری نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ خرد بن سوید جبکو بعض لوگ خلاد بن سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور موافق اس نسب کے جو خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ میں گزر چکا ہے خلاد ان خلاد کے دادا ہو گئے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ میں اور بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے اور جنگ قرظہ میں شہید ہوئے انکے اوپر ایک پتھر کسی پہاڑ کے اوپر سے پھینک دیا گیا تھا اس سے انکا سر پھٹ گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ پتھر انپر ایک عورت نے پھینکا تھا جسکا نام بتانہ تھا وہ قبیلہ قرظہ کی ایک عورت تھی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قرظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کر دیا جبکہ اس شہید کے نام بالغ نوگ قتل کیے گئے کوئی عورت سوا اس عورت کے نہیں قتل کی گئی۔ مطلب بن عبد اللہ بن خطیب نے ابو سعید بن خلاد بن سوید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج شجاج بن جلیے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اس تذکرہ میں یہ نہیں بیان کیا کہ یہ جنگ قرظہ میں شہید ہوئے اسکا صرف ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد انصاری جو کا ذکر ہو چکا ہے جنگ قرظہ میں شہید ہوئے ابو نعیم نے انکو ان خلاد کے علاوہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں صرف یہ ہے کہ ابو نعیم نے انکا نسب بیان نہیں کیا اور وہ ان بیان کر دیا ہے اور ابو عمر نے صرف وہی تذکرہ لکھا ہے۔ پہلے تذکرہ کو نہیں لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنی خلاد انصاری کو لکھا ہے یہ دونوں وہم و تہمت ہیں گئے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے صرف نسب نہیں بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سند وہ استدراک کرتے ہیں تو یہاں یہ تھا کہ انکی کتاب کے

۱۷ عجاج کے معنی نبار آلود شجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہے کہ جو کیجے جو میں یہ دونوں معنی حاصل ہوتی ہیں ۱۷

اکثر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہیں۔ جنگ قریظہ میں انکے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ انکے دونوں بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہیں۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

والدہ بن عبد اللہ کے۔ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وکیع سے انھوں نے سفیان بن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان انھوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تم نے نماز پڑھی۔ اس سند میں اختلاف کیا گیا ہو عبد اللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان سے انھوں نے علی بن یحییٰ بن عبد اللہ ابن خلاد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد میں گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبد الجبار نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابن عجلان سے انھوں نے انصار کے ایک شخص سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن زید ابن چشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ خلاد اور انکے والد اور انکے بھائی معاذا اور ابوامین اور معوذ یہ سب بدر میں شریک تھے۔ خلاد واحد کے دن شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ ابوامین عمرو بن جموح کے غلام تھے انکے بیٹے تھے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہو کہ یہ خلاد بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلدہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری زہری نے روایت کی۔ دادا بن عمرو بن عبد اللہ بن خلدہ کے۔ انکی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحییٰ بن زید ابن عبد الملک سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن عبد اللہ بن خلدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا خلدہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا امی خلدہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دو دو دو دو دے پس خلدہ ایک شخص کو

لے آئے حضرت نے (اُس شخص سے) پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اُس شخص نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اُس سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اُس نے کہا بعیش حضرت نے فرمایا اسی بعیش تم اس وقت تک دو دو دو ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد اللہ بن غفار غفاری۔ معروف بہ ابی اللحم۔ چونکہ یہ تبون کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس لیے ابی اللحم انکو کہتے ہیں انکا نام یہی بتایا ہے۔

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

اسو کے والد ہیں۔ محمد بن عبد الملک زنجویہ نے اور زبیر بن محمد نے عبد الرزاق سے انھوں نے عمر سے انھوں نے محمد بن جشم سے انھوں نے محمد بن اسود بن خلف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور اُنکو پیار کیا بعد اُسکے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرزا بنا دیتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عبد اللہ ابن عثمان بن جشم نے محمد بن اسود بن خلف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہے۔ اس حدیث کو اُنکے علاوہ اور لوگوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے عمر سے انھوں نے ابن خثیم سے یعنی عبد اللہ بن محمد بن اسود سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) خلید (رضی اللہ عنہ)

نہ ہری۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے حمید سے انھوں نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام خلید تھا جو اہل مصر میں سے تھے مردوں کو عورتوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز جنازہ میں۔ نیز عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے حمید سے انھوں نے بکر سے انھوں نے سلمہ بن خالد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو موسیٰ نے

سلمہ یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہے اور نیر لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رکتا ہے ۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انھوں نے بکر سے روایت کر کے خریدی کہ وہ ایسا ہی
 کیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انکا شمار اہل بدر میں ہے۔ انکا تذکرہ عبد بن
 لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابن فلج نے زہری سے انھوں نے خلیفہ بن قیس سے جو انکے غلام تھے انکا تذکرہ
 روایت کیا ہے۔ ابن شاہین نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ خلیفہ بن زیاد
 ہا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی خلیفہ بن زیاد ہا لکھا ہے اور انکا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ
 ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ اور ابو معشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن
 اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خلیفہ بن قیس ہے اور محمد بن عبد اللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا
 ہے مگر اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکو ذکر کیا ہے اور انکی وہ حدیث روایت کی ہے جسکو ابو عبد اللہ ابن شہد
 وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو خلیفہ کے صحابی ہو پھر دلائل

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

اکت انکی ابو سہیل۔ سویتہ کے والد ہیں۔ انکا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جو انکا نام محمد ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں
 انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معلی۔ انصاری بیاضی۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے
 کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے
 اور عبد ان نے کہا ہے کہ معلی بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انھوں نے انکا نسب ابن اسحاق سے
 نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن
 رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ہمراہ (اڑائیوں میں)
 شریک تھے۔ خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم

اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ بیان کیا جاگا

باب الخاء و المیم

(سیدنا) خنخام (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بکری۔ مجالد بن خنخام (خنخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسودہ) نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے والد خنخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قید اسدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ چار دن آدمی رہے۔ بشیر بن خصاصیہ اور فرات بن حیان اور عبد اللہ اسود اور یزید بن ظبیان خنخام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنین میں شریک تھے۔ حضرت نے انکے ہمراہ ایک تحریر انکے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہو یا مدین یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا ناسوا ایک شخص کے جو قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیہ سے تھا اسی وجہ سے ان لوگوں میں بنی قاری کہنے لگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حمیص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر لیکر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اسرائیل عمان میں تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ ان میں صدہ سے ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیکھیں جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہے۔

باب الخاء والنون

(سیدنا) خنفس (رضی اللہ عنہ)

ابن توأم عیسری۔ یہ جمہر کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر عین میں اسلام لائے۔ علامات نبوت میں انکی ایک عمدہ حدیث ہے مگر اسکی سند میں گفتگو ہے اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خذافہ بن قیس بن حدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن حمیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبد اللہ ابن خذافہ کے۔ اسلام کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی

کی تھی اور بعد کے پھر نہ لوٹ آئے تھے۔ بدر میں اور احد میں شریک ہوئے احد میں انکے کچھ زخم لگے تھے انھیں زخموں سے انکی وفات ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت (ام المؤمنین) حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر ہی تھے جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت حفصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ انکا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت انکی ابو صخر ہے۔ ابراہیم بن سعد اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نام خاے منقوط کے ساتھ نقل کیا ہے اور اور لوگ خنیس کہتے ہیں خاے مہل اور شین مہجر کے ساتھ۔ سہنے بھی انکا ذکر ہے کی روایت میں کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنیس انکے نسب میں ایک شخص ہیں جنکا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہے۔ یہ کلبی کا قول ہے ابو عمر نے بھی خنیس کے نام میں انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوئے یہ دونوں بیرون کے درمیان میں کر لیا بعد اسکے وہ اڑے یہاں تک کہ وہ بھی قتل ہو گئے وہ جڑ پٹھے جاتے تھے اور کہتے تھے

قد علت صفرا من بنی فہر
نقیۃ الوجہ نقیۃ الصدر
لا ضر بن الیوم عن ابی صخر
خنیس کی کنیت ابو صخر ہے۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عبیدہ بن خراش بن مجہا۔ بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں انصاری ہیں اسی ہیں۔ بیعتہ الرضوان میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور فتح عراق میں بھی موجود تھے۔ شہسوار تھے۔ انکا نام خنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ انکا تذکرہ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہے اور اسکو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام ابو خنیس ہے۔ ان سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ربیعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تھامہ میں تھے (رمضان کا مہینا تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہاں تک کہ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو آپ کے بعض صحابہ آپ کے پاس گئے

۱۲ نوجو مقام صفراء کے نبی فہر ہاشمی بن ہکیم صاف چہرہ اور صاف دل ہوں + آج ابو صخر کی طرف سے میں ابو زکریا

اور انھوں نے کہا کہ ہمیں بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہو تو حضرت نے ہم لوگوں کو ظہر کے وقت کھانا کھا لینے کی اجازت دی اور بعد اسکے انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ وہ ابو نعیم سے اور خنیس سے اور خنیس وہم ہے۔

باب النجاء والواو والیاء

(سیدنا) خوات (رضی اللہ عنہم)

ابن جبر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اسحاق النضاری بن اوسی ہیں۔ کینت انکی ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ہیں بدر میں یہ اور بقول بعض انکے بھائی عبد اللہ بن جبر بھی شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ خوات بن جبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صغیر میں پہنچے تو انکی ہندلی میں پھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال خیمت میں) انکا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خوات بدر میں شریک نہ تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ذات الخیین کے شوہر تھے۔ ذات الخیین ایک عورت تھی نبی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت میں کھی بچا کرتی تھی اہل عرب نے اسکو ضرب المثل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ فلان شخص ذات الخیین سے بھی زیادہ کام میں مشغول رہنے والا ہے قصداً اسکا مشہور ہے لہذا اسکو ذکر کر کے طول نہ دینگے۔ بہن ابو موسیٰ نے اجازت خبردی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قرآن خبردی وہ کہتے تھے بہن ابو موسیٰ نے خبردی وہ کہتے تھے بہن ابو علی حداد نے خبردی وہ کہتے تھے بہن حافظ ابو نعیم نے خبردی وہ کہتے تھے بہن سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبردی وہ کہتے تھے بہن ہشیم بن خالد مصیسی نے خبردی وہ کہتے تھے بہن داؤد ابن منصور نے خبردی وہ کہتے تھے ہمے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو غسان ابو ازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن جراح بن مخلد نے خبردی وہ کہتے تھے بہن وہب بن جریر نے خبردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبردی وہ کہتے تھے چنے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبر کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام الظہران میں اترے وہ کہتے تھے میں اپنے خیمہ سے لکڑا تو چنے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہی ہیں وہ عورتیں مجھے اچھی معلوم ہوئیں میں لوٹ آیا اور چنے لباس لکڑا کر لیا

اور جا کے انھیں عورتوں کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبضے سے باہر نکلے جب میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ گیا جو میں اُس کے پکڑنے کے لیے نکلا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا پس آپ نے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پہلو (کے جنگل) میں گھس گئے اور قضاے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی دائرہ سے آپ کے سینے پر پانی نپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابو عبد اللہ اس اونٹ کا کیا حال ہو اور اُس کے بعد ہم لوگوں نے کوچ کیا پس آپ اثنائے راہ میں جب کبھی مجھے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک اے ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر گیا ہو گیا جب میں نے یہ حال دیکھا (کہ حضرت اصل بات میری سمجھ گئے) تو میں (بوجہ شرم کے) بہت دنوں تک مدینہ میں پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا بہت دنوں کے بعد میں مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے نماز میں خوب طول دیا تاکہ آپ چلے جائیں اور مجھے چھوڑ دین مگر آپ نے فرمایا کہ اے بندہ خدا تو جس قدر چاہے طول دے میں یہاں سے نہ جاؤنگا جب تک تو نماز ختم نہ کرے میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کرونگا اور آپ کا دل صاف کر دوںگا پس جب میں نماز ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ السلام علیک اے ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر گیا ہو گیا میں نے کہا قسم اسکی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اونٹ جب سے میں اسلام لایا کبھی نہیں بھاگا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تمہارے رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کی نماز روایت کی، اور یہ حدیث بھی روایت کی جو کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہو۔ انکی وفات مدینہ میں ۳۰ سالہ میں ہوئی اسوقت انکی عمر ۷۰ برس کی تھی منہدی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن مندہ سے کہا ہے کہ ابو مسعود نے عہد الرزاق سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے عثمان سے انھوں نے عہد الحمید انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا خوط سے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر انکی بی بی مسلمان ہوئی تھیں پس وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے (کہ یہ بچہ کسکو لینا چاہیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ہدایت کر۔ پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو مسعود نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ

اس حدیث کے ملامی عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن زافع بن سنان الصماری بن اوزیر رافع ہی
 اسلام لائے تھے ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انھوں نے ابو سعید سے روایت کی ہو
 اور اس روایت میں بیان کیا ہو کہ انھوں نے اُنکے دادا خو حط سے روایت کی ہو کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے اور کہا
 کہ ابو سعید نے اسی طرح کہا ہو یہ ٹھلا ہوا وہم ہو اسکے روایت کرنے والے عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم
 ابن رافع بن سنان الصماری بن اور اسکے دادا یعنی رافع بن سنان اسلام لائے تھے خو ط کا ذکر اس روایت میں
 بالکل بجا اصل ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہے ابو نعیم نے ابن مندہ کا یہی کلام نقل کیا جسکو
 خود انھوں نے ابو سعید پر رد کر دیا ہو پس ابن مندہ پر اعتراض کر نیکی کوئی وجہ نہیں وہ خود اسپر تنبیہ کر چکے ہیں
 (سیدنا) خو ط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز۔ بعض لوگ جو خو ط بھی کہتے ہیں حاسے ہملہ کے ساتھ ابو نعیم نے انکو خا و حجر کی روایت میں لکھا
 ہے اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انھوں نے ابن بربیدہ سے انھوں نے خو ط بن عبد العزیز سے روایت
 کی ہو کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور اُنکے قافلہ میں گھنٹی بج رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے
 اُن قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے حاسے ہملہ کی روایت میں کیا ہے اور
 ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے اور ابو نعیم نے خانے حجر
 کی روایت میں انکو ذکر کیا ہے اور ابو عبد اللہ نے حاسے ہملہ کی روایت میں انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ بیان ابو نعیم اور ابو موسیٰ لکھا ہے
 (سیدنا) خو ط (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس الصماری۔ ابن جریر نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حضرت علی اور
 حضرت فضل کے ساتھ اترے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خو ط (رضی اللہ عنہ)

یہ خو ط بیٹے ہیں ابو خو ط عجمی کے ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہے اور انکو عجل بن عجم کی طرف منسوب کیا ہے اور بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ یہ جعفری ہیں یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہے اور یہی صحیح ہے یہ نبی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت
 عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خو ط بیٹے ہیں خو ط کے مگر اکثر لوگوں کا قول
 وہی ہے جو اوپر گذر چکا۔ ابو عمر نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے خو ط بن ابی خو ط بن عمرو بن حنیفہ بن حارث
 ابن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفر۔ اس نسب کے بعض حصہ میں ہشام کلبی نے اسے مخالفت کی ہے اور کہا ہے

کہ خولی اور للال اور عبد اللہ یہ سب بیٹے ہیں ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خثیمہ بن ابی عمران کے ابو عمران کا نام
 حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حزم جہنی۔ یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے
 و اقدی نے اور ابو معشر نے کہا جو کہ یہ اور انکے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان دونوں نے انکے بیٹے کا نام نہیں
 لیا مگر محمد بن اسحاق نے کہا جو کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلثوم نے کہا جو کہ خولی بن ابی خولی
 بدر میں شریک تھے اور انکے ہمراہ انکے دونوں بھائی للال اور عبد اللہ بھی تھے۔ اور طبری نے کہا جو کہ خولی بن
 ابی خولی بدر میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں
 انھوں نے وفات پائی۔ آن خولی سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا انا لک
 فتنون کا ذکر کر کے اپنے ان سے کہا کہ تم شام چلے جانا انھوں نے کہا جو کہ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا اور ابن مندہ
 اور ابو نعیم نے کہا جو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم جو آپ کے دفن میں جو شریک تھے
 وہ اوس بن خولی تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو اور ان سے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن مگر نے روایت
 کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو اور کہا جو کہ میں نہیں جانتا آیا یہ وہی ہیں
 یا ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انھیں میں سے ایک ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) خولید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن معاذ بن ربیعہ خزاعی۔ بھائی ہیں ام معبد کے انکے نسب میں اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہیں جو اوپر
 بیان ہو چکے ہیں اور عاکر کے نام میں ذکر کیے جائینگے۔ انکے بھائی خنیس بن خالد نے روایت کی جو اور ان
 دونوں کی بہن ام معبد خزاعیہ سے انکی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرتے وقت) انکی طرف سے ہو کے
 گزرے تھے روایت کی گئی ہے اور معترب ہم انکے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خولید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن مھرث بن زبید بن مخزوم بن صالح بن کابل بن حارث بن تمیم بن سعد بن بزیل کینت انکی
 ابو ذؤبب ہذلی مشہور شاعر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو کچھ نہیں
 ہے ابو عمر نے کینت کے باپ میں لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا جو کہ وہ دفن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

حاضر ہوئے تھے۔ اس نے اغنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی جو جسکو ابو مسعود نے ذکر کیا ہے بیان انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عقرب کینت کے باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خویلد ضمیری (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ اور ابو سیفان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔ اسکو ابراہیم بن منذر خزاعی نے
عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انھوں نے عثمان بن سعید ضمیری سے انھوں نے اپنے والد خویلد سے اسی طرح
روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو عقرب بیٹے بن خالد بن بکر بن عمرو بن خماس بن عزیج بن بکر بن کنانہ بن خنیسہ کے کنانی بن عربی
ہیں۔ عربیج بھائی بن لیث بن بکر بن عبد منہا کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عرب کے
حاندان سے ہیں انکی کچھ اولاد مدینہ میں بھی ہو مکہ میں انکا قیام تھا اور انکی اولاد بصرہ میں رہتی تھی۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اسکو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری سلمی۔ بنی سلمہ کے حاندان سے ہیں سبیری ہیں۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے
نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ (انکی لڑائیوں میں) شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہے
جو بنی سلمہ میں سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صفیر بن عبد العزیز بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔ کینت انکی
ابو شریح خزاعی۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ عمر بن خویلد اور بعض
لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہے۔ مدینہ میں آکے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ میں مشہور
وفات پائی انکا ذکر کینت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خمیری (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان طائی۔ یہ وہی ہیں جو ماتم طائی کے بیان کئے تھے حاتم نے انکی ہجو کی تھی جسکا جواب انھوں نے ان
اشعار میں دیا تھا جسکا ایک شعر یہ ہے

انا الخبیری وامت امرؤ ظلم العشیرة حسا و با
 عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے والد سے
 انھوں نے خبیری بن نعمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ہمارے
 چاڑا جا (نامی) کو دیکھا تو فرمایا کہ اجادولون کا کیا حال ہوا جاووالے بھوکے رہیں اللہ انکے پہاڑ کو مثل قلعہ کے
 بنا دے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپ کو زکوٰۃ دی پس آپ رضی ہو کر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ
 اجادوالے بھوکے رہیں اس سے بد دعا مقصود نہ تھی یہ آپت صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک
 لفظ کہہ ہی تھی اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں ہم نے اس وقت سے اب تک کبھی زکوٰۃ دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ انکا
 تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلیثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نجاط بن غنم النصاری اوسی۔ والدین سعد بن خلیثمہ کے انکا ذکر اور انکا نسب انکے
 بیٹے کے نام میں آئیگا۔ خلیثمہ احد کے دن شہید ہوئے انکو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ
 ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیر (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور آپ کے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام
 عبد خیر تھا۔ بل بن عبد الملک بن سلح نے اپنے والد سے انھوں نے عبد خیر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے
 میں نے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ میں آپکا جسم بہت توانا دیکھتا ہوں آپکی عمر کس قدر ہو انھوں نے کہا اے میرے بھتیجے
 میری عمر ایک سو بیس برس کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حرف الدال المهملة

(سیدنا) داؤد (رضی اللہ عنہ)

یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جو اسود عسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعا میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا
 اور اسکو ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں قتل کر دیا تھا ان لوگوں کے نام یہ ہیں قیس بن مشوح
 لہ ترجمہ میں خبیری ہوں اور تو ایک معمولی شخص ہو قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہو: #

داؤد یہ فیروز دہلی یہ تمیون آدمی زندہ رہے یہاں تک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو قیس بن مکتوم دو بار مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود غسی کے اصحاب کی بلوگون کو قیس کی طرف ملائی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنفا نے انکو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داؤد یہ کے پاس گئے اور ان سے اسود کے اصحاب کے معاملہ میں مشورہ اور رائے طلب کی محض کرا اور فریب کی نظر سے وہ دونوں ان سے مطمئن ہو گئے قیس نے ان دونوں کی دعوت کی پس جب داؤد یہ ان کے پاس گئے تو قیس نے انکو قتل کر دیا اور فیروز جو ان کے پاس گئے تو انھوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیے جائینگے جس طرح ان کے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے میں انکو خشتش بن شہر لے وہ بھی ان کے ساتھ خولان کے پہاڑوں میں چلے گئے قیس تمام صنفا کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور اسے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق نے انکی مدد کی پس سب لوگون نے قیس سے مقابلہ کیا اور ان سے لڑے اور انکو شکست دی قیس گرفتار کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیے گئے حضرت ابوبکر صدیق نے انکو بہت سزائش اور ملامت کی انھوں نے ان تمام باتوں سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے انکا قصور معاف کر دیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دارم (رضی اللہ عنہ)

بن ابی دارم حرمشی۔ انکی حدیث کی سند میں اعتراض ہو۔ ان کے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس برس تک رہیگا پہلے طبقہ میں مین ہوں اور میرے اصحاب ہیں جو اہل علم و یقین ہیں چالیس برس تک رہینگے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہے جو اسی برس تک رہیگا اور تیسرا طبقہ صلہ رحم کرنے والوں اور باہم رحم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ایک سو برس تک رہیگا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ایک سو ساٹھ برس تک رہیگا اور پانچواں طبقہ ہرج مرج اور قیل قال والوں کا ہے یہ طبقہ دو سو برس تک رہیگا آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمہیں اسے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) داؤد (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلال از بعض لوگ کہتے ہیں ابن اجمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام داؤد بن بلال ابن اجمہ بن

جلاح جو کینت انکی ابوعلی ہو والد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی کے اور ابن کلی نے کہا جو کہ ابوعلی کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہو۔ انصار کے غلام تھے اور انھیں میں داخل ہو گئے تھے لیکن ابوعلی کے والد تو ان کا نام داود بن بلال بن حبیب بن جراح بن حریش بن مجنا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہو انصاری ہیں اوسی ہیں انکے بیٹے عبد الرحمن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہا طلب کیے جاتے تو وہ بھی اُنکے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی اُنکے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب انکا تذکرہ کینت کے باب میں اور یے کی ردیف میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) وحید (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امر القیس بن خنیج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن عوف بن بکر بن عوف بن مندہ بن زید لالت بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن ویرہ کلی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں احد میں اور اُنکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے کبھی کبھی جبریل انھیں کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف سلسلہ ہجری زمانہ صلح میں بھیجا تھا قیصران کے اوپر ایمان لایا مگر وہ ان کے حلائے انکار کیا دجیہ نے یہ سب حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا کہ اللہ اسکی سلطنت کو قائم رکھے۔ انسے شعبی نے اور عبد اللہ بن شداد بن ہاد اور منصور کلی اور خالد بن زید ابن معاد یمنی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے قتیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انھوں نے ابو اسحاق شیبالی سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مغیرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دجیہ کلی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے دیدیے حضرت نے انکو پہن لیا۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے احمد بن مسخ نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن امیہ نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ عبید اللہ بن عباس نے انسے بیان کیا انھوں نے خالد بن زید بن معاویہ سے انھوں نے دجیہ کلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبلی چادرین آئین حضرت نے ایک انہیں سنا مجھے بھی وی بھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۔ بیٹے قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علمائے اُسکو منع کیا ۱۲

(سیدنا) دخان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شعبہ ہذلی۔ نہ انکا دیکھنا ثابت ہو اور نہ صحابی ہونا۔ انکی حدیث کی سند میں وہم ہو گیا ہو۔ ابو امیہ یعنی محمد بن بکر بن عباس بن فضل بصری سے انھوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھوں نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر عرب میں ایک کلام سوزون ہو اسکے ذریعہ سے لوگوں کی مجلس مزین کی جاسکتی ہو۔ اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انھوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھوں نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انھوں نے اہل یمن کے ایک شخص سے انھوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت اہلی ابو زیاد۔ ابن خزیمہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے ابو ایوب یعنی یحییٰ بن میمون قرظی سے انھوں نے درہم بن زیاد بن درہم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمہارے جمال اور شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دیکھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو معاویہ۔ سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انھوں نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہے کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ سے جہاد میں مدد طلب کروں حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہاری پان ہین راحیوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو انکی خدمت کو لازم کر لو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) دعامة (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی۔ والدین قتادہ کے عمرو بن علی نے انکا نسب بیان کیا ہے انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن جامع عطار نے عبید بن ہشام سے انھوں نے قتادہ بن دعامة سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا میں اللہ کا قید خانہ ہے اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) ایسی قدر حصہ ملتا ہے اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسطرح روایت کیا ہے اور انھوں نے ہی کہا ہے کہ قتادہ بن دعامة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان شاہ کوفی نے

عبیس سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے سنا ہے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔
(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

بن حارث غطفانی۔ ابو سعید نقاش نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ واقعہ می ہنے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انھوں نے
زید بن ابی نعتاب سے انھوں نے عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزہ انار میں گئے جب اعراب نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر میں پہنچ گئے اور وہیں اپنے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے
تشریف لے گئے ہاں پانی پورے لگا آپ کے دونوں کپڑے تر ہو گئے پس آپ نے خشک ہونے کے لیے انکو ایک درخت پر
پھیلادیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اسوقت اپنے
صحاب سے علیحدہ ہیں اور اس سے زیادہ تنہائی میں کسی وقت تم انکو نہیں پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور
پہاڑ سے اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ ہوئے تھے اپنے کپڑوں کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک آپ نے
دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لے ہوئے آپ کے سر مبارک کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے محمد اب آپکو مجھے کون
بچا سکتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبریل نے اُنکے سینے میں دھکا دیا کہ تلوار اُنکے ہاتھ
گر گئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھالی اور اُنکے سر کے قریب جا کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب تمکو
مجھے کون بچا سکتا ہے دعثور نے کہا کوئی نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا جب دعثور
اٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھے بہتر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہ نسبت تیرے اسکا زیادہ مستحق ہوں
پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم جیسی نادانی تینے آج کی اسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تم اُنکے
سر پر تلوار لے کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا دانشمندی میں اپر حملہ نہ کر سکا اور بعد اسکے قصہ پورا بیان کیا اسکے بعد
دعثور مسلمان ہو گئے۔ ابو موسیٰ انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو سعید نقاش نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ عورت
بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہے۔ ان دونوں ناموں میں کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہے انکے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی
روایت میں ہے۔ ابو احمد عسکری نے بھی انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابو سعید نقاش نے لکھا ہے اور انھوں نے بھی انکا
نام دعثور بتایا ہے اللہ اعلم۔

(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

بن حنظلہ شیبانی۔ عربیہ کے قریب ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے مدوسہ بنی ہاشم سے تھے ابن ابی بصری

اور ابن سیرین نے روایت کی جو ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ میں دغفل کو صحابی نہیں سمجھتا احمد بخاری نے کہا ہے کہ دغفل کے متعلق یہ نہیں معلوم کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یا نہیں ابو البرق سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر احمد بن عبد الباقی ابن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قنادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے دغفل سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے پندرہ برس کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نیز قنادہ نے حسن سے انھوں نے دغفل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے نصاریٰ پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر انکا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اُسے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفا دے گا تو میں سات روزے اور زیادہ کروں گا پھر ایک بادشاہ اور اُسکے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اسکے منہ میں درد پیدا ہوا تو اُسے نذر مانی کہ اگر اللہ اسکو شفا دے گا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دے گا پھر اُسکے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اُسے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نہ کریں گے اور ہم ربیع کے زمانے میں روزہ رکھا کریں گے چنانچہ اُسے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہو گئے۔ اور عبد اللہ بن برید نے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور اسے اہل عرب کے حالات اور لوگوں کے نسب اور نجوم کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ اگر دغفل یہ باتیں تم نے کہاں سے یاد کیں دغفل نے کہا کہ محمدؐ اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہے مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا پھر معاویہ نے کہا کہ مزید کے پاس جاؤ اور اُسکو لوگوں کے نسب اور نجوم اور عزیمت سکھا دو۔ کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ دغفل بیٹے ہیں حنظلہ بن زید بن عبدہ بن عبد اللہ بن رعیہ بن عمرو بن شیمان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعوب بن علی بن بکر ابنی مال کے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے انکو شیبانی لکھا ہے اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے شیمان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے ہیں اسکے چچا کو بھی شیمان کہتے ہیں اور انکی ماؤ کو بھی شیمان کہتے ہیں انکو ذہلی بھی کہتے ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ سدوسی ہیں یعنی عمرو بن شیمان سے اور سدوس اور عمرو بن ذہل کے پھر کیونکر ممکن ہو کہ یہ سدوسی ہوں اور بنی عمرو سے ہوں اور حنظلہ جو اسکے والد ہیں نبی عمرو بن شیمان سے ہوں بی سدوس سے ہوں واللہ اعلم۔ اور ابو نعیم نے انکو سدوس لکھا ہے اور کچھ نہیں لکھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قتال خواہج کے زمانے میں ملک خلدس میں دریا کے کنارے

(سیدنا) و کلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لیاخ بن عمرو۔ انصاری۔ ہمدان شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہوا اور انھوں نے واو کی روایت میں بیان کیا کہ وہ قوی بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر اور احد اور خندق میں شریک تھے ابو عمر نے انکو دوکر ویا ہے حالانکہ یہ دو کون ایک سو ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) و کلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خثعمی۔ بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں۔ یہیں ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے وکیع سے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے وکین بن سعید خثعمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے جلوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر جاؤ اور انکو دید و حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف اسی قدر جو مجھکو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے آپ نے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو دید و پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میں نے سنا اور میں تابع ہوں وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کوٹھے پر لے گئے حضرت عمر نے ایک کچی نکالی اور وروازہ کھولا وکین کہتے تھے کہ اس کوٹھے میں چھوہارے بھرے ہوئے تھے جیسے کوئی چیز تہہ تہہ جالی نکلی ہو حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کر دو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جس قدر اسے چاہا لیا پھر سب سے آخر میں میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ چھوہارے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں گویا ہم نے اس میں سے ایک چھوہارا بھی کم نہیں کیا انکا تذکرہ بیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) و کلمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انکی حدیث غایب بن واضح نے ابن مبارک سے انھوں نے سلیمان تمیمی سے انھوں نے ابو تمیر سے انھوں نے ولید بن قیس سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مجھے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تمکو مدد دیا ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے و باہر اور ختم اور تقیر کے استعمال سے منع فرمایا تھا میں نے کہا ہاں میں اسکا گواہ ہوں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انھوں نے تمیمی سے انھوں نے ابو تمیر سے انھوں نے دیکھے سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح بھی قطان وغیرہ نے لکھا ان سب الفاظ کی تفسیر یہ ہے کہ یہی جو لکھے استعمال سے مانع اسی وجہ سے یہی کہ ان لفظوں میں شراب کا استعمال ہوا تھا ۱۲۔

تھی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ولیم (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں صحابہ کے ضمن میں کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابن لبعہ سے انھوں نے یزید بن ابی ظبیب سے انھوں نے ابو ایخیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے پوچھا نام ولیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکر و کرم کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے جو گھون سے بنائی جاتی ہے حضرت نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لبعہ نے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق اور عبد الحمید بن حفر نے یزید سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ انکا صحیح نام ولیم ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو یوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) و ہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم بن مالک بن امیر بن نقیطہ بن خزیمہ بن مالک بن سلمان بن اسلم بن افضی۔ اسلمی۔ والدین نصر بن ہر کے بیٹے تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) دوس (رضی اللہ عنہ)

یہی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر اس حدیث میں ہے جسکو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ میں تھے کہ لشکر کی طرف روانہ ہو چکا اور میں تمہارے پاس دوس غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اور انکو حکم دیا ہے کہ وہ جھنڈے کے تمہارے سامنے رہیں اور خالد بن ولید کو بھی تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم روانہ ہو جاؤ۔ اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسمین دوس کا ذکر نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دوس کو نہیں جانتے اسمین بعض لوگوں سے وہم ہو گیا ہے وہ سمجھے ہیں کہ دوس کسی شخص کا نام ہے حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہے لہذا انھوں نے انکو ان لوگوں کے ذیل میں ذکر کیا جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) دومی (رضی اللہ عنہ)

دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہیں قیس کے نبی ذیل بن خزرج بن زید لاس بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن ویرہ سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے حضرت نے انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے

۱۵ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے

جس قدر لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی انہیں انکو سردار بنا دیا تھا انکا ذکر امیر ابو نصر نے جہڑ سے نقل کیا ہے انکا نسب وہی ہے جو قبیلہ قضاعہ کا ہے۔

(سیدنا) دایلم رضی اللہ عنہما

ابن فروز عمیری جستانی بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام فروز ہے اور دایلم انکا لقب ہے اور یہ فروز بیٹے ہیں سعید بن سعد بن ذوی حیات بن مسعود بن غن بن شحون ہوشع بن مویب بن سعد بن جبل بن عمران بن حارث بن خیران کے اور خیران کا نام جستانی بن وائل بن رعین رعینی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دایلم بیٹے ہیں ہوشع بن سعد بن ذوی خیاب بن مسعود بن غن کے اس نام کو بعض لوگ عین کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے اور انہوں نے انکا نسب رعین تک پہنچایا ہے۔ اسے انکے دونوں بیٹوں فہماک اور عبد اللہ اور ابو الخیر بن ابن عبد اللہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہے اسو و عسی کذاب کے قتل میں مین مین بہت کار نمایان ظاہر ہوئے اور انہیں نے اسکو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دایلم اسکا لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم عیسیٰ بن محمد نے ضمہ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن دایلم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں آئے ہیں اور کسے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا (ان میں جانتا ہوں) تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے بہان انکو بہت پیدا ہوتے ہیں ہم انکو کیا کریں آپ نے فرمایا تم انکو خشک کر کے زریب بن لو ہم لوگوں نے کہا پھر زریب کو کیا کریں آپ نے فرمایا اسکو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگو واد صبح کے وقت پی لو اور مشک میں بھگو و مشکوں میں نہ بھگو و کیونکہ مشکے میں بھگنے سے اگر زیادہ دیر تک بھگتا رہے گا تو سرکہ بن جائے گا۔ فروز دایلمی سے اسی طرح مروی ہے اور ابو الخیر نے ابو خراش رعینی سے انہوں نے دایلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے و انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ دایلم عمیری جستانی بیٹے ہیں ابودایلم کے بعض لوگ انکو دایلم بن فروز کہتے ہیں اور بعض لوگ دایلم بن ہوشع کہتے ہیں یہ حمیر بن سہل کے

اولاً ہے ہیں صحابی بن مہربین رہتے تھے اس لئے صرف ایک حدیث پینے کی پیمزدن کی بابت مروی ہے۔ اسے اہل مصر نے روایت کی ہے۔ عین عبد الوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد ہستانی سے روایت کر کے خبر مروی وہ کہتے تھے ہے ہناد نے عہدہ سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے بزمین لوی حبیب سے انھوں نے مرشد بن عبد اللہ زید سے انھوں نے زلمی حمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک سردک میں رہتا ہوں اور بہت محنت کے کام کرتا ہوں ہم لوگ گھوڑوں کی شراب بناتے ہیں اور محنت کے کام کرنے کی واسطے اکثر سے قوت حاصل کرتے ہیں اور بردت کو بھی دفع کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے میں نے کہا ہاں اپنے فرمایا تو اس سے بچو میں نے کہا کہ لوگ اسکو نہ چھوڑینگے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اسکو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ زلمی بن ہوش زلمی حمیری کے علاوہ ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ اسود کذاب کو انھیں نے قتل کیا ہے یہ غلط ہے اسود کو زردی نے قتل کیا تھا دامل فارس میں تھے لعل عرب میں سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدریہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض و لعل میں مبتلا تھے آپ لوگوں کو اسکی خبر دی پھر اسکی خوشخبری مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت سی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

(سیدنا) زلمی (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے انکا ذکر کیا ہے یہ زلمی مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام غیر زلمی اور اکثر حدیث میں اسی طرح آتا ہے۔ یہ عبارت ابو موسیٰ کی ہے اس میں استدراک کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اسی طرح کیا ہے جو لوگوں پر گذر چکا۔

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ولد ابن عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحییٰ بن معین نے انکا نام دینار بتایا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام قیس خطمی ہے۔ انکی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا دینار سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے فرمایا نماز میں قرآن کسیر۔ چھینک۔ نیند۔ حیض۔ جھانی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ استخارہ صوبالی عورت اپنے حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور پھر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث جو مستفاضہ کے بارے میں مروی ہے اسکو لوگ ضعیف کہتے ہیں اور انکی حدیث جو قرآن کسیر کے بارے میں مروی ہے اسکی سند صحیح نہیں ہے۔

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

والد بن عمرو بن دینار کے۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا تو اور انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

حرف الذال المعجمة

(سیدنا) ذابل (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عمرو سدوسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث انکی بیٹی جمیعہ نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں بیٹھے تھے کہ خفاف بن بصلہ بن بیدلہ تقفی آپکے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا جو۔

(سیدنا) ذباب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ریحہ بن ملال بن انس اشتر بن سعد عشیرہ۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا جو اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے دلائل النبوة میں انکو ذکر کیا جو یحییٰ بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابو فیض عمر بن عبد الرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیرہ کا ایک بت تھا جسکو لوگ قراض کہتے تھے لوگ اسکی تعظیم کیا کرتے تھے میں بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اشتر بن سعد العشیرہ میں سے تھے کہ جنکا نام ابن رقیبہ یا ابن وقتبہ تھا عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا ابن وقتبہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہو۔ تے تھے انکی خبر بن قبیلہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اُسنے کوئی چیز ابن رقیبہ سے بیان کی ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بکے فلا یجاب سینے پوچھا کہ یہ کیسی خبر جو ابن رقیبہ نے کہا میں نہیں جانتا مجھے ایسا ہی بیان کیا گیا جو پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور میں اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جا کے میں نے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے

بعث رسول اللہ اذ جاہا بالہدے وخلفت قراضا بدارہوان
شدوت علیہ شدة فکسرتہ کلان لم یکن الدہر ذو حدثان

۱۵ ترجمہ ذباب اور ذباب ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب یدعو بکے فلا یجاب سے گرا انکی بابت نہیں مانی جاتی ۱۶ ترجمہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی اور میں نے اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جا کے میں نے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے

بعث رسول اللہ اذ جاہا بالہدے وخلفت قراضا بدارہوان ۱۲

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذریع (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو طلحہ خولانی۔ طبرانی نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ بخاری نے ابو طلحہ یعنی عیسیٰ سے انھوں نے ابو طلحہ خولانی سے جنکا نام ذریع تھا روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (عقرب) لشکر (اسلام) کے چار حصہ ہو جائینگے پس تم لوگ ملک شام میں چلے جانا اسلئے کہ اللہ نے میرے لیے شام میں ذمہ داری کر لی ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا ہے کہ ابو طلحہ خولانی ان لوگوں میں ہیں جنکا نام مشہور نہیں وہ تابعی ہیں اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوقہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر ثعلبہ بن عبد الرحمن کی حدیث میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں صحابی ہیں سمئے انکو ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام میں ذکر کیا ہے مگر اور لوگوں نے انکو ذکر نہیں کیا۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو طہان کہتے ہیں۔ بنی امیہ کے غلام تھے۔ انکی حدیث عبد الرزاق کے پاس ہے انھوں نے عمر بن حوشب سے انھوں نے اسمعیل بن امیہ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جسکو لوگ ذکوان یا طہان کہتے تھے اسکا کچھ حصہ آزاد اور ایک حدیث انھوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جسے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں کوئی نیک کام کرتا ہوں اور لوگوں کو اسکی خبر ہو جاتی ہے تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے اپنے فرمایا انکو دو ہزار ثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہر عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگ انکو طہان کہتے ہیں اور بعض لوگ مہران کہتے ہیں۔ عطار بن سائب نے کہا ہے کہ میں ابو جعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انھوں نے کہا میں تمہیں ایک خاتون کا پتہ دیتا ہوں جو ہمارے ہی خازن سے یعنی علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں چنانچہ میں اُنکے پاس گیا انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جنکا نام ذکوان یا طہان تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذکوان صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہلیت کے لیے اور بیشک قوم کا غلام بھی انھیں میں سمجھتا

انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق النصارى خزرجی ثم الزرقی۔ کنیت انکی ابو السبع ہوا نکاتذکرہ
النشأ واللہ کنیت کے باب میں کیا جائیگا بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے۔ پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اسوقت آپ مکہ ہی میں تھے انکو لوگ انصارى ہماجرى کہتے تھے۔ غزوہ بدر میں
شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو ابو الحکم بن احنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر حکم پر حضرت علی بن
ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اُسکے پیر میں تلوار مارى اُسکا پیر نصف راہ سے
کٹ گیا پھر حضرت علیؑ اسکو مار دالا واقدی نے عبد الرحمن بن عبد العزیز سے انھوں نے خیب بن عبد الرحمن انصارى سے
روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اسعد بن زرارة اور ذکوان بن عبد قیس دونوں عقبہ بن ربیعہ کے پاس جا رہے تھے
انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے اپنے آپرا سلام کو پیش کیا
اور انکو قرآن پڑھ کے سنایا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور پھر عقبہ کے پاس نہ گئے بعد اُسکے یہ مدینہ لوٹ آئے پس
یہ سب پہلے تھے جن میں جو مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔ بنی نضیر میں سے ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابولیلی اور عبد اللہ
ابن مغفل سے ملے یہ دونوں رور سے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو انھوں نے کہا ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جہاد میں جانے کے لیے) سوار ہی مانگنے گئے تھے مگر آپ کے پاس پہنچنے کوئی سواری نہ دیکھی
پھر آپ ہمیں سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اسقدر (سہرا یہ) نہیں ہو کہ ہم (اپنے صرف سے) آپ کے ساتھ جا سکیں
یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سے چھو ہارے زاد راہ کے لیے دیے۔
انکا تذکرہ ابو علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس انکا صحابی ہونا ثابت ہو گیا)

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے موٹی ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقہی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک خبر دی ہے وہ
کہتے تھے مجھے جعفر بن ہرآن سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن
اسحاق نے حرام بن عثمان سے انھوں نے محمود بن عبد الرحمن بن عمرو بن جموح سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گاسے کے پیچھے چلے تاکہ بلا شتر اک اشپر سوار ہوں وہ گاسے بھاگی اور اُسے ہمیں سوار ہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جسکا نام ذکر ان تھا تلوار لے کے ہاتھ میں آیا وہ گاسے بھاگ ہی تھی ذکوان نے اُسکی گردن میں تلوار ماری تلوار سے اُسکی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اُسکو ذبح کر سکے پس بن اور عبد اللہ بن ثابت بن جندع کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور ہم نے آپ سے اُس گاسے کی کیفیت بیان کی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ۔ ان جانوروں میں سے جب کوئی تمھارے قابو سے نکل جائے تو اُسکو اسی طرح روکو جس طرح وحشی جانوروں کو روکتے ہو (یعنی شکار کر لو)۔

(سیدنا) ذہین (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظ بن جبیل بن قنات بن قومی بن بقلل بن عبدی بن امری مری۔ مہر بن جیدان کی اولاد سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اسلئے حضرت انکی بہت خاطر کرتے تھے یہ سرزمین شجر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو حضرت نے انکو سواری دی اور ایک تحریر انکو لکھی وہ تحریر انکے خاندان میں رہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ امیر ابن مالکولانے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرظم قاف کے ساتھ بھی ہوا اور نے کے ساتھ بھی ہے۔ اور قبات قاف اور بے کے ساتھ ہر قاف مفتوح بھی پڑھا گیا ہے اور کسور بھی پڑھا گیا ہے۔

(سیدنا) ذوالاذنین (رضی اللہ عنہ)

انکو عدان لے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہیں انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اذنی ذوالاذنین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہیں ہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر انکو ذوالاذنین کہا تھا اور نہ یہ انکا نام ہے اور نہ لقب ہے

(سیدنا) ذوالاصابع (رضی اللہ عنہ)

تمہی۔ بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ جہنی کہتے ہیں۔ بیت المقدس میں رہتے تھے۔ ہمیں عبد الوہاب ابن ہریرہ بن ابی جہہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو صالح نے یعنی حکم بن موسیٰ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صمیرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انھوں نے ابو عمر سے انھوں نے ذوالاصابع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اگر اس صہبت میں

ذوالاذنین کے معنی دوکان والا ہلو ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت میں بھی چھوٹے بولتے تھے ۱۲

جیلا کیے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رکھے جائیں تو آپ ہمیں کہاں جائیگا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہو کہ وہاں تمھاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد میں آمد رفت کریگی۔ انکا تذکرہ یمنوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالبجادیٰ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عہد الشہد۔ بعد ان وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اکثر حدیثوں میں اسی طرح آیا ہے انکا نام نہیں آتا بعد ان نے لکھا ہے کہ انکو ذوالبجادیٰ اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر جائیگا تو مادہ کیا تو انکی والدہ نے ایک بچا دینے چادر کے دو ٹکڑے کر دیے تھے انھوں نے ایک ٹکڑے کو بطور تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غزوہ تبوک کے ایام میں ہو گئی تھی اور انکو رات ہی کے وقت اپنے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف میں انکا تذکرہ انشاء اللہ لکھا گیا اس سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوجدن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبش سے بہتر آدمی آئے تھے انہیں ذوجدن بھی تھے۔ ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے انکا نام ذوجن ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالجوشن (رضی اللہ عنہ)

ضبابی۔ والد بن شمر بن ذی الجوشن کے۔ انکے نام میں اختلاف ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن عور جو اوپر گزیر چکا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام شمر بن ذی الجوشن ہے۔ انکا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صحیحہ عامری کلایہ شمر الضبابی۔ انکو ذوالجوشن اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ شاعر نے خوش کلام تھے نیکو کار تھے۔ انکے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہیں جنہیں وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انھوں نے لکھا ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اجازت اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق بیعی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بعد اسکے کہ آپ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جنکا نام قرح تھا لے گیا میں نے عرض کیا کہ یا محمد میں آپکے پاس قرح (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہوں حضرت نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے اگر تم چاہو کہ میں اسکے عوض میں تمھیں بدر کی ٹوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہیں دیدوں تو میں ایسا ہتین کر سکتا ہوں۔

کہا میں وہ زہرین ٹلو لگا مجھے انکی ضرورت نہیں ہو پھر آپ نے فرمایا کہ ای ذی الجوشن تم اسلام کیوں نہیں لاتے تاکہ تم اس امت کے روا مسلمین میں سے ہو جاؤ ذوا الجوشن کہتے تھے بے کما میں اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے پوچھا کہ کیوں وہ کہتے تھے بے جو اب دیا کہ اس سبب سے کہ بیٹے آپکی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہیں حضرت نے فرمایا لہذا انکی راہ میں کی حالت معلوم ہوئی بیٹے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤ گے بیٹے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آجائیں گے (یعنی فتح مکہ کر لینگے) اور وہاں رہنے لگیں گے حضرت نے فرمایا اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہو کہ یہ بھی دیکھ لو گے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ ای بلال اس شخص کی تھیلیاں لے لو اور انہیں عجوہ (نامی چھو ہارے) بھر دو پس جب میں واپس ہو کر چلا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سواروں میں سے ہے ذوا الجوشن کہتے تھے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقام عودہ میں تھا کہ یکایک ایک سوار آیا بیٹے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہو اُسے کہا کہ سے بیٹے کہا کیا خبر ہو اُسے کہا خدا کی قسم محمد دہان غالب آگئے اور وہاں مقیم ہیں بیٹے (اپنے دل میں) کہا کہ میری ماں مجھے روئے اگر میں اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤں پھر بیٹے حضرت سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپ نے مجھے معافی میں دیدیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابواسحاق نے اسے نہیں سنا بلکہ انھوں نے انکی حدیث اس کے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو جوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زلمے میں تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام میں لکھا ہے۔

ذُو الْخُوَيْصِرِہ

تمیمی۔ عین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج واسطی نے اور مسہار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہے عبد الرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے اوزاعی سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابوسلمہ اور رضاک سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم میں سے ایک شخص تھے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں نہ انصاف کرونگا تو کون انصاف کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں حضرت نے فرمایا نہیں اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہیں جنکے نسا ز

روز کے سامنے نماز پڑھنے اور روزے کو خیر سمجھنے اور لوگ دین سے اس طرح نکلنے جس طرح تیر شکار سے نکلے
 اور کسی کھانسی کی عورت بیچو تو اس میں کچھ نہ دیکھو اور اسے بھدوں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ دیکھو اور اس کی دندھی کو دیکھو تو اس میں کچھ
 نہ دیکھو اور اس کے خون سے ہو کے یا جو یہ لوگ موت کا پھانسی ہو گئے جب لوگوں میں باہر اختراک پیدا ہو جائے
 مگر نشانہ یہ ہے کہ اس کے اوپر پستانوں میں بک پستان عورت کے پستان کے مثل اور شت کے ٹکڑے کے مثل ہو گا اور
 ہنہ تو وہ ہے جس کے تھے میں کوئی دیکھتا ہے ان کے ساتھ یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں نے یہی
 دیکھا ہے کہ میں نے بھی مدینہ کے بعد وہاں جب نبیوں نے ان لوگوں سے مثل یہاں تک کہ میں نے اس میں سے کچھ نہ دیکھا
 شخص کسی مہبت کا لگا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں فرمایا ہے کہ میں نے اس میں سے کچھ نہ دیکھا ہے
 یہاں تاخیر ہی دو ہی سنا ہے یہ سچا ہے کہ نبیوں سے روایت کرتے ہیں کہ خون سے کما حقہ عین عیدہ اور عین حادین
 کو اسے خیر ہی وہ کہتے تھے کہ عین محمد بن حسین نے یہاں کیا وہ کہتے تھے عین محمد بن حسین نے خیر ہی وہ
 کہتے تھے عین عیدہ بڑی کے خیر ہی وہ کہتے تھے عین عیدہ بڑی کے خون نے اس میں عیدہ بڑی کے
 خون نے یہ عیدہ بڑی سے روایت کرتے خیر ہی وہ کہتے تھے کہ یہ دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ
 کر رہے تھے حضرت بن عباس کہتے تھے کہ وہ یوں کہیں تھا اور حسین یوں تھا کہ یہ ایک ذوالخویشربعہ ہی
 کے جنکا نام حرث بن زبیر تھا وہی خراج کی بنیاد ڈالتے دے تھے خون سے کما حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت کے ذوالخویشربعہ خیر ہی وہ کہتے تھے انھوں نے انھوں نے انھوں نے انھوں نے انھوں نے انھوں نے انھوں نے انھوں نے
 جو وہ گھر چچا پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویشربعہ کا نام حرث بن زبیر ہے ذوالخویشربعہ علم حرث بن زبیر
 نام میں اسے ہائی عادت گذرے۔

سیدنا ذوالخویشربعہ رضی اللہ عنہ

یہاں عیدہ میں عین عین کے ساتھ ہی اس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کما ذوالخویشربعہ یہاں مسجد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 عیدہ وسلم کے سامنے آئے وہ وحشی جنگی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آتے ہوئے
 دیکھا تو فرمایا کہ یہ دو شخص ہیں جسے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب دوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے
 تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مسجد سے اندر آئے اور پتہ پتہ
 کھول کر مسجد میں بسنے پیشاب کر دیا لوگ پہنچائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فریضے کے کرم دینی

شخص ہو جسے مسجد میں پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھیر جاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا ہے آپ نے فرمایا نرمی کرو اسکو تعلیم کر دو پھر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اسے پیشاب کرنے کی جگہ پر بہا دے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذُو خِيَوَان (رضی اللہ عنہ)

ہذا فی شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا تک یعنی ذُو خِيَوَان جب اسلام لائے تو ان سے کسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو انکا ایک گاؤں تھا جس میں انکے غلام رہتے تھے پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مالک بن مرادہ رباوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین جو جسین غلام رہتے ہیں لہذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں تحریر لکھ دی (جسکی عبارت یہ تھی) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ لَعَلَّكَ ذِي خِيَوَانَ ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد صلى الله عليه وسلم في تحريره مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عند ان نے کہا کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذُو دَجْن (رضی اللہ عنہ)

وحشی بن اسحاق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے بہتر آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جنہیں ذُو دَجْن بھی تھے حضرت نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذُو دَجْن نے چند اشعار کہے جو انکے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئینگے۔ ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ انکا شمار اہل حبش میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ذُو دَجْن مقدم جیم لکھا ہے جو اوپر گزر چکا۔ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذُو الرِّوَادِ (رضی اللہ عنہ)

جنی۔ صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسے ناز چاہتے

ہو اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے مکی یعنی ذُو خِيَوَانَ کے نام سے تحریر ہو کر آئی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلاموں کی بات ہے ہوں تو انکے لیے امان ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے ۱۱

(سیدنا) ذو عمرو (رضی اللہ عنہ)

یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہیں ذوالکلاع کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں کے ساتھ جریر بن عبد اللہ بجلي بھی تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دونوں کے پاس اسود عسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا جو کہ یہ جریر بھی اُنکے ہمراہ مسلمان ہو کے مسوختا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور وہ قاصد جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس بھیجا تھا جریر بن عبد اللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب یہ لوگ اثناسے راہ میں تھے تو ذو عمرو نے جریر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی مجھے انکی وفات کا حال معلوم ہو گیا ہے جریر کہتے تھے کہ اسی حال میں ہکو کچھ سوار دکھائی دیے میں نے اسے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابو بکر خلیفہ بنائے گئے ہیں ذو عمرو نے کہا کہ اسے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر ہو گے جب تک تمہاری یہ حالت رہیگی کہ جب ایک سردار تمہارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنا لو اور جب تلوار پر نوبت پہنچ جائیگی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ۔ گے جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی خوش ہو گے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی غضبناک ہو گے پھر ذوالکلاع اور ذو عمرو دونوں نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا سلام کہدینا اور اب ہم پھر آئینگے یہ کہکے دونوں لوٹ گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالغزہ (رضی اللہ عنہ)

جنی۔ اور بعض لوگ انکو طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہیں۔ انکا نام یعیش جو ہمیں ابویاسر بن ابی جہش اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی ایلی سے انھوں نے ذی غزہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا وہ اکثر سفر میں رہتا تھا اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ کبھی نماز کا وقت ہمیں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں آجاتا ہے تو کیا ہم اس مقام میں نماز پڑھ لیں آپ نے فرمایا نہیں پھر اُس نے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اُس نے پوچھا کہ کیا ہم بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیں آپ نے فرمایا نہیں پھر اُس نے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت

۱۲ حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں اُنکے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہیں جاتا ۱۲

کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہوا آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاة سے انھوں نے
 عبد اللہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الرحمن سے اسید بن خضیر سے یا براد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔
 ابو نعیم نے کہا جو بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت براء کے چہرہ میں سپید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی سو جو سے
 لوگ انکو ذوالغفرہ کہتے تھے۔ اور ابن ماکولانے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغفرہ
 کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکے چہرہ میں سپید داغ تھا اگر میرے نزدیک اسمین کلام ہو کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے اور
 نہ بلالی اور نہ جہنی۔ اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی
 سے انھوں نے یعیث جہنی سے جبکا مشہور نام ذوالغفرہ تھا روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذون
 کے باندھنے کے مقامات میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انھوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔ اور اس حدیث کو
 اعمش نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت
 کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالغصہ (رضی اللہ عنہ)

ہم الکاحصین بن یزید بن شداد بن قثاٹ بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علم
 ابن جلد بن مالک بن اودد حارثی جنکو لوگ ذوالغصہ کہتے ہیں بوجہ ایک گلٹی کے جو انکے حلق میں تھی انکی بات صاف سمجھ میں
 نہ آتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

ہیں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر ابن کلبی نے انکا وفد بن کے آنا نہیں بیان کیا انھوں نے صرف
 مقدر لکھا ہے کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے۔ یحییٰ بن سعید کی اولاد میں انھیں کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی
 گلے میں گلٹی) پیدا ہو گیا تھا بان ابن کلبی نے انکے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہے وہ عنقریب اپنے مقام میں ذکر کیا ہے

(سیدنا) ذوقرnat (رضی اللہ عنہ)

انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ انسے یونس بن میرہ بن حلیم نے کچھ مقطوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ انکا تذکرہ
 ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالکلاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اسمیع بن ناگورہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ایفح اور بعض لوگ کہتے ہیں سمیع۔ یہ عمیر ہی ہیں کنیت انکی ابو شریح
 اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شریح۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔ ابن لمیعہ نے

نائب بن علقمہ سے انھوں نے حسان بن کلب عمیر سے روایت کی جو وہ کہتے تھے بیٹے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک گونہ چھیرہ بک وہ تمہیں نہ چھیرے میں - یہ اپنی قوم میں رئیس تھے انکی اطاعت کی جاتی تھی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود غسی کے قتل میں مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبد اللہ بن جلی کو اور بقول بعض جابر بن عبد اللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول جو ذمی عمرو کے نام میں یہ قصہ گزر چکا ہو۔ پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہیں مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انھیں نئے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ انکے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوئے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو جب یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے حق میں فرمایا ہے کہ انکو باغی گروہ قتل کر لیا اور عمار حضرت علی کی طرف تھے) تو انھوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہیں تو ان لوگوں نے انکو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آجائیں گے اور وہ ہماری طرف سے لڑیں گے۔ پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور انکے بعد عمار شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور انکے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگوں کو لیکر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اسوجہ سے اختلاف کیا تھا کہ انکے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے میں ذوالکلاع کو صحابی نہیں جانتا پس وہ حضرت کی حیات میں اسلام لائے تھے اور آپ کے تابع تھے۔ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں سوا اسکے جو عمرو سے اور عوف ابن مالک سے انھوں نے روایت کی ہے۔ جب ذوالکلاع مقتول ہوئے تو انکے بیٹے شریب نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش انکی اشعث نے کہا میں خوف کرتا ہوں کہ امیر المؤمنین مجھے بدگمان ہو جائیں گے لہذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب میں ہیں حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انہیں حضرت علی کے لشکر میں سعید بن قیس کے پاس جانیکی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دیدی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے انکو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائیں چنانچہ یہ لے آئے۔ ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرث بن جابر نے ابو مسرہ یعنی عمرو بن شریب ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب میں دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے باغ کی روش پر کھڑے تھے میں نے کہا کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے تھے ان لوگوں نے کہا ان گھر پہنے اللہ کو

بیت وسیع المغزت پایا میں پوچھا کہ اہل نہروان یعنی خوارج کا کیا حال ہے تو مجھے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہیں
ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلاموں کے) آزاد کیے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دس ہزار واشر اعلم۔
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذواللحیہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ نام انکا شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیع بن عامر بن مصعب بن صحابی ہیں۔
ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن معین نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبیدہ یعنی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے
انہوں نے ذواللحیہ کلابی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس حدیث میں عمل کر رہے ہیں
کہ نئی باتیں ہوا کرتی ہیں یا اس حالت میں کہ تمام باتیں (روز ازل میں) لکھی جا چکی ہیں آپ نے فرمایا اس حالت میں کہ
لکھی جا چکی ہیں انہوں نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کریں آپ نے فرمایا عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا
ہو جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذواللسانین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام مولد بن کنیف ہے۔ بسبب فصیح ہونے کے انکو ذواللسانین کہتے تھے (ذواللسانین کے معنی دوزبان والے) یہ
عبدان کا قول ہے انکا تذکرہ ہمیں کی ردیف میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذونجر (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو ذونجر کہتے ہیں۔ اوزاہی کے نزدیک انکا نام نجر ہے۔ بھتیجے ہیں نجاشی شاہ حبش کے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ان سے ابو جحیٰ مؤذن نے اور جبیر بن نفیر نے اور عباس بن عبد الرحمن نے
اور ابو الزاہر نے اور عمرو بن عبد اللہ حضرمی نے روایت کی ہے۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرابی سے انہوں نے
ابو جحیٰ مؤذن سے انہوں نے ذی نجر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا)
قبیلہ حمیر میں تھا مگر اب اللہ نے اسکو قریش میں قائم کر دیا ہے۔ ذونجر ان لوگوں میں سے تھے جو حبش سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ بہتر آدمی تھے۔ ذونجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ
آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شمار کیا ہے۔ ہمیں ابو جحیٰ
عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریر بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن صبح نے ذی نجر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا جو وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلکاسا) وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھگی (یعنی بہت کچھ نہیں ہوئی) پھر اپنے بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان کی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی آپ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ نماز کو قائم کر دو بعد اسکے اپنے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپ کو نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذومرآن (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر ہمدانی ہے۔ مجالد نے شعبی سے انھوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مرآن کو اور قبیلہ ہمدان کے اُن لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے خط لکھا تھا جسکی ابتدا اسلام علیکم سے تھی پھر انھوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور سب لوگوں نے انکا ذکر عین کی روایت میں لکھا ہے۔

(سیدنا) ذومناحب (رضی اللہ عنہما)

ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بہتر آدمی حبش کے آئے تھے منجملہ اُنکے ذومخبر اور ذومہدم اور ذومناحب اور ذوجن بھی تھے حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی۔ انکا شمار اہل حبش میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نام مناحب لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے منادح لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومناوح (رضی اللہ عنہما)

حبش سے جو بہتر آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومناوح بھی تھے۔ ابو نعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکا نام ذومناحب لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذومہدم (رضی اللہ عنہ)

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومخبر اور ذوجن وغیرہم بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے کہا ہے

علی حمد ذی القرنین کانت سیوفنا صوادم یفلقن الحمد المذکرا وهو ابراسید الناس کلہم
 ۱۵ ترجمہ ذوالقرنین کے زمانے میں ہمارے تلواریں بیز تھیں کہ سخت لوہے کا سیدھا تھا جس سے روز بروز ہمارے امانت سے سب لوگوں کے سردار بنے

ذی زین الاحقاف عز و مخسرہ لمن کان یعی عن ایسہ فاننا وجدنا ابانا العذلی الممد کر
یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذوالیعدین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام خرباق تھا قبیلہ بنی سلیم سے تھے ناجیہ مدینہ میں مقام ذی حبش میں رہتے تھے یہ ذوالشمالین نہیں بن ذوالشمالین
خرزاعی تھے بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوئے تھے ہننے انکا ذکر لکھا ہے اور ذوالیعدین زندہ سہ ماہ تک
کہ اُن سے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے حضرت ابو ہریرہ اسوقت موجود تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز
سن سہو ہو گیا تھا اور ذوالیعدین نے عرض کیا تھا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے حضرت ابو ہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے
کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم اس حالت میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز نظر یا گھبر کی پڑھائی تو ذوالیعدین نے آپ سے
عرض کیا الی آخر الحدیث اور حضرت ابو ہریرہ خیر کے سال بدر کے بہت دنوں بعد اسلام لائے ذوالشمالین اسوقت
تھے زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ذوالشمالین ہیں جو بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ
ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہو گئے تھے۔ ہمیں ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے
اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں سعدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور
مطیر اسوقت موجود تھے انکے بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تم نے مجھے بیان کیا تھا کہ ذوالیعدین
نے تکو ذی حبش کا پتہ دیا تھا اور تم سے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد
آپ نے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز میں قصر ہو گیا مگر ابو بکر و عمر آپ کے ہمراہ رہے اور ذوالیعدین
آپ کے پاس پہنچے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہیں حضرت نے فرمایا نہ نماز میں
قصر ہوا اور نہ میں بھولا ہوں بعد اسکے آپ ابو بکر و عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ذوالیعدین کیا کہتے ہیں ان دنوں نے
کہا کہ یا رسول اللہ صبح کہتے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوئے پھر آپ نے دو رکعت
نماز اور پڑھی بعد اسکے سجدہ سہو کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیعدین وہ ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر میں مقتول

۱۰ اور زینا حاتفہ بن صاحب عزت و فخر تھے جو ان کے باپ دادا کو چھپائے (وہ چھپائے) ہننے تو اپنے باپ صاحبہ اور بہادر پایا ۱۱ حنفیہ کے نزدیک ایسی
حالت میں جبکہ بعد اسلام کے بائیں کرکھ ہو سکا کہ کافی نہیں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہی آخر میں منسوخ ہو گئی تھی ۱۲

ہو گئے تھے کیونکہ مطہر بہت بعد میں اسلام لائے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ انکا تذکرہ تیہون لکھا ہے۔
(سیدنا) ذویمین (رضی اللہ عنہ)

نام انکا مالک بن مرارہ رہا وہی۔ انکو زرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا بادشاہان خمیر کا خط لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال اور نعمان اور بعض لوگ کہتے ہیں زمین اور یہ ان کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگوں نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا جو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمی زمین کے ہمراہ یہ تحریر لکھی بھیجی تھی اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذمی لا الہ الا ہوا بعد فقد وقع بنا رسولکم مفضلت من ارض الروم فلقینا بالمدينة فبلغ ما ارسلتموہ خبرنا قبلکم وانباتنا باسلامکم وقتکم المشرکین وان اللہ عزوجل قد ہدکم بہدایۃ ان السلحۃ والطمع اللہ ورسولہ واتمم الصلوۃ وایتیم الزکوۃ واعطیتکم من المغام خمس اللہ تعالیٰ وسہم نبیہ وصنیہ و ذکر القصة لعلہما فی الزکوۃ وغیرہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اسکو عبدان سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) ذواب (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو الفتح محمد بن حسین از ذمی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی بن حسن (بصری) نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گذر ہوا اور اسنے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورسوانہ حضرت انس کہتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہیں کرتے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہیں ہے سلام تو کسی درجہ ثواب لیکر لوٹتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذولہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر قلیہ مانی۔ حافظ ابو ذریا بن مندہ نے انکا تذکرہ انکے دادا ابو عبد اللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ہدیر بن خالد سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ثابت سے انھوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں سے کچھ لوگ آئے جنہیں ایک شخص ذولہ بن عوقلہ مانی تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب لوگوں سے زیادہ خلق اور خلقت میں

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی تعریف کرتا ہوں جسکے سوا کوئی نہ جو دہیں بعد اسکے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جب ہم سرزمین روم (سینہ) سے لوٹے وہ ہمیں زمین میں بلا بھیجا تھا وہ اور تمہارے یہاں کی خبریں سننے ہمیں پہنچا میں اور تمہارے اسلام کی اور تمہارے لوگوں کی خبریں سنیں اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت سے ہمیں یہ دکھائی کہ تمہارے یہاں کی خبریں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دینے اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے برگزیدہ بنی کا دیتے رہو پھر آپنے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا ۱۲

کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذولہ بین اور مجھے اسپر کچھ فخر نہیں ذولہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذولہ آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے نہیں گھیرا اور نہ عورتوں نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابو بکر صدیق کے ذولہ نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا عمر بن خطابؓ ذولہ نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا عثمان بن عفانؓ ذولہ نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انھوں نے ایک حدیث طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت میں بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت میں انکے لیے کیسے مارچ ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذویب رضی اللہ عنہ

ابن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہیں اسما کے۔ انکا ذکر خراش کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ذویب رضی اللہ عنہ

ابن حارثہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن قبیصہ ابو قبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہیں ذویب بن حبیب بن حطلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن عمرو بن ربیعہ لخی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کبھی تھے ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلیب نے کہا ہے کہ یہ ذویب بن حطلہ ہیں اور انھوں نے مثل ابو عمر کے ذکر کیا ہے کہ انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور رہتے تھے حضرت انہیں کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے کہ جب انہیں سے کوئی قبل اپنے مقام میں پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اسکو قربانی کر دین اور لوگوں کو اسکا گوشت دیدین۔ بہن ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو غسان سمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن عبدالاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انھوں نے سنان بن سلمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے ذویب ابو قبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ قربانی کے جانور (مکہ) بھیجا کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ اگر انہیں سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اسکو قربانی کر دو اور اسکے نعل کو اسکے خون میں سرخ کر دو اور اسکے منہ پر بھی اسکا نشان کر دو اور خود اس میں سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مقام قدید میں رہتے تھے مدینہ میں بھی انکا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ ذویب قبیسہ کے والد صحابی ہیں اور انھوں نے روایت بھی کی ہے۔ اور ابو حاتم رازی نے ذویب بن حبیب کے

ذویب بن مہملہ کے علاوہ لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افضی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے اسلم ابن افضی کے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور انکے پاس رہتے تھے اسے ابن عباس نے روایت کی جو اُسکے بعد انھوں نے کہا ہوا کہ ذویب بن مہملہ بن عمرو خزاعی بنی قریظہ میں سے ایک شخص ہیں فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ قبیلہ بن ذویب کے والد ہیں اسے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ جس شخص نے ان ذویب کو دو آدمی بنا دیا ہو وہ غلطی پر ہو حق وہی ہو جو سہنے ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا انکا بھی تذکرہ انکے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن شعث بن عنبیہ۔ کنیت انکی ابو یحییٰ۔ بصرہ میں رہتے تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عین جہاد کیے تھے عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہوا اور کہا ہوا کہ انکے نام میں نون ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہوا کہ انکا نام ذویب بن شعث بن عنبیہ کے ساتھ ہوا انکا مشہور نام کلاح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اپنے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہوا انھوں نے کہا کہ کلاح آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام ذویب ہوا انکے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہیں شعث بن قرظ بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جنید بن عنبیہ بن عمرو بن تمیم بن عنبیہ انکی اولاد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اسے انکے بیٹے روج کے تروا کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ میں ایک غلام اولاد اسمعیل میں سے چاہتی ہوں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کرو کل قبیلہ عنبیہ کی فیائیگی چنانچہ جب قبیلہ عنبیہ کی فیائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ انہیں سے چاند غلام بیٹے روج کے لے لو اور انہیں سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس بیٹے روج کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رجب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زہیب کو لے لیا بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سروں پر ہاتھ پھرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن کلب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو اہل میں سے اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام احمد اللہ رکھا تھا اسود عسی نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال دیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی حضرت انکو نہ ہونچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیبہ بن ابراہیم غلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کو ابن وہب نے ابن ہبیب سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہوا کہ

میں یہ نہیں جانتا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا نہ ایک مرسل حدیث میں ان کے اسلام کا ذکر کیا گیا ہو اور اس آزمائش کا حسین اللہ نے انکو مبتلا فرمایا تھا۔ اسکو ابن لمیعہ نے روایت کیا ہے۔

حرف الراء۔ باب الرابع مع الف

(سیدنا) راشد رضی اللہ عنہ

ابن حبیش۔ انکو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا شمار اہل شام میں ہوا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہین ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی ہے کہ میں نے نبھے میرے والد نے محمد بن کبیر سے انھوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے مسلم بن یسار سے انھوں نے ابوالاشعث صنفانی سے انھوں نے راشد بن حبیش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس انکی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) پوچھا کہ تم ہانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہیں سب لوگوں نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگوں نے انکو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صورت میں تو میری امت میں شہدا بہت کم ہو جائینگے (سنو) قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہے اور طاعون بھی شہادت ہے اور غرق بھی شہادت ہے اور پیٹ کا مرض بھی شہادت ہے اور نقاس بھی شہادت ہے اسکا بچ اُسے جنت میں لجاینگا اور اس حدیث میں ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ حل جانا بھی شہادت ہے اور مرض سل بھی شہادت ہے۔ اس حدیث کوشیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ تابعی بن شامی ہیں۔

(سیدنا) راشد رضی اللہ عنہ

ابن حفص اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدالربیع سلمی۔ کینت انکی ابو اشد۔ مسلم بن حجاج نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا نام پہلے ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا غادی بن ظالم حضرت نے فرمایا نہیں تم راغد بن عبد اللہ ہو یہ نبی سلیم کے اُس بت کے خادم تھے جسکا نام سواع تھا۔ اسے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے وہ بت جسکا نام سواع تھا۔

سئلۃ میں تھا اور انھوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنیکا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا جی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام راشد رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور تیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے اشعار کے

قالتم الی الحدیث فقلت لا یابى علیک اللہ والاسلام
یا نفتح حین کسر الاصلام
لوما شہدت محمد ا و قبیلہ
لرایت نور اللہ اضعی سا طعنا
والشکر لعیسیٰ وجہ الاظلام
انکا تذکرہ تیوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دعیم بن ایاد سے بن ایادی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بننے آئے تھے انکا نام قرظاب تھا حضرت نے انکا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

امین بدیل بن ورقاء خزاعی۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر میں گذر چکا ہے۔ پیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ اور انکے بھائی عبید اللہ اور عبد الرحمن اور سلمہ سب صحابی ہیں۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن معق بروت کو اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جن میں بن صمد اور حرام بن طحان اور عروہ بن اسامہ بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انھوں نے انکے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکے نام میں تصحیف کر دی ہے صحیح نام انکا نافع ہے مسین کسی کا اختلاف نہیں ہے ابن رواحہ نے انھیں کے متعلق ایک شعر کہا ہے

رحم اللہ نافع بن بدیل
رحمۃ المتبعی ثواب الجہاد

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس میں ابو نعیم کی طرف سے ابن مندہ کو اس میں دہم ہو گیا ہے۔

۱۱۔ ترجمہ میری مشوۃ نے کہا کہ وہا میں کریں میں نے کہا نہیں اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں اگر تو محمد کو اور انکے اصحاب کو دیکھتی ہے تو میں نے بتوں کو توڑا تو یقیناً تو خدا کے نور کو روشن اور چکنے والا دیکھتی ہے اور شرک کو دیکھتی ہے کہ اس کے چہرہ کو تاریکیاں چھپا کے

۱۲۔ ۱۱

۱۳۔ ترجمہ۔ اللہ نافع بن بدیل رحمت کرے ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلبگار پر ہوتی ہے۔ ۱۲۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

سوانی بن بدیل بن ورقاء خزاعی کے صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ میں داخل ہوئے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور ان کے ایک غلام کے گھر میں جتنا نام رافع تھا پناہ گزین ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر سلمی۔ اسے ان کے بیٹے بشیر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ایک لیجاٹکی وہ آگ وہاں مضطرب ہوگی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالہبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر محمد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور ان کے شرکاء کے غلام تھے ہر شخص نے انکو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سو ایک آدمی کے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس سے سفارش کرانے کے لیے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا اور اپنے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ان رافع کی کنیت ابوالہبی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھو بارے کھائے تھے۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے۔ بکر بن سواد نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے یہ بات رافع بن ثابت سے سنی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین سے اس میں وہم ہو گیا ہے صحیح نام انکا رافع بن ثابت ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بن انصاری ہیں ہمدانی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انکو لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ ہمدان میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالجعد۔ سالم بن ابی الجعد اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور لوگوں نے

انکو کینت کے باب میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادثے تھے انکا تذکرہ اسلام کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقعہ میں نے انکے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انھوں نے وفات پائی انکو زہری وغیرہ نے شریک بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارث بن خرزج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اموی حارثی۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج ابن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انھوں نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کینت انکی ابو عبد اللہ

ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خدیج۔ انکی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن شان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں انھوں نے بدر میں جانے کے لیے اپنے آپکو پیش کیا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن ہونے کے سبب سے انکو

واپس کر دیا تھا اور غزوہ احد کے دن اجازت دیدی تھی پس یہ احد میں اور خندق میں اور اکثر مشاہدین شریک ہوئے احد کے دن ایک تیراٹکے چنبر گردن میں لگ گیا تھا انھوں نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اسکی رکھی وہ تمام عمر میں نکلی اسے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ انکا زخم عبد الملک بن مرثد نے زنی میں کھل گیا پس سلسلہ میں ۸ سال انکی وفات ہو گئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے انسے منجھہ صحابہ کے ابن عمر اور

محمود بن لبید سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجلہ تابعین کے مجاہد اور عطاء اور شعبی اور انکے پوتے عبایہ بن رفاع ابن رافع اور عمرہ بنت عبد الرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن ہمدی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں ابو القاسم اسمعیل بن سابق بن علی بن حسین حامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم محمد بن علی بن ہریر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

۱۱۔ حادی صدار پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ حالت سفر میں اونٹوں کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشماہ شتران پٹھا کرنے کے لیے اسکو حاد کہتے ہیں ۱۱

ابو علی حسین بن عیسیٰ بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن نمیر اور علی بن عبید نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے
 حاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے محمود بن سعید سے انھوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
 پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اس میں زیادہ
 ثواب ہو اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ہناد نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عیاش نے ابو حصین سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے رافع بن خدیج سے روایت
 کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب
 ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اسکی کچھ پیداوار کے عوض میں پارو پیسے کے عوض میں کسی دوسرے کو
 دیدیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دیدے یا خود اسکی
 ذرا عبت کرے۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے چچا سے
 اسکی روایت کرتے ہیں اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں۔ جب
 انکی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمر ان کے جنازے میں گئے لوگوں نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے
 فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو۔ انکی اولاد مدینہ اور بغداد میں تھی زر و خضاب لگایا
 کرتے تھے اور موچوں کو منڈاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع رضی اللہ عنہ

ابن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا
 صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے میں اسے مروی ہے اسکی اسناد میں غلطی ہے واللہ اعلم۔
 ہمیں عبد الوہاب بن مہبہ اللہ بن عبد الوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے
 والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عمار نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے مجھے طارق بن عبد الرحمن قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصاری میں گئے اور کہا کہ
 ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرمادی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے
 کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیوں کو کھلا دیں
 اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سو اسکے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور اپنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا
 کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن زید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اسی اشہلی ابن اسحاق نے اور واقدی نے اور ابو معشر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ نبی زعورا ابن سکن نام کو کوئی شخص نہ تھا ان سکن نام کا امر و القیس بن زید بن عبد الاشہل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدر میں سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب میں محمد بن اسحاق نے بھی ہشام ابن کلثبی کی موافقت کی ہے۔ انکا ذکر رافع بن زید کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابن شہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص میں خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد انصاری نے محمد بن زیاد الہامانی اور عبد الرحمن بن جبیر بن زہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی گئی انکی ابو الحسن ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غلام بن سعد کے۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابو حمزہ نے عبد الکریم بن ابی النخارق سے انھوں نے مسور بن مخزوم سے انھوں نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پرہسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان میں تلو چار ہزار میں دید و نگا حالانکہ اسکے چھ ہزار مجکولتے ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرہسی اپنے پرہوس کے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے رافع غلام سعد کو نہیں جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو ہمیں بہت سندوں سے سفیان بن عیینہ سے پہنچی ہے کہ انھوں نے ابراہیم بن مسرور سے انھوں نے عمر بن شریک سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخزوم نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ میں اُنکے ہمراہ چلا پس ابو رافع آئے اور انھوں نے ان سے کہا تم

انکو یعنی سعد کو کیوں کہتے کہ مجھ سے میرا گھر جو اُنکے احاطہ کے اندر ہو رسول لے لیں اور میں چار سو دینار سے زیادہ ان سے
 نلوں گا یا انھوں نے کہا کہ یکیشٹ لوں گا یا کہا کہ بدفحات لوں گا ابورافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم میں اس مکان کو پانچ سو دینار
 نقد میں بھی نہ بیچتا اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پر وہی اپنے پر وں والے مکان
 کا زیادہ حقہ ارہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ کینت انکی ابو الحکم۔ انصاری بن اوس بن۔ عبد الحمید بن جعفر بن عبد الحکم بن رافع بن سنان کے جد ماجد
 بن۔ مہین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابماہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے والد
 سے انھوں نے اُنکے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انکی بی بی نے اسلام سے
 انکار کیا اور اُس نے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہذا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی
 کہ یا رسول اللہ یہ میری بیٹی ہے اسکا دودھ چھوٹ چکا ہے اور رافع نے کہا یا رسول اللہ یہ میری بیٹی ہے (مجھے ملنی چاہیے)
 پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور
 لڑکی کو اپنے دونوں کے درمیان میں بیٹھلا یا پھر اپنے فرمایا کہ تم دونوں اسکو بلاؤ چنانچہ دونوں نے اسکو بلا یا لڑکی ان کی طرف
 جھکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسکو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی رافع نے اسکو لیا
 اس حدیث کو ثوری نے اور حماد بن زید نے اور یزید بن زریع نے اور ابو عاصم نے اسی طرح روایت کیا ہے اور علی
 ابن عراب نے اور عیسیٰ بن یونس نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا رافع سے
 روایت کیا ہے اور مشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے یہ سیکھا
 اور نیز اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ابو الحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بنی نے عبد الحمید بن جعفر سے
 انھوں نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہے خوط کا ذکر ہو چکا ہے وہم ہے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔ قواقلہ کہتے ہیں غنم بن عوف
 ابن عمرو بن حوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم کو قوقل کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور
 احد اور اُسکے بعد کے مشاہدین انکا شریک ہونا متفق علیہ ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہاوسی۔ احد میں فسر یک تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سہل عمراء الاسد کی طرف گئے تھے یہ دونوں زخمی ہو گئے تھے اور ان کے پاس سواری بھی نہ تھی۔ غزوہ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابو عمر کا قول تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو ابن زید کہتے ہیں اور انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے شرکاء بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نضیر کی شلخ بنی عبد الاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہے جنکو بعض لوگ رافع بن زید کہتے ہیں اور انھوں نے عمرو سے شرکاء بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعمرا بن عبد الاشہل سے رافع بن زید کا نام نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر یا خضیر۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو مگر یہ صحیح نہیں ہے صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن خضیر نام کا کوئی شخص نہیں ہوا ان صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے انکا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جسکی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اسکو عبداللہ بن جہان نے عبدالمجید بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن خضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اور انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اسکو تم خود بولو یا اسے چھوڑ دو ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن ہونے کے باعث سے نہیں لیا تو رافع ابن ظہیر بن رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیرا اندازہ ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دیدی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ انکو ابن جندع کہتے ہیں ابن جندیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیح بن ظہرہ بن بکر بن عبدمنہ ابن کنانہ کنانی ضمیری۔ یہ بھائی ہیں حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہیں

جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے درختوں پر ڈھیلہ پھیکا کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ یہاں ایک لڑکا ہے وہ چھوہارے کے درختوں پر ڈھیلے پھیکا کرتا تھا پس لوگ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اپنے فرمایا کہ اسے لڑکے تو درختوں پر ڈھیلے کیوں پھیلتا ہوئے کہا چھوہارے کھانے کے لیے اپنے فرمایا ڈھیلے نہ پھیکا کر و درخت کے نیچے جو گرے ہوں انکو کھا لیا کر و پھر اپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکا پیٹ بھردے۔ اسے عبد اللہ بن صامت نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن انکے حلقوم کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکمان سے نکل جاتا ہوا لی آخری پٹی

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لہل مزنی۔ یہ اور انکے بھائی عائد بن عمرو مزنی دونوں صحابی ہیں دونوں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی نے اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رافع بن عمرو بن عوم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی اسے عمرو بن سلیم نے اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہے انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ہلال بن عامر کو فی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا جبکہ دن چڑھ گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے میں نے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور میں لوگوں کو چیرتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور میں نے اپنا ہاتھ آپکی جوتی اور پیر کے درمیان میں رکھ دیا اپنے فرمایا کہ (کیا) رافع (تم ہو) اب تک مجھے اپنے ہاتھ میں آپکے پیروں کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے (یعنی وہ کیفیت اب تک میرے پیش نظر ہے) ہمیں ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے بھی قطان نے مشعل یعنی ابن عمرو اسیدی سے انھوں نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں اس وقت میں بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں اس حدیث کو ابن ہمدی اور عبد الصمد نے مشتمل سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر عبد الصمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ ابراہیم بن عیلہ نے ابوالزاہر یعنی بدیر بن کعب سے انھوں نے رافع بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین میں ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جسکا حکم انھیں دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ نے اپنی روح بھیجی کہ اے داؤد تم نے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد نے کہا ہاں امیر سے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا تھا اس قصہ میں جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اُسکے انھوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قنات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تھائی اسکی گرگین انھوں نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ امیر سے پروردگار یہ کیوں اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمہارے ہاتھ سے خون بہت ہوئے ہیں حضرت داؤد نے کہا کہ امیر سے پروردگار کیا وہ خون تیری محبت میں اور تیری مرضی کے موافق نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں گروہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہیں اور مجھے اپنی بھی رحم آتا ہے پس یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گذری پس اللہ نے اپنی روح بھیجی کہ تم رنجیدہ نہ ہو میں اس گھر کی عمارت تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کروں گا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اسکی عمارت تمام ہو گئی تو انھوں نے قربانیاں کیں اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے اپنی روح بھیجی کہ میں تمہاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہوں پس اب تم مجھے (جو چاہو) مانگو میں تمہیں دوں گا سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھے تین باتیں مانگتا ہوں ایسا حکم (مجھے سکھاؤ) جو تیرے حکم کے موافق ہو اگرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور جو شخص اس گھر میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے اُمدن تھا جبکہ اسکی ماں نے اُسکو جانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتیں تو انکو دیدی گئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تیسری بات بھی انکی منظور ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ اور بعض لوگ انکو۔ رافع بن عمرو بھی کہتے ہیں یہ رافع بیٹے ہیں ابورافع طائی کے ابن کلبی نے انکا نسب بیان

کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو - عمرو کا نام حدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنس بن معاویہ بن جرول بن نفل بن عمرو بن غوث بن طرطانی سنسی - کینت انکی ابو الحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو انکے راہبری تھے خشکی میں انکو پانچ دن میں یہ مسافت قطع کرادی تھی انھیں کے حق میں یہ اشعار کے تھے اشعار

لقد در رافع انی اہستدی فوز من قرا قرالی السری
خما اذا ما صار ہا الجیش بکی ما سار من قبلہ انس یری

قبیلہ طر کے لوگوں نے کہا ہے کہ یہی ہیں جسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی - یہ زمانہ جاہلیت میں ٹھگ تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ طانی کی نسبت قبیلہ طر کے لوگوں کا قول ہے کہ یہی ہیں جسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریاں چرارہے تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت کی رافع نے اُسکے متعلق یہ اشعار کہے تھے اشعار

رعیۃ الضان احمیہا بکلبی من اللست الخفی وکل ذئب
ولما ان سمعت الذئب نادی
بشرنی باحمد من قریب سعیت الیہ قد شمرت ثوبی
فالفیت الیہ یقول قولاً صدقت الیس بالقول الکذب
تینت الشریعۃ للعیب والبرت الضیاء لیس فی حلی
امی ان سعیت و من جنوبی

یہ رافع غزوہ ذات السلاسل میں شریک تھے اور اس میں حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے اور انکا قصہ مشہور ہے۔
سکھ میں حضرت عمر بن خطاب کے پہلے انکی وفات ہوئی۔ اسے طارق بن شہاب نے اور شعبی نے روایت کی یہ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عسقرہ - ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ یعنی ابن مندہ کے انکا تذکرہ تاریخ میں لکھا ہے اور معرفۃ الصحابہ میں نہیں لکھا ہے

۱۱۵ ترجمہ اللہ رافع کو ڈاب دے کہ انھوں نے کس طرح راہبری کی: قراقرے سری تک لگنے: پانچ دن میں کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے سے بچنے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہیں گیا: ۱۲۵ ترجمہ میں اپنی بکریاں چرارہا تھاکتے کے ذریعہ سے انکی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے بچھینے بھیڑیے کو سنا کہ اُس نے آواز دی: اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں: پس میں آپ کے پاس بڑی استعداد سے سوار ہو کر گیا: سنی نبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں جو جھوٹی نہیں ہوتی مجھے انھوں نے سچی بشارت دی: یہاں تک کہ اس طلبکار پر شریعت کھل گئی: اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا: اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پیلو میں ہوتی ہے: ۱۲

میں لکھا ہوں شاید ابن مندہ نے انکا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہو کیونکہ انھوں نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام رافع بن عنترہ جو واللہ اعلم۔
(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنجرہ بعض لوگ انکو عنجدہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اوس بن ہن بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس سے ہیں۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں شریک تھے۔ عنجدہ انکی والدہ کا نام تھا ابن شام اور ابن اسحاق کا قول ہے اور انکے والد کا نام عبد الحارث ہے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ انکا نام عامر بن عنجدہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رافع بن عنترہ ابن اسحاق نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔
انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غزیر بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ عبد الملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور حضرت نے انھیں ایک تحریر بھی لکھی تھی کہ انکو کوئی شخص ضرر نہ پہنچائے سوا اسکے کہ یہ خود اپنے آپکو ضرر پہنچالیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عجلان بن عمرو بن و مر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن چشم بن خزرج انصاری خزرجی زرقی کنیت انکی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کنیت انکی ابو فاعہ ہے۔ سردار تھے عقبی ہیں یعنی بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں شریک تھے بدری ہیں بنی زریق کے سردار تھے۔ موسیٰ بن عقیب نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں انکو ذکر نہیں کیا ہاں انکے دو بیٹوں رناعہ اور حلاذ کو ذکر کیا ہے لیکن وہ دونوں سردار نہ تھے اور سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا ہے کہ رافع بن مالک چھ سرداروں میں تھے اور بارہ میں بھی تھے اور سہ میں بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ چھ سرداروں کے سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفران قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابن اسحاق

اسے طلب یہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سب ان سے سب سے پہلے اسلام لائے تھے ۱۲

بیان کیا ہے کہ رافع سب سے پہلے شخص ہیں جو سورہ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔ اسے اُنکے بیٹے رافع بن رافع نے روایت کی جو کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ لوگوں میں اہل بدر کا کیا مرتبہ ہے حضرت نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگوں میں ہیں جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (انکا مرتبہ ہم میں ہے) ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی ہے ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ خزرج کے چھ انصار سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپ کے ہمراہ بیٹھے تو آپ نے انھیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور آپ پر اسلام کو پیش کیا اور انھیں قرآن پڑھ کے سنایا اور انھیں نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگوں میں زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ میں لوٹ کر آئے تو انھوں نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انھیں اسلام کی ترغیب دی پس اسلام انہیں شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھروں میں سے ایسا نہ تھا جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ آئندہ سال موسم حج میں انصار میں سے بارہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقبہ میں (اسی کا نام عقبہ اولیٰ ہے) ملے اور انھوں نے آپ سے عورتوں کی ایسی بیعت کی واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہوا اسکے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اسمین ستر انصار تھے ان سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی حضرت نے ان سب لوگوں سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور آپ نے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدوں کو پورا کریں گے تو انھیں جنت ملے گی ان لوگوں کے سردار رافع بن مالک تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپ کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے جب سورہ طہ نازل ہوئی تو اسکو انھوں نے لکھا اور اسکو لیکر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھ کر سنایا یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ رافع غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ وہ غزوہ بدر میں نہ تھے اسمین شک نہیں کہ ابو عمر نے یواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ابن اسحاق نے انکا ذکر خشر کا سے بدر میں نہیں کیا اسکو یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو

یعنی بیعت میں عورتوں سے جو اقرار لیے جاتے ہیں کہ شرک نکرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار اسے بھی لیے گئے ۱۳

ابن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوہ بدر میں شریک تھے اور انکے علاوہ اور لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے وائشرا علم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہیں۔ کنیت انکی ابو مالک ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابو حفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انھوں نے سعید بن عبد الحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ سرداروں میں بھی تھے اور ستر سرداروں میں سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراد بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں میں سے تھے اور ان ستر آدمیوں میں سے بھی تھے جو بیت عقبہ میں شریک ہوئے تھے غزوہ بدر میں شریک نہ تھے ہاں انکے دونوں بیٹے رفاعہ اور خلد شریک تھے۔ ابو جعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رافع بن مالک قتی جنگی کنیت ابو مالک جو عقیبی تھے ہزار تھے احد کے دن شہید ہوئے انکے کوئی روایت محفوظ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ابن ہند پر اسکا ذکر کرنے کے لیے لکھا ہے رافع بن مالک وہی ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہو اس میں نہیں جانتا کہ ابن ہند پر یہ بات کیوں کہتے ہیں شاید انھوں نے اس کو میں لکھا کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے انھوں نے انکو دو سمجھ لیا ہے علمائے اس قسم کی باتوں میں بہت اختلاف کیا ہے بلکہ ایک ہی شخص کے بارے میں ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہیں مجملہ انکے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہے بعض راوی ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے نہیں نقل کیا اور جسقدر باتیں ابو موسیٰ نے اس تذکرہ میں لکھی ہیں کہ چھ سرداروں میں ہیں اور بارہ سرداروں میں ہیں اور ستر سرداروں میں ہیں اور یہ کہ یہ رقی ہیں اور نقیب ہیں یہ سب باتیں پہلے تذکرہ میں گذر چکی ہیں اور یہ دونوں ایک ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں وائشرا علم

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لوزان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن چشم ابن خنجر ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اسی دن شہید ہوئے انکو حکمرانہ بن ابی بل نے قتل کیا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ رافع بن معلی اور انکے بھائی ہلال بن معلی بدر میں شریک تھے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے اور عروہ نے شہدا سے بدر کے ناموں میں رافع بن معلی بن لوزان انصاری کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن چشم بن خنجر سے لکھا ہے اور ابن شہاب زہری نے

شہدائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلیٰ کا نام لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ابو سعید بن معلیٰ ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابو سعید نہیں ہیں۔ ابو سعید سے عبید بن جین نے روایت کی جو ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابو سعید بن معلیٰ کا نام حارث بن نفع بن خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔ اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلیٰ بدر میں شہید ہوئے تھے اس میں اعتراض ہے کہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ اختلاف نہیں ہے کہ بنی زریق بیٹے ہیں عبد حارثہ کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی حسیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہے جیسا کہ پہلے نسب میں گذر چکا ہے والاعلم

(مسیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلیٰ کنیت انکی ابو سعید۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث ہے جس نے ان کا تذکرہ حاکم کی روایت میں کیا ہے ان کے بیٹے سعید اور عبید بن جین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ان الذین لو لو انکم یوم التقی الجمعان انما استزلم الشیطان الایہ انھوں نے اپنی سند سے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمان اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور رافع بن معلیٰ انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حص بن عاصم نے ابو سعید بن معلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزیر میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا حضرت نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے استجبوا للرسول اذوا حکم لما یحکم ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور حارث کے نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام ان کا حارث ہے والاعلم۔

(مسیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیت بن عمرو بن جراد بن ابوعب بن طبل بن عدی بن ربیعہ بن زشدان بن قیس بن جینہ جنی حدیبیہ میں شریک تھے
 ۱۲۰۰ھ تک تم میں سے لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے انکو شیطان نے ہٹا دیا تھا اس آیت میں لفظ حدیبیہ کے ساتھ اشارہ ہے کہ اس میں صحابہ سلفین سے کوئی تھی
 اگر اللہ چاہے اللہ نے انھیں قرآن میں بیان فرمایا ہے ۱۲۰۰ھ تک اللہ اور رسول کی بات بلاوجہ نہ چکوائی بات کے لیے بلائیں جس میں عماری زندگی ہو ۱۲

یہ بھائی ہیں جناب بن کثیر کے۔ حجاز میں رہتے تھے۔ بہن ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن شیبہ تک خبر دی وہ کہتے تھے بہن معمر نے عثمان بن زفر سے انھوں نے رافع بن کثیر کے کسی بیٹے سے انھوں نے رافع بن کثیر سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی سبب نحوست ہے اس حدیث کو عبدالرزاق نے اور ابن مبارک نے اور ہشام بن یوسف نے اور عبد المجید بن ابی داؤد نے معمر سے انھوں نے عثمان ابن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسکو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے محمد ابن خالد بن رافع بن کثیر نے اپنے چچا ہلال بن رافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلہ جہینہ سے تھے حدیث میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن لیث بن خدش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ احد میں شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسکو عثمانی نے عدوی سے لقل کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید ثقفی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ابو بکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔ اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید بن رافع سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکین بن کرز بن زعمور ابن عبد الاشمل انھاری اوسی ثم الاشہلی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے رافع بن زید کے بیان میں انکا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

باب الراوی الباء

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

اسود۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ رنگ انکا سیاہ تھا۔ کبھی کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درباری تھے۔

کیا کرتے تھے یہی تھے جنھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپ نے اپنی بی بیوں سے علیحدہ ہو کر بالاخانہ میں اقامت فرمائی تھی بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے انکا نام رباح تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہوا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

نبی حجبا کے غلام تھے۔ احد میں شریک تھے۔ عروہ نے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے کہا ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور ابو عمر نے کہا ہوا کہ میں انکو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہوں۔ جنکا ذکر آگے آئے گا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہوا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بھی کہتے ہیں مگر ربیع زیادہ مشہور ہوا ربیع بیٹھے تھے صفی بن رباح بن حارث بن نجاش ابن معاویہ بن شریف بن جرودہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ آہل مدینہ میں ہیں بصرہ میں رہتے تھے انکے بیٹے کے بیٹے مرقع بن صفی بن رباح ذریت کی پڑوسی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دن (جسین وہ خوشی کرتے ہیں) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جاتا پس سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمیں ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن ابی جرادہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبد اللہ بن اسمعیل بن احمد بن ابی عیسیٰ الجلی الجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ مروزی باہن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن حصین بن عبد الرحمن صابونی نے شہر حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن ابن ابی الزناد نے اپنے والد ابو الزناد سے انھوں نے مرقع سے انھوں نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر میں خالد ابن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اہل اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گدرا ایک عورت پر ہوا جسکو مقدمہ لشکر میں سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہو کر اُسے دیکھنے لگے اور اُس کے حسن سے تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اودھنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیوں قتل کی گئی) بعد اسکے اپنے لوگوں کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید جا کر کہہ دے کہ عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی جو کہ وہ کہتی تھیں ہمارا ایک غلام تھا جسکا نام ربیع تھا اُس نے (ایک مرتبہ) عجدہ میں پھونکا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امی ربیع کیا تھیں معلوم نہیں کہ جس نے پھونکا اُس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حاد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھوں نے ابوصالح سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کیا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غلام سے جنکا نام ربیع تھا فرمایا تھا کہ امی ربیع عجدہ میں اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو در خاک کو صاف نہ کرو اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیہ نے عینہ بن ازہر سے انھوں نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

کنیت اُمی ابو عجدہ۔ اُسے انکے بیٹے عجدہ نے روایت کی ہے۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اہل شام میں سے ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور انکی کوئی حدیث نہیں لکھی اور میں نے بعض نسخوں میں اس سے زیادہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم انطاکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مادر میں بن یونس بن راشد نے عبد الکریم بن مالک نے رحمی سے انھوں نے عجدہ بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے ملنے کے لیے دربان مقرر کر لگا سکے اور آگ کے درمیان میں حجاب نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قسیر نخعی۔ بنی قشیر کے خاندان سے ہیں۔ مصری ہیں۔ موسیٰ بن علی بن ربیع کے دادا ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے میں ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصدین کے گئے تھے وہ انھیں کے یہاں مقام برکوت میں جو مصر کا ایک قریب تھا فروکش ہوئے تھے۔ موسیٰ بن علی بن ربیع نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پوچھا کہ تمہارے یہاں کیا پیدا ہوا انھوں نے کہا کہ عنقریب ہونے چاہتا ہے یا لڑکا یا لڑکی

ہیم بن ذہل بن مہنی بن ملی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیع بیٹے ہین ابو رافع کے یہ ابو عمر کا اور ابن کلبی کا قول ہے۔ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ربیع بیٹے ہین ابو رافع انصاری کے بدری ہیں اور ان دونوں نے کہا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے شریک تھے ربیع بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے۔ کہ وہ بنی عمرو بن عوف کے ہیں بدری ہیں مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے انکی طرف ہو ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیع۔ بدری ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہین ابو رافع انصاری کے۔ انھوں نے اپنی سند سے ابن شہاب کے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربیع بن رافع کا نام روایت کیا ہے۔ اور یونس بن کبیر نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربیع بن رافع ابن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ابن کتاہون کہ ابو نعیم نے اور انکی جمعیت میں ابو موسیٰ نے اس تذکرہ کو اور اس پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونوں نے پہلے نام کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ وہ ربیع بیٹے ہین ابو رافع کے اور عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہیں اگر وہ دونوں ناموں کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کہ ربیع کے والد کا نام رافع ہے جسکا ذکر پہلے نام میں ہوا انھوں نے پہلے نام میں تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام میں صرف کنیت لکھی ہے اگر دونوں تذکروں کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائیگا جو پہلے تذکرہ میں ابو عمرو بن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لیگا کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ بدری ہیں۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے اور عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربیع بن عمرو بدری شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے اور عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربیع بن عمرو بدری شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

وہ کہتے تھے مجھے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جریر نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے ربیع الصمدی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبر الصاری کے بھتیجے کی عبادت کو تشریف لے گئے انکے گھر والے انکے لیے رو رہے تھے انکے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں عورتوں کو رونے دو ان جب انتقال ہو جائے اسوقت چپ ہو جائیں۔ اور موسیٰ بن عبد الملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہو اور انکا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبد الملک سے انھوں نے جریر بن عقیق سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ان سے انکی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقی موجب نخواست ہو اور عورتوں کی اطاعت موجب ندامت ہو اور خوش خلقی موجب برکت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن غنم بن عوف بن خزرج۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہو انھوں نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

جرمی۔ کنیت انکی ابو سوادہ۔ سلمہ بن رجاء نے سلمہ بن عبد الرحمن جرمی سے انھوں نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت نے ہمیں کچھ اونٹ دیے جانیکا حکم دیا اور (میرے والد سے) فرمایا کہ تم اپنے بیٹوں سے کہو کہ اپنے ناخون تر شو اڈالا کریں تاکہ جب مویشیوں کا دودھ دوہیں تو اُنکے تھن زخمی نہوں۔ اس حدیث کو کئی آدمیوں نے سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہو اور سوا سلمہ بن رجاء کے یہ کسی نے نہیں کہا کہ میں اور میرے والد دونوں گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ بعض لوگوں نے ان ربیع کا تذکرہ ابو سوادہ کے نام میں لکھا ہو وہ یہی ہیں۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عوف بن قنان بن الف التاق۔ انکا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم شاعر تھے اور بڑے نامور شاعروں میں سے تھے۔ کنیت انکی ابو زید ہو۔ یہی ہیں جنکو لوگ مجمل سعدی کہتے ہیں

ابو علی یعنی زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادریں بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انھوں نے ہجرت بھی کی ہے
انکا خیال ہے کہ یہ بنی شماس بن لہی بن النفا الناقہ سے ہیں۔ اور ابن درید نے کہا ہے کہ مخبل کا نام ربیعہ جو و الشہ علم
انکا تذکرہ انہیں سے کسی نے نہیں لکھا۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ربیع حارثی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں۔ انکا نسب ابو عمر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور لوگوں نے
کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں زیاد بن انس بن دیان کے۔ انکا نام زید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ
ابن کعب بن حارث بن کعب حارثی ہے نسب ابو فراس نے بیان کیا ہے۔ اس نسب کی بنا پر یہ عبدالحجر بن عبد اللہ بن
کعب بن ربیع کے چچا کے بیٹے ہو گئے اور انکا نام عمرو بن دیان ہو گا دیان کا نام زید ہو گا اور حارث بیٹے ہو گئے کعب بن مزج کے
ربیع صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے
تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہیں ہو اور جب وہ قوم پر حاکم ہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہو لوگوں نے کہا
کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہیں جانتے حضرت عمر نے کہا ان تم سچ کہتے ہو۔ بہت نیک اور متواضع
تھے انکو حضرت ابو موسیٰ نے جنگ مناور واقعہ سلسلہ ہجری میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اس جنگ کو انھوں نے لڑ کر فتح کیا
اور کافروں کو قتل کیا اور قید کیا انکے بھائی ماجر بن زیاد اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت معاویہ نے انکو بھرتا کر
حاکم بنایا اللہ نے انکو ترک پر غالب کیا اور یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت
معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہاں سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا
انھوں نے بلخ میں جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لگتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب
کسی جہاد میں ہوتے تھے تو انکی سواری انکے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ انکا گھٹنا کسی کے
گھٹنے سے مس کرتا تھا۔ مطر بن یحیر نے اور حفصہ بنت سیون نے ان سے اور انھوں نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار
سے روایت کی ہے انکی کوئی مستند حدیث معلوم نہیں حسن بصری انکے منشی تھے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیاد بن
ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا تھا کہ امیر المؤمنین معاویہ کی تحریر آئی ہے وہ تمکو حکم دیتے ہیں کہ سوئے چاندی کو مال غنیمت
میں سے علیحدہ کر لو اور اسکے سوا اور چیزوں کو تقسیم کر دیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المؤمنین کے
حکم سے پہلے مل چکا ہے (لہذا میں امیر المؤمنین کا حکم نہیں مانتا) اور انھوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ ابی غنیمتین
نے ادھر انھوں نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انکو موت نصیب کرے

پس ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا کہ انکی وفات ہو گئی۔ ۱۰۰ پر بیان ہو چکا ہے کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہے اور ربیع بن یاکہ
تو یہ واقعہ ہے کہ جب انکو حجر بن عدی کے قتل ہونیکے خبر ملی تو انھوں نے کہا کہ اے اللہ اگر ربیع کے لیے تیرے یہاں کچھ بھلائی ہو
تو اسے اٹھا لے پس یہ اپنے مقام سے اٹھنے نہیں پائے کہ انکی وفات ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ربیعہ بن زید ہے اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہیں سلی ہیں۔ انے الکر زور ہونے
روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ اپنے ایک قریشی جوان کو
دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہو بیٹھتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ فلان شخص نہیں ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو انکو
بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے گئے) تو انے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ ہے کہ تم راہ سے علیحدہ ہو انھوں نے کہا میں جبار
سے بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ غبارِ جبار کا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور
ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی۔ ثم الظفری۔ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قاربہ عسی۔ عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمن بن مالک بن عبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قاربہ
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے دادا کے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے والد ربیع نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ربیع رکھا اور انکو ایک چادر وی
اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی۔ انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب انصاری۔ یہ وہم ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعان بن یساف۔ بھائی ہیں حارث بن نعان بن یساف انصاری کے۔ احد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ
اشیری نے ابو عمرو اسد راک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۲۶۔ یعنی غبارِ جبار کا جو لہذا اسندِ بدو خدا اور موجب حصولِ جنت ہے ۱۲۶

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہا۔ یہ ربیعہ اہرم ثقفی ہیں۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہو کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد میں بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ربیعہ اہرم تھا انکو جذام تھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کر نیکی نوبت آئی تو حضرت نے اسے فرمایا کہ ہننے تم سے بیعت کر لی پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں انکی انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکثم بن سبیر بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن لغیر بن عامر (ہو) کئی صحیح نسخوں میں بیٹے ایسا ہی دیکھا ہے۔ کینت انکی ابو یزید بہت پستہ قامت اور کم روٹھے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے تیس برس کی عمر میں احد میں شریک ہوئے تھے اور خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک تھے۔ خیبر میں شریک تھے انکو حارث یہودی نے نظاۃ بین بنو خیبر کے قلمون میں سے ایک قطعہ (کا نام) تو ابن اسحاق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو حنص عمر بن مہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بہتہ اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ زعفرانی نے جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا ہے کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قرظی نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن سب سے انھوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں سواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گو اور خوش مزہ ہوتا ہے اور عمر نے کہا ہے کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن سب کے نیچے جس قدر راوی ہیں وہ سب غیر معتبر ہیں اور سعید بن سب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن سب حضرت عمر کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ نیز نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلدہ ثقفی۔ انکی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں عبید اللہ بن احمد بن

ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں عبید اللہ بن احمد بن

علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ امین اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد
ابن عبد اللہ بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی
وہی شخص ہیں جو عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہو کر بلند آواز سے
چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اسے لوگو یہ کون مہینا ہو
چنانچہ انھوں نے چلا کے کہا لوگوں نے جواب دیا ہاں (ہم جانتے ہیں) یہ ماہ حرام ہے حضرت نے فرمایا (اب یہ چلا کے
کہو کہ) پس اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس مہینے میں اور
اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

امین حارث کنیت انکی ابو ادوی۔ دوسری ہیں۔ بعض لوگ انکا نام عبید بن حارث کہتے ہیں۔ طبرانی نے تو انکو اسی باب میں
ذکر کیا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ربیعہ دوسری جو
اپنی کنیت سے مشہور ہیں اکابر صحابہ میں سے ہیں انسے ابو واقد لیشی نے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے
کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر ہوگا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

امین حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت انکی ابو ادوی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ غزہ بنت قیس بن طریف ہیں۔ طریف حارث بن فہر کے بیٹے تھے یہ ربیعہ ابو سفیان بن حارث
کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کی بیوی سے بڑے تھے یہ وہی ہیں جنکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت میں جسقدر خون ہوے یا جو فخر و غرور کی باتیں تھیں وہ سب میرے قدم کے
نیچے ہیں (یعنی میں انکو معاف کرتا ہوں) اور سب سے پہلا خون جسکو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے اسکا
سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کر دیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکا نام تمام
تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خون کا قصاص اسلام میں ناجائزہ کر دیا اور ربیعہ کا اسمین کوئی حق نہیں قائم کیا
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیعہ کے بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایسا تھا اور جس شخص نے اسکا نام آدم بتایا اس نے
نعلی کی ہوئی ہیں جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہو کاش وہ اپنے بال بتر وادیتا اور اپنلا
باس اونچا کر دیتا۔ اس حدیث کو سہل بن خطلیہ خرم بن فاتک اسدی کے تذکرہ میں روایت کرتے ہیں یہ ربیعہ تجارت میں

حضرت عثمان کے شریک تھے۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے غنیمت سے سوو سو ویسے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہو۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہے ربیعہ کی وفات مکہ میں بعد خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا (سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش - قبیلہ احمس سے ہیں۔ یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبی بالخصوص کے گراویں کی خبر لے کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ انکو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابو رطاة انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ (سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزیمہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن جہل بن عامر بن لوی قریشی وامری - فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ (سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن سلمہ بن ہلال بن عائد بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمد بن غوث بن انار - بزرگ آدمی تھے۔ انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ (سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع بن ابیان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن ربیعہ بن ربیعہ بن ربیعہ بن امیر القیس بن ہبشہ بن سلیم - انکو لوگ امین الدغنه کہتے تھے دغنه انکی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام لدغنه تھا جنین میں شریک ہوئے اور بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی تہیم کے وفد کے ہمراہ آئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے درید بن صغیر کے قاتل ہی ہیں۔ حسین بن عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خریدی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب جنین کے دن ہزیمت ہوئی اسوقت ربیعہ بن رفیع بن دہبان سلمیٰ نے درید بن صغیر کو پاپا پس اسکے اونٹ کی ٹیل پکڑ لی وہ انکو عورت سمجھتا تھا اسوجہ سے کہ یہ اسوقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر انھوں نے اسکے اونٹ کو بھلا دیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہتھیار بھری ہوئی تھا اسکو نو عمر لوگ پہچان نہیں سکتے۔ درید نے اسے پوچھا کہ تو اپنا چاہتے ہو ربیعہ نے کہا میں مجھے قتل کر دینا چاہتا تھا پھر وہ انھوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمیٰ ہوں

بعد اسکے انھوں نے اپنی تلوار سے اُسکو مارا مگر وہ کارگر نہ ہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے مجھے بہت بڑے ہتھیار دیئے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مارا اور ہڈیوں سے اوپر اور داغ سے نیچے مار میں لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ میں نے درید بن صمہ کو قتل کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہیں کہ تیرے خاندان کی عورتیں اسکے بارے میں مانعت کرتی تھیں پھر انھوں نے اسکو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب میں اسکو قتل کیا تو اسکا بدن کھل گیا دیکھا تو اُسکے سر میں اور دونوں رانیں کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھیں انہر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور اسے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انھوں نے کہا درید نے تمہاری ماؤں کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا شاید انھوں نے انکو ربیعہ بن رفیع حبشہ کی بیٹی سمجھا جبکہ تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہیں یا انکو اس تذکرہ پر واقفیت نہیں ہوئی۔ ابو عمر نے انکا نسب ثعلبہ تک پہنچایا ہے اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے نقل و نقول ہو مگر ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ ربیعہ بیٹے ہیں ربیعہ بن رفیع بن ابرہان کے یہ وہی ہیں جنھوں نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور حبشہ ایک دوسرے شخص ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے انکی والدہ کا نام دغنه کہا ہے اور اور لوگ لدغنه کہتے ہیں ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع حبشہ - حضرت عائشہ کی حدیث میں انکا ذکر ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمعیل میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے حضرت نے فرمایا بنی عمرو کے قیدی میرے پاس آئیں گے میں تمکو انہیں سے ایک شخص دیدوں گا تم اسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے جنہیں ربیعہ بن رفیع اور سبرہ بن عمرو بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ربیعہ بن رفیع ہے انکا ذکر ابو بن ہشام کی حدیث میں ہے۔ اگر ابو موسیٰ کہتے کہ انکا ذکر ابو بن ہشام کی حدیث میں ہے تو یہ گمان ہوتا کہ انھوں نے ربیعہ سلمیٰ کا ذکر لکھا ہے کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہے ان دونوں نے انھیں ربیعہ حبشہ کا ذکر لکھا ہے پس ابو موسیٰ نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جسکو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جسکو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ انکا نسب انہیں سے کسی نے نہیں بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمیٰ کے درمیان میں فرق معلوم ہو جاتا اور ہم انکا نسب ذکر کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ بیٹے ہیں رفیع بن سلمہ بن ابرہان

مخلم بن صلاۃ بن عئدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ انکو ابن حبیب نے اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجروں کے چھپے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہوا نہیں کی طرف منسوب کر کے یہی کہا جاتا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواد عسی۔ عبد العزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن رواد عسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے حضرت نے انھیں بھی کھانے کے لیے بلا یا چنانچہ انھوں نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انھوں نے کلمہ طیبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو خدا کی قسم آپ کے اختیار میں نہیں ہے یہ کیا خوف تو (اسکی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہین رہتے ہیں جہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے خوف (آخرت) دلا یا گیا لہذا میں خائف ہو گیا اور مجھے کہا گیا کہ ایمان لائیں ایمان لے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ عس بن بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انھوں نے وہاں قیام کیا اور برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آمد و رفت کرتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو اشنا ہے راہ میں) اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گائون والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ انکو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گائون والوں کے پاس چلے گئے وہیں انھوں نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن روح عسی مدنی۔ انہوں نے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں جنکا ذکر گزر چکا کیونکہ انہوں نے محمد مدنی نے روایت کی ہے اور پہلے ربیعہ اپنے ملک میں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں چلے گئے تھے اور اشنا ہے راہ میں انکی وفات ہو گئی تھی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی یزید سلی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ربیع ہوا انھوں نے روایت کی ہے کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے۔ انکا تذکرہ ابو عبد واہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ابن کثیر نے کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے چھپے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار کرتے تھے کہ حضرت خنوع باہر تشریف لائیں گے چونکہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ ان الذین ینادون من راہ الحجرات اللذین لا یصلون انہم یسمعون من حجروں کے چھپے سے آواز دیتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے عقل ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اسلی۔ کینت انکی ابو فراس۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ مین انکو صحابی سمجھتا ہوں مجاز سی ہیں۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین کینت انکی ابو رویہ فرعی۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہوا نسے انکے بیٹے عبد الجبار نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن حسنہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ یہ مجھے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ انکا ذکر مجمل نے ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے پس انھوں نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کر لیا ہے اور نہ اسمین کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہیں۔ مین نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں آیا اسوجہ سے کہ انکی نقل پر ابو نعیم کو اعتماد نہیں یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ (حدیث) ہیں ابو نعیم نے بھی اپنی کتابون مین کئی جگہ انکا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ربیعہ نے مصر مین کچھ زمین لے لی تھی اور عربون عاص کھڑے کیوں حکام تھے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سجاد۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جنکو لوگ انسہی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ انکو دیلی کہتے ہیں یعنی ربیعہ بن عباد کے خاندان سے ہیں عبد الوہاب ابن جبہ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انھوں نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یا ذوالجلال یا لاکرم کا اور تذکرہ

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خود انھیں کا نام عباد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں عباد بتشدید مگر مین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے نبی جوئل بن بکر مین عبد مناہ بن کنانہ سے ہیں مدنی ہیں۔ انسے ابن منکدر نے اور ابو الزناد نے اور مدنی

اسلم نے روایت کی ہے۔ عین ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے
 مجھے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبدالعزیز بن عبد بن محمد بن ابی عبید نے ابی بوب
 سے انھوں نے سعید بن خالد قارظی سے انھوں نے ربیعہ بن عباد دہلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ابولہب کے
 عکاظ (نام بانار مدینہ) میں دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اے لوگو یہ شخص
 گمراہ ہو گیا ہے کہیں تمکو تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے گمراہ نہ کر دے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
 بھاگتے تھے وہ آپ کے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اس وقت اس کے تھے گویا میں اب بھی
 اس واقعہ کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص تھے جو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے ان کے گیسو دراز تھے سب لوگوں سے زیادہ گورے اور سب سے
 زیادہ جمیل تھے میں نے کہا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا محمد بن عبداللہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو انکو تھمرا رہا ہے لوگوں نے کہا
 انکا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے عباد کے تلفظ میں تین
 قسم کے اقوال لکھے ہیں اور ابو عمر نے صرف بکسر عین و تخفیف اور بفتح عین و تشدید بار لکھا ہے اور ابن ماکولانے تو کسر کے
 سوا کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ مدینہ میں بھد ولید بن عبد الملک انکی وفات ہوئی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سبد بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیش بن ریش
 ابن غطفان غطفان ذبیانی۔ یہی ہیں جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے میں بھد خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 غطفان میں لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ہریر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرظی
 تیمی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے انھوں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 سے روایت کی ہے۔ انکا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ انکی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہے
 کہ انھوں نے کہا ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نبی میں مسجد خیف میں نماز پڑھائی بعد اسکے خطبہ پڑھا
 اسبابی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اس مرد کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سکر یاد رکھے اور اسکو ان لوگوں میں

پونچاد نے جنہوں نے نہیں سنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقده بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہیں انکے اور حبیب اور مسعود اور عبد یلیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فکم رؤس امواکم انکا تذکرہ ابن مندہ ابو نعیم ذکری

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طہیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان جہنی۔ بنی نجار کے حلیف تھے۔ غسانی نے انکا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہانتک یاد ہے ودیعیہ ہو شاید یہ انکے بھائی ہوں اللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدان کنندی۔ بعض لوگ انکو حضرمی کہتے ہیں۔ انھیں نے امر القیس سے انکی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا امر القیس نے اور ربیعہ بن عبدان نے باہم ایک زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عبدان بفتح عین و سکون یا سے تھانہ ہے اور عبد الغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین و باء موحده۔ ان لوگوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہے ربیعہ بیٹے ہیں عبدان بن ذبی العرف بن وائل بن ذبی طواف حضرمی کے فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں یہ ابو یونس کا قول ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الغار۔ بعض لوگ انکو ربیعہ بن عمرو کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہیں شمار انکا اہل شام میں ہے۔ اسکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دادا ہیں ہشام بن الغار بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے فقہ تھے انسے عطیہ بن قیس نے اور حارث بن یزید نے اور علی بن رباح نے اور بشیر بن کعب نے اور اسکے بیٹے افغان بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن ایسہ نے حارث بن یزید سے انھوں نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہو سچ راہط کے واقعہ میں مقتول ہوئے سکنیہ میں مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فری کے درمیان میں سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہیں مگر وہ صحابی نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس - اسے زیاد بن نعیم نے روایت کی جو انکا شمار اہل مصر میں ہو ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن ہشام نے انکا ذکر کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں انکی حدیث ابن لمیعہ سے مروی ہے انھوں نے بکر بن ہواد سے انھوں نے زیاد بن نعیم سے انھوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (آئندہ زمانے میں) ایک قبیلہ چلیگا اور اس مکان میں پہنچے گا جسکی اہل عجم کو اس نے پہنچا ہے وہ اسکا مال لے لینگے اُسکے بعد اہل افریقہ تمپر تاخت کریں گے یہاں تک کہ انکی تلواریں نیل میں اتریں گی (یعنی یہ صحابہ پر وہ تاخت کریں گے) انکا تذکرہ ابن شدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن جبیب بن زید بن تمیم انصاری - احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ بی بی معامہ ابن عوف سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

قرشی - انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپکو عرفات میں اسی مقام پر کھڑا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تمیز دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عدوانی - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ شہر کیے تھے۔ یہ عبد ان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن بکر کنیت انکی ابو فراس اسلمی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ اسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن عمرو اسلمی نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق اور ابراہیم بن محمد نے اور اسمعیل بن ابی بکر اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن منصور نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں انصر بن شہیل نے افروہ بن جہر نے اور ابو امامہ عقیلی نے اور عبد الصمد بن عبد الوہاب نے خبر دی ہے۔

وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے ربیع بن کعب اسلمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ہا کرتا تھا اور آپ کو وضو کیلئے پانی دیا کرتا تھا میں آپ کو بہت دیر تک سب سے اللہ من حمد کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔ انھیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ جنت میں آپ مجھے اپنے ساتھ رکھیے گا اور حضرت نے اسے فرمایا تھا کہ اس بات میں کثرت سجد کے ساتھ تم میری مدد کرو۔ اہل صفحہ میں سے تھے سفر اور حضر میں حضرت کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم صحبت ہیں۔ آپ کے بعد بھی انکی عمر بہت ہوئی یہاں تک کہ واقعہ حرہ کے بعد سلسلہ میں انھوں نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی سانکی حدیث ابو مسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انھوں نے سعید بن جشم ہلالی سے انھوں نے ربیع بن عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا کہ بسن کشی میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ حمانی نے سعید سے انھوں نے ربیع بن عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے وضو کیا۔ اس حدیث کو کئی راویوں نے سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ ابوالحسن عسکری نے انکو افراد میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی جیب سے انھوں نے ربیع بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اسے حضرت سے ایک گھوڑا مانگا اپنے اُسے دیدیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپ کا دشمن (آپ نے اُسے کیوں دیا) حضرت نے فرمایا غنقریب اُسے مرد مسلم نے لیکھا چنانچہ بیٹے جنگ واٹن کے دن اُسے غنقریب میں لے لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیہ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے سب لوگ اسلام لائے انہیں اپنے بڑے وفد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپ کو دی

آپنے مجھے ایک تحریر لکھی (جس کا عنوان یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ربیعہ بن ربیعہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو اسید۔ انصاری سہاغدی۔ ابن بلعاق نے محمد بن خالد انصاری سے انھوں نے ابو اسید سے
چکنا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقہ (جنتہ البقیع) میں تشریف
لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہے کچھ
کھانیکو مانگتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو آپکی راے ہو آپ نے فرمایا پورے گلہ سے دس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
یہ بہت ہو پس اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو اسے چھین لیا کر۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں انکا نام ربیعہ بتایا گیا ہے مگر مشہور نام انکا مالک بن ربیعہ ہے۔ لوگوں نے انکا تذکرہ
سیم کی روایت میں کیا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ حبیب کے بھائی ہیں اسید بن ابی ایاس کے نام میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ وسیطرح لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ انکی حدیث میں اعتراض ہے۔ انکی حدیث حسن نے ابان سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے
ربیعہ بن وقاص سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ انہیں دھا
رو نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جان اسکو کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے ناز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے
فرماتا ہے کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اسکا کوئی پروردگار ہے پس دیکھو کیا مانگتا ہے
فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رضا مندی اور تیری مغفرت مانگتا ہے اللہ فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور
وہ شخص جسکے ساتھ ایک گروہ ہوا اور اسکے ساتھ ولے (میدان جنگ میں اُسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ
قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار یہ شخص اپنی جان
تیرے لیے دیتا ہے تیری رضا مندی چاہتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جو آخر شب میں اٹھتا ہے اور
ناز پڑھتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اسی سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ غلبت کی وجہ سے قبول ہوتی ہے۔

اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سزا اللہ و اس بات سے تاوان ہے۔ ۱۲

باب المراء والجم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس - صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے انکا ذکر لکھا ہے۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة نے ام بلج سے انھوں نے ام جلاس سے انھوں نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا آپ نے فرمایا ابو بکر۔ یہ سند ضعیف ہے ایسی سندوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بیان لکھا ہے اور انھوں نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہے ان دونوں میں سے ایک ہم ہر اولاً علم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

غفری - صحابی بن بصرہ میں رہتے تھے جنگ جمل میں انکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا انہوں نے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہو اسے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث صحیح نہیں۔ اسے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہے مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہے اور ان دونوں نے حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفا نہ طلب کرے اللہ اسکو شفا نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رجاء ایک عورت تھیں صحابیہ تھیں۔

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو زید۔ اسے انکے بیٹے زید بن رجاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہوڑی سی فقہ بہت سی عبادت سے افضل ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب المراء والحاء

(سیدنا) مخصم (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر غفاری۔ ایما کے والد بن اور خفاف بن ایما کے دادا ہیں۔ مہنے ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔ مقام غمقہ میں جو بنی غفار کی زمین میں ہے رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھی صحابی بن اور انکے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایما بن مخصمی

سند فقہ سے مراد ابن کی سیم اور قوت اجتہاد ہے یہ کہ کتاب و سنت کے معانی سمجھ سکا اور آئینہ مسائل نکال سکے ۱۱

صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) رحیل (رضی اللہ عنہ)

جھنی۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہیں۔ انکی حدیث ابو جعفر سے اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہیں مروی ہو وہ کہتے تھے کہ رحیل جھنی اور سونید جھنی مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے یہ اسوقت ہوئے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھوں سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسحٰب بن رحیل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انھوں نے اسحٰب سے بھی روایت کیا ہے۔ اور انھوں نے کہا ہے کہ سوید حضرت عمر کے یہاں آ کے رہے تھے اور رحیل حضرت بلال کے یہاں۔

(سیدنا) رحیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن حشم بن خزرج خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو عمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ابن اسحاق نے انکا نام رحیلہ جیم کے ساتھ کہا ہے اور ابن اسحاق نے رحیلہ جیم کے ساتھ کہا ہے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ رحیلہ جیم کے ساتھ ہے اور ابن اسحاق نے ابن اسحاق سے یہی اسی طرح نقل کیا ہے اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ابو نعیم نے جیم کی روایت میں انکا نام جبیلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہے وہی ہیں جیسے ان دونوں کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا واالحمد للہ رب العالمین۔

پاب الراؤ والال

(سیدنا) زویج (رضی اللہ عنہ)

ابن زویج بن شعث بن قوط بن مناف بن حارث شامی عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انکے بیٹے عبد اللہ بن زویج نے اپنے والد زویج سے انھوں نے اپنے والد زویج سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میں اولاد تمہیں میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہوں پس جب قبیلہ عنبر کی فہ آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار غلاموں کو لے لو چنانچہ انھوں نے میرے دادا زویج اور میرے چچا عمرہ کو اور میرے چچا زاد بھائی حی اور میرے ہاتھوں زویج کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ

اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والزاسین

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سلمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہو۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیر نے اپنی سند سے ابو علی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو وائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنوان تھا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہمارے آس پاس والے اسپر قبضہ نہ کر لیں پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور بیٹے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوان ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آس پاس کے لوگ کہیں اسپر قبضہ نہ کر لیں تو آپ نے مجھے ایک تمبر لکھ دیا جس کا مضمون یہ تھا من محمد رسول اللہ ما بعد فان لم یبرہم ان کان صادقا ولہم دار ہم ان کان صادقا یہ کہتے تھے کہ پھر ہم نے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اُس نے یہی فیصلہ کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ انکی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے۔

(سیدنا) رسیم (رضی اللہ عنہ)

ہجری اور بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہیں۔ یہ عبدی ہیں اہل ہجر میں سے۔ یحییٰ بن غسان تمیمی نے ابن رسیم سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیر تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک وفد کے ہمراہ کچھ صدقے لے گئے۔ تھے حضرت نے ان لوگوں کو ان ظروف میں نبی کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک میں لوٹ کر گئے انکا ملک تھا مدینہ کی سرزمین میں تھا گرم ملک تھا وہاں کی آب و ہوا انکو نا موافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے

۱۵۰ ترجمہ مور رسول اللہ کی طرف سے (خطی) ما بعد لوگ اپنے کنوین کے مالک بن بشرطیکہ یہ سچے ہوں اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک بن بشرطیکہ سچے ہوں ۱۵۱

۱۵۲ یہ ظروف وہی ہیں فقیر اور بار اور خم جکاؤ کر متقد و متقات میں اور ہر چکاہر چو نکا اسپر خراب بجاتی تھی اس سبب سفرت نے انکے استعمال سے منع فرمایا تھا

نہ فرمایا تھا لہذا ہم نے انکو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمیں بہت شاق گذری آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پوچھو جس چیز میں چاہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ محمد بن نقطہ کا قول ہے کہ رسم میں رہے مضموم اور میں مفتوح ہوا انھوں نے ابو نعیم کے خط سے اسے طرح نقل کیا ہے اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ رسم بفتح راہ و کسر سین و سکون یا ہوا۔ یہ رسم صحابی ہیں ان سے انکے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے اسکو یحییٰ بن غسان نبی نے ابن رسم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ان سے عطاء بن سائب نے روایت کی ہے مگر عطاء کی حدیث مجھے نہیں ملی اور میں امیر کرتا ہوں کہ یہ وہم ہوگا حالانکہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ اسمین وہم ہو گیا ہے۔

باب الراوشین

(سیدنا) رشدان (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انکا نام زمانہ جاہلیت میں غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام رشدان رکھا ابو نعیم نے انکے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اوسین سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے وہ سب ابن عمر بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہے کہ انکے والد نے انکے دادا سے نقل کر کے انھیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں انکا نام غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام غیان رکھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ رشدان ایک مجہول شخص ہیں بعض لوگوں نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انکا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر کا قول اسے دلالت کرتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ بعض راویوں سے اسمین وہم ہو گیا ہے۔ قبیلہ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہے کہ انکے وفد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو انہیں سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھوں نے کہا بنی غیان آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدان ہو پس ہی نام انکے خاندان کا مشہور ہو گیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ہجری۔ بعض لوگ انکو فارسی کہتے ہیں۔ انصار کے خاندان اوس کی شلخ بنی معاویہ سے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ احد میں شریک تھے حضرت نے انکی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی واقدی نے غزوہ احد کے بیان میں لکھا ہے کہ رشید بنی معاویہ فارسی کے غلام تھے مشرکین میں سے۔ علی کتاب کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے میں غرق تھا انھوں نے مقابلہ کیا وہ (بطور جزئی کے) کہہ رہا تھا کہ میں

عویف کا بیٹا ہون (پہلے) اس مشرک کے مقابلہ میں سعد بن ابی وقاص نے اس مشرک کے ساتھ ایک ہاتھ ایسا مارا کہ اُس کے دو ٹکڑے کر دیے پس رشید اُس کے سامنے گئے اور انھوں نے اُس کے شانے پر تلوار ماری انکی تلوار نے زرہ کو کاٹ کر اُس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور میں غلام فارسی ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے اور میں رہے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں غلام انصاری ہوں اُس کے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کہنے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اُس کے سر پر تلوار ماری اُس کے سر پر خود تھا انکی تلوار نے اسکا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اسکو لے اور میں غلام انصاری ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ ابو عبد اللہ تم سے بہت اچھا کہا پس اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عبد اللہ رکھی انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت ابو عمیرہ سعدی تھی۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاہ ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن رجاہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں ابو عمیرہ یعنی رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق چھو ہارے کا آپ کے پاس لایا آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے یہ یا صدقہ اُس شخص نے کہا صدقہ آپ نے فرمایا تو اسکو ان لوگوں کے سامنے رکھ دے رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُس زمانے میں کم سن تھے انھوں نے ایک چھو ہارا لیکر اپنے منہ میں رکھ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ لیا پس اپنے اُنکے منہ میں اُگلی ڈال کر چھو ہارے کو نکال کر پھینک دیا بعد اُس کے فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے اور عبد الصمد بن نعمان نے اور عبد اللہ بن سہب نے اور عمرو بن مرزوق وغیر ہم نے معروف بن واصل سے اسطرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن مالک نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے انکو اسدی لکھا ہے قیصر اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ معروف بن واصل کے دادا ہیں۔

باب الرابع مع العین

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ طبرانی نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں انھوں نے تصحیف کر دی صحیح لفظ تمیمی ہے۔ بعض لوگ انکو عربی کہتے ہیں۔ یہ سحر کے قبیلہ سے

ہیں جو عربیہ کی ایک شاخ ہو۔ بعض لوگ انکو ربیع بھی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہو۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھ کر بھیجا تھا انھوں نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا تھا انکی بیٹی نے اسے کسایں سمجھتی ہوں کہ تمپر کوئی مصیبت آئی چاہتی ہوتے سردار عرب کے خط کو لیکر اپنے ڈول میں پیوند لگایا انکی بیٹی کا نکاح نبی کریم کے قبیلہ میں ہوا تھا وہ اسلام لے آئی تھیں۔ (تھوڑے دنوں کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلہ سحیحہ کی طرف بھیجا ان سواروں نے انکی اولاد کو اور انکے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچکر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ (یا رسول اللہ اب میں مسلمان ہو گیا ہوں لہذا) میرے گھر والے اور میرا مال اور میری اولاد (جو) لوٹ کر لائی گئی میں (مجھے واپس دی جائیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہنچ جاتے تو تمہیں اسکے حقدار تھے ہاں تمہاری اولاد تو اسے بلال انکو ساتھ لے جاؤ اور انکی اولاد انکے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال انکو ساتھ لے گئے اور انکے بیٹے سے پوچھا کہ تم انکو پپاتے ہو اُسے کہا ہاں پس حضرت بلال نے انکا لڑکا انکے حوالے کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الرابع

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہا)

ابن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعور ابن عبدالاشہل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور اسکو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہا)

بدری۔ بہن عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے لہوداؤد طیا کسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن علی بن خالد نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور ہم انکے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدری تھا وہ مسجد میں داخل ہوا اور اُسے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھ لی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور آپکو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اسیلے کہ تو نے (درحقیقت) نماز نہیں پڑھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہیں بدری میں شریک تھے لوگوں نے انکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابوت انصاری۔ داؤد بن ابی ہند نے قیس بن بئر سے روایت کی ہو کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ لوگ جیب احرام باندھ چکے تھے تو کسی باع میں اسکے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رفاعہ بن ثابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی دروازے سے نکل آئے تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! شخص بدکار جو گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوئے ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے نکلے لہذا میں بھی اس سے نکل رہا ہوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو قریشی ہوں رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپ کا ایک ہے یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی و لیس البر بان تاوا الیوٹ من ظہورہ الا یہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا انکا نام قیس بن جبیر ہے یا قیس بن جبیر

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارت بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفرار میں سے ایک شخص ہیں موافق قول ابن اسحاق کے بنی شریک تھے مگر واقفی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہو اور انکے بنی عفرار میں سے ہونیکا بھی انکار کیا ہے اور لوگوں نے بھی انکے بنی عفرار سے ہوئے اور نیز بدری ہونیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عفرار۔ معاذ بن عفرار انصاری کے بھتیجے ہیں۔ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ سے مروی ہے اسکو زید بن جباب نے ہشام بن ہارون سے انھوں نے رفاعہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو زید نے یحییٰ سعید بن ربیع نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جکانام رفاعہ تھا تاز پڑھی انھوں نے تکبیر تحریر کے بعد یہ دعا پڑھی اللھم لک الھم کلہ و لک الخلق کلہ و الیک مرجع الامر کلہ فلا ینتہ و صبر و اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفار وایت کیا ہے اور اسکو عقدی نے شعبہ سے انھوں نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے جبہ الشہدین شہادۃ بن ہاشم سے سنا وہ کہتے تھے کہ انھوں نے ایک شخص کو اصحاب

۱۵ ترجمہ توفیقی کی بات نہیں ہو کہ تم گھروں میں انکی جنتوں کے اور سے آؤ

۱۶ اسے اللہ ہر طرح کی تعریف ترے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہوں یا پہنچاں تیری ہی طرف لوٹتے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاع بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے انکا نام رفاع بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیوں نہ معلوم ہوا کہ یہ عفرہ کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاع بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں واللہ اعلم۔ یہ حدیث رفاع بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبد اللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رفاع بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاع بن رافع بن عفرہ کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ انکی حدیث اس کے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ معاذ رفاع زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خیزرجی زرقی۔ کنیت انکی ابو معاذ بنکی والہ امہا بنت ابی بن سلول تھیں جو بن تھیں عبد اللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ اور موسیٰ ابن عقبہ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور انکے بھائی خلاد اور مالک بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا رفاع بن رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اُسے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی بعد نماز ختم کرنے کے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی اُس نے دوپہر میں مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دیکھ لیجئے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجئے کیونکہ میں ایک بشر ہوں بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ان جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہے پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ ہاندھ لو پھر اگر تمہارے پاس قرآن ہو تو اُسکو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اُسکی تکبیر تمہیل کرو اور اُسکے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اُسکے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز

پورے ہو جائیگی اور اگر اس میں سے کوئی بات کم کر دو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائیگی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن واسطی اور مسمار بن ابی بکر اور محمد بن محمد بن سرایا اور ابو عبد اللہ حسین بن فنا خسر و تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جرید نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ان کے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں حضرت نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام میں یا اور کوئی لفظ اسی قسم کی فرمائی حضرت جبیل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (انکو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضیٰ کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین میں بھی۔ شعبی نے کہا کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زوجہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو انکی خبر لکھ کے بھیجی حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات جو لوگوں نے عثمان پر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انھوں نے مجھے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی مرتضیٰ سے مخاطب ہو کر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنی انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تم نے (اسے) ماجرین (کہا کہ ہم ماجرین اولین ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو پس معاملہ خلافت تمہیں تھا لے لے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اسکی وجہ کچھ اور نہ تھی سوا اسکے کہ ہم نے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہو اور کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہو اور سنت رسول قائم ہو تو ہم راضی ہو گئے اور جھکوا اسکے سوا اور کیا چاہیے تھا اب ہم نے آپ سے بیعت کی اور ہمتے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی ہو جسے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت انکے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انھوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے میری جان کو (کبھی) چین نہ لیبے اگر میں موت کا خوف کروں اے گروہ انصار امیر المؤمنین کی بھی مدد کرو جس طرح تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی اللہ انکو اہل بیت سے نسبت ہوتی ہو ان گراؤں سے افضل تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں بہت امیر المؤمنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ بیٹے بنی رفاعہ زرقی کے پھر دوبارہ انکا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف فرق یہ ہے کہ اس تذکرہ میں راوی نے انکا نسب نہیں بیان کیا اس سے یہ اور نہ ہو جائینگے حدیث ایک سند ایک۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر صحابی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ زبیر زے اور لون اور بائے موحده کے ساتھ ہے اور اسکے آخر میں ہے کہ

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ انکا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصار می ہیں اوس می ہیں ظفری ہیں قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہیں۔ یہی ہیں جنکے ہتھیار اور کھانے کی چیزیں بنی ابیرق نے چورانی نصین ہمیں اسمعیل بن عبداللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہے حسن بن احمد بن ابی شعیث یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں تھے جنکو بنی ابیرق کہتے تھے ان لوگوں کا نام بشر اور بشر تھا۔ بشر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو میں اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان شعروں کو سنتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم یہ اشعار سوا اس نبیث کے اور کوئی نہیں کہتا۔ یہ لوگ یعنی بشر اور بشر (اور بشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے زمانہ جاہلیت میں بھی اور زمانہ اسلام میں بھی۔ مدینہ میں لوگوں کی غذا چھو ہارے اور جو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ رگیوں وغیرہ لیکر آجاتے تھے تو وہ ان سے غلہ مول لے لیتا تھا اسکو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والوں کے لیے وہی چھو ہارے اور جو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیوں ان سے مول لیے اور انکو اپنے بالا خانہ میں رکھ لیا انکے بالا خانہ میں کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگوں نے چھا پہ مارا اور بالا خانہ میں نقب دیکر ہتھیار اور گیوں نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ اسے میرے پیچھے آج شب کو ہر چھا پہ مارا ہارے بالا خانہ میں نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہارے ہتھیار اٹھ گئے پس ہم لوگوں نے گھروں کو ڈھونڈھا کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہم نے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انھوں نے آج شب کو آگ دشمن کی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تمہارے بیان سے کچھ غلہ لاکر پکایا تھا قتادہ کہتے ہیں پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور میں گیا اور بیٹھے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے جو ظالم لوگ ہیں میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا اس کے بالا خانہ میں نقب لگائی اور ان کے ہتھیار اور ان کا غلہ لے لیا پس اب خواہش یہ ہو کہ وہ ہمارے ہتھیار ہلکے واپس کر دیں یہ گیا غلبا سکی ہلکے حاجت نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میں اسکے لیے کہہ لوں گا جب بنی امیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنیون میں سے ایک شخص کے پاس جس کا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اس سے سب واقعہ بیان کیا اس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوئے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا ہم میں سے کچھ لوگوں کو جو اہل اسلام ہیں چوری کی تہمت لگاتے ہیں قتادہ کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تو اپنے فرمایا کہ تم نے ایسے لوگوں کو جنکے اسلام اور نیکی کے حالات مجھے بیان کیے گئے ہیں چوری کی تہمت لگائی ہو قتادہ کہتے ہیں پس میں لوٹ آیا اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش میں اپنا کچھ مال (اپنے چچا کو) دیدیتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نہ کہتا پھر بیٹے اپنے چچا سے اسکو بیان کیا تو انہوں نے کہا اللہ سے امید کی امید ہو اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ اہمیت نازل فرمائی کہ اے بنی سہمہ سہامی کے ساتھ کتاب تم پر نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان میں اسکے موافق فیصلہ کرو جو اس نے تمہیں دکھایا ہو اور خیانت کرنے والوں (یعنی بنی امیرق) کے حمایتی نہ بنو اور جو کچھ تم نے قتادہ بن نعمان کو کہا اسکی بابت اللہ سے استغفار کرو۔ اَلَا تَذَكَّرُ اَبُو لَعِيمٍ اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن وہب جذامی ثم الضیبی - بنی ضیب سے ہیں۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہیں مگر علما۔ نسب کہتے ہیں کہ ضیبی سے مراد ضیبیہ بن جذام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور اسلام لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی قوم پر سردار کیا تھا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر انکی قوم کو لکھی تھی (جسکا مضمون یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعہ بن زید انی بعتتہ الی قومہ عامۃ من دخل مہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل ففی حزب اللہ ومن ادر فظہ امان شہر میں جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس (اس تحریر کو لیکر) گئے تو انہیں مان لیا اور اسلام لے آئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

امین سوال۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہیں صفیہ بنت حبیب بن اخطب

۱۵۔ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی تھی ان کے لئے انکو انکی قوم کو لکھی تھی اور ان لوگوں کو جان کی قوم میں شامل ہو گئے ہیں یہ جابری تاکہ یہ انکو اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلائیں جو شخص انکی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہوا جو نام لے اسکو وہ جہنم کی ہمت ہو۔

اہم المؤمنین کے ناموں میں کیونکہ انکی والدہ ہرہ نسبت سہواں تھیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبدالرحمن بن زبیر نے اسے نکاح کیا اور قبل دخول کے انکو طلاق دیدی پھر انہوں نے رفاعہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا تو متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پوچھا اور انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن نے انکو س نہیں کیا حضرت نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص سے نکاح کر کے اس کا مزہ نہ چکھو۔ عورت کا نام تمیہ نسبت وہب تھا قبضی نے انکا نام ہی بتایا ہے اور بعض لوگ انکا نام کچھ اور کہتے ہیں۔ ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ولقد وصلنا لهم القول لعلهم یذکرون حیر اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے بن قریظہ کے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ آئیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ رضی اللہ عنہا

ابن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار۔ انصاری عقبی بدری۔ ابو نعیم نے اور ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جمہ انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ابن شہاب سے بھی ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اور اس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر کا نام بھی لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو نعیم نے ایک مستقل تذکرہ میں ابو لبابہ سے انکا ذکر لکھا ہے اور ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے بھی الکی پھروسی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف اسوجہ سے کیا گیا ہے کہ ابو لبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف جانے لگے تو اپنے اثنانے راہ سے انکو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر انکو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں اپنے انکا حصہ قائم کیا تھا۔ یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس تذکرہ میں ہوا عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید جو لوگ انکو شریک بدر کہتے ہیں وہ اسوجہ سے کہ جب انکو بدر کی غنیمت میں حصہ اور انکی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسیٰ کی طرف سے ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابو لبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابو لبابہ کا نام رفاعہ بن عبد المنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک

سہ ترجمہ ہم نے ان لوگوں کیلئے علی ہدیٰ بائین بیان کی ہیں تاکہ یہ صحیح ثابت ہوں۔

ابن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس ہو یہی وہ نسب ہو جسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ انھوں نے زبیر کی لفظ کو جو اس نسب میں واقع ہو تصحیف کر کے دینا لکھا یا جو یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعض لوگ دینار کو بغیر الف کے (اس طرح دینر) لکھتے ہیں پس یہ نسب صحیح ہو اور یہ دونوں ایک ہیں۔ ان دونوں تینوں میں کوئی اختلاف نسب نہیں ہو سوا اس ایک لفظ کے اور نیز ابو نعیم نے عروہ سے شرکاء بدر کے ناموں میں ہی ظفر کے خاندان سے قاضی بن عبد المنذر کا نام لکھا ہے اور انھوں نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہے جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اُس نسب میں ظفر نامی کوئی شخص نہیں ہے ظفر کا ذکر کرنا اس میں وہم ہو۔ اور ابو موسیٰ نے ابو لبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہے۔ اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبد المنذر بن زبیر کو ابو لبابہ کا بھائی قرار دیا ہے اور بشر بن عبد المنذر کا بھی بھائی لکھائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ رفاعہ اور بشر دونوں بدر میں شریک تھے اور دونوں نے جنگ کی تھی رفاعہ تونچ گئے اور بشر بدر میں شہید ہو گئے اور انھوں نے لکھا ہے کہ ابو لبابہ کا نام بشیر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اشنا سے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے اُن لوگوں کے قول کی تائید ہوتی ہے جو رفاعہ اور ابو لبابہ کو دو شخص کہتے ہیں رفاعہ تو خود بدر میں شریک تھے اور انکی بھائی ابو لبابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت اور اسکے ثواب میں شریک کر لیا تھا لہذا وہ بھی مثل اُن لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔ میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہے اُس سے تمام اقوال مختلفہ میں توافق ہو جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابو نعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر میں شریک تھے مجاز ہو گا نہ حقیقت انھوں نے طرف اسوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ال غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ابن اسحاق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انھوں نے اُن انصار کے نام میں جو بدر میں شریک تھے لکھا ہے کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے بشر بن عبد المنذر اور رفاعہ بن عبد المنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انھوں نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلبی کی طرح انھوں نے ابو لبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہے یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے بشر اور رفاعہ اور ابو لبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے اور لوگوں کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ بشر اور رفاعہ اور ابو لبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہے جو ابو نعیم کہتے ہیں مگر جو لوگ ابو لبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہیں انکے قول کی بنا پر ابو نعیم کا قول حق نہ ہو گا مگر یہ لوگ یہت کم ہیں۔ انکا تذکرہ بشیر کے نام میں ہو چکا ہے اور کینت کے باب میں بھی انشاء اللہ آئیگا

الحاصل دینار کا نام انکے نسب میں غلط ہووا اللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاشم المنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابولبابہ انصاری ہیں اسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہیں رافع اور بعض لوگ کہتے ہیں بشیر ہم انکا تذکرہ ہے کی روایت میں کرچکے ہیں اس سے پہلے والے تذکرہ میں اسکی بحث ہو چکی ہے ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں بھی انکا ذکر کریں گے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے اپنے انکو مقام روم سے انکو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور انکو بدر کی غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا اسے ابن عمر اور عبد الرحمن بن یزید اور ابو بکر بن عمرو بن حزم اور سعید بن مسیب اور سلمان اغراء اور عبد الرحمن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ اپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابو جعفر بن سین نے اپنی سند سے محمد بن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اسحاق بن یسار نے معبد بن کعب ابن مالک سلمی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بھیجا کہ ہم سے پاس ابولبابہ بن عبد المنذر کو بھیجیے [یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے] تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کر لیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھیجا یا چنانچہ یہ جب وہاں پہنچے اور ان لوگوں نے انکو دکھا تو مرد بھی انکی طرف اٹھ کے آئے اور جو زمین اور بچے بھی رونے ہوئے آئے انوان لوگوں پر رحم آگیا ان لوگوں نے کہا کہ اسے ابولبابہ کیسے تم میرا سے دیتے ہو کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر (قلعہ سے) اتر آئیں انھوں نے (زبان سے تو) کہا کہ ہاں اور اتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم میرے پیر تمہارا نے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں گا تا وقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرمادے اور انھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب بھی نہ جائینگے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی اور انکے جانے میں دیر ہوئی تو اپنے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے گئے تو میں اُنکے لیے استغفار کرتا مگر اب انھوں نے ایسا کیا (یعنی مسجد کے ستون سے اپنے کو باندھ دیا ہے) تو میں انکو ہرگز نہ کھولوں گا تا وقتیکہ اللہ انکی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحاق کہتے تھے کہ مجھے زید بن عبد اللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسوقت آپ حضرت ام سلمہ کے مکان میں تھے حضرت ام سلمہ

کہتی ہیں یعنی صبح کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیوں مسکراتے ہیں خدا آپ کو مسکراتا ہوا رکھے آپ نے فرمایا ابولہبہ کی توجہ قبول ہو گئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے انکو کھول دیا۔ مسدین انکے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کینت کے باب میں آئیگا کیونکہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ ابولہبہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ رضی اللہ عنہ

ابن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہیں۔ جہنی ہیں اور بعض لوگ عذری کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو خزامہ۔ انے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے انکا شمار اہل حجاز میں ہو ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انھوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تمہاری شب گذر جاتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھے دعا کرے تاکہ میں قبول کروں وہ کون ہے جو مجھے مانگے میں اسکو دوں وہ کون ہے جو مجھے استغفار کرے میں اسکو بخش دوں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن ابی نصر خلیب نے اپنی سند سے ابو داؤد ایضاً سلیمان بن داؤد طیا کسی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرہ سے یہاں تک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہنچے تو کچھ لوگوں نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہنچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو جہنی مسدین اور احدین شریک تھے۔ یہ ابو معشر کا قول ہے کسی نے انکی موافقت نہیں کی اور ابن اسحاق اور واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہے کہ انکا نام دو بیعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طویل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جو جہنی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی سنجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کینت انکی ابو الولید جو مکر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہیں اسلئے

کہ اس کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبد اللہ ابن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے یہ قول موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے اور انھوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انھوں نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب نہیں بیان کیا انھوں نے مختصر ذکر انکا لکھا ہے اور کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحاق سے مروی ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ۔ قرظی۔ ہمیں حافظ ابو موسیٰ نے کتابہ خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نو شیروان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبردی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے کہ ہمیں ابو علی حداد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبردی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ بن زیدہ نے طبرانی سے روایت کر کے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حضرت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر شاذان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انھوں نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کر کے خبردی کہ رفاعہ قرظی اور حضرت کی روایت میں ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیتروہس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ انہیں سے ایک میں بھی ہوں ولقد وصلنا ہم القول کھلم تیز کروں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے اور طبرانی نے دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد میں اپنے والد بشر کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح۔ اور بعض لوگ انکو رفاعہ بن مشرخ کہتے ہیں۔ اسدی بن قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے نبی جب شمس کے ساتھ تاجر بننے ان لوگوں کے لیے متصل بائین بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں ۱۱

حلیف تھے خیر کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہم)

ابن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش ہے ابن رحیبہ بن زعمور ابن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔
احد کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو
خالہ بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر
اسدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر اسدراک کی کوئی
وجہ نہیں اسلئے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبید اللہ
ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے ان انصار کے نام میں جو احد
کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور انکو انکے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہم)

ابن وہب بن عتیق۔ بکر بن معروف نے مقاتل بن حبان سے اللہ تعالیٰ کے قول فان طلقا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح
زوجا غیرہ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمن بن عتیق نصیری کے حق میں نازل ہوئی تھی
وہ رفاعہ بن وہب بن عتیق کے نکاح میں تھیں یہ انکے چچا کے بیٹے بھی تھے رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی
مطلقہ) دی عائشہ نے انکے بعد عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمن نے انکو طلاق دی تو یہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اسکے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق
دی ہے اور پس اس میں اپنے چچا کے بیٹے اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہ ہو تو طلاق سے دنوں کے بعد پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور
انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے دوسرے شوہر نے مجھے ہمبستری کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے
پہلے قول کی تکذیب کر دی لہذا میں تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نہ کروں گا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہاں تک
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ میں اپنے
پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب انھوں نے تم سے کہا تھا اور اس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ انکے پاس گئی ہو
تو جب پھر اسکو طلاق دے تو وہ حوریت بعد اسکے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے اور

اور مجھے معلوم ہو جو کچھ انھوں نے تم سے فرمایا تھا لہذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی ہو پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئیں حضرت عمر نے فرمایا کہ اب تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمھیں سنگسار کر دوں گا۔ انھیں عائشہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی فَاتَّظَنَّا فَمَا تَحْلِلُ لِمَن بَعْدَ حَتَّى تَخْرُجُوا غَيْرَہُ یعنی بیجا معمانا کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا کہ اس قصہ کو ابو عبد اللہ یعنی ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہیں تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ زینبہ کبریٰ غصایہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔
(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہا)

ابن شریب - کنیت ابو ریشہ - تمیمی ہیں۔ قبیلہ تیمم الریاب سے تھیں۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یعنی قبیلہ تیمم سے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے اور بعض لوگ ابو ریشہ کا نام حبیب کہتے ہیں۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ انکا نام شریب بن عوف ہے اور بعض لوگ شخاش کہتے ہیں۔ عبید اللہ بن ایاذ بن لقیط نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ریشہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا جب ہم لوگ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمھارا بیٹا ہے یہ والد نے کہا ہاں تم رب کعبہ کی بین اسکی شہادت دیتا ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکرانے (پد و جبہ) اپنے والد کے ساتھ میرے منشاہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے تمہارا بیٹا کی وجہ سے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو اسکا گناہ تمھارے ذمہ نہ رکھا جائیگا اور نہ تمھارا گناہ اسکے ذمہ رکھا جائیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا تزروا ذرۃ ذرۃ اخری پھر میرے والد نے ایک لہسن کا سداغ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں طیب ہوں کیا میں اسکا علاج کر دوں حضرت نے فرمایا کہ طیب ہی ہے اسکو قائم کیا ہو (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہربوت تھی اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر شیبانی نے اور ثوری نے اور عودسی نے اور علی بن صالح نے ایاذ بن لقیط سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہا)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہیں۔ عبد الکریم فیضی ابو امیہ نے ابو عبیدہ بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے لئے صفحہ گذشتہ میں اس آیت کا ترجمہ ہو چکا ہے ۱۲ طے رہے کوئی شخص اس آیت سے گناہ کا وارث نہ آسکے گا۔

والد سے روایت کی جو وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو بکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے ہلال خیر و رشد آمینت بحالک انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے رفاعہ ابن رافع کے تذکرہ میں انکا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابو عبیدہ نام ہم نہیں جانتے ان انکا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اور ہیں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امیر ابو نصر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عبد الرحمن بن خفیر ہنالی سے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اللھم اہل علینا بالامن والايمان۔ محمد بن ابراہیم شافعی نے کہ یہی ہے انھوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ اسکو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کہی سے روایت کیا ہے اور انھوں نے (بجائے عبد الرحمن بن خفیر کے) عبید الرحمن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیبی نے جو اسکو کہی ہے روایت کیا ہے تو انھوں نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خفیر ہے یہ روایت بھی ابو نعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے ابوسلمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کروں کہ کوئی شخص مُقیر (نامی ظرف) میں بیذ نہ بنائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) رفیع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العالیہ رہا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام زیاد بن فروز تھا نبی ربیع کے غلام تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو خلدہ بن خالد بن دینار نے کہا ہے کہ بنی ابو العالیہ رہا ہے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انھوں نے کہا نہیں میں آپکی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کا یہ کہنا کہ ابو العالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں کنیت انکی بھی ابو العالیہ ہے اور نام انکا برا ہے وہ ابو العالیہ رہا ہے کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۱۔ تریبہ نشلی اور ہنالی کا چاند (اسی چاند) میں خیر خلق پر ایمان لایا ۲۔ ترجمہ اور اللہ ہی کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کراو

باب الرابع مع القاف

(سیدنا) رقاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عقیلی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یحییٰ ابن اشدق نے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا جنہیں سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے سو بکرین میں ایک بکری (زکوٰۃ کی) لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتیں تو دو بکر بیان اور انھوں نے اونٹ کا بھی ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیبہ۔ یا عقیبہ بن رقیبہ۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ یہ ایک بھول شخص ہیں۔ یزید بن حبیبہ نے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا رقیبہ بن عقیبہ بن رقیبہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجب کے آخری تاریخ میں رخصت ہونیکو گئے حضرت نے پوچھا کہاں جاتے ہو انھوں نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں اپنے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان تمہاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں یہ نہیں چاہتا اپنے فرمایا تو ابھی ٹھیرو یہاں تک کہ چاند نکل آئے اور دو شنبہ کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی میں کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اسوقت اللہ کی طرف سے مسافروں پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رقیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوزان بن معاویہ۔ کینت انکی ابو ثابت انصاری ہیں اوسی ہیں ابو نعیم اور ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ رقیم بیٹے ہیں ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن حارث ابن ایسہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں اوسی ہیں ثم المعاوی۔ یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہیں انکو ابو سفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے پھر ابو سفیان نے انکے عوض میں بیٹے ایزد عمر بن ابی سفیان کو لیا۔ یہ رقیم غزوہ طائف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہے۔ انکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے۔

۱۱ بکرین لیتے زکوٰۃ کا نصاب چالیس ذینے چالیس بکریں ہیں ایک بکری زکوٰۃ کی دنیا پڑتی ہے وہی زکوٰۃ سو تک رہتی ہے ۱۱
۱۲ معلوم ہے کہ شروع ماہ میں دو شنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن نحوں میں ۱۲

باب الراد والکاف

(سیدنا) زکاتہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ انکے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ انکے نسب میں کچھ آمیزش نہ تھی انکی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھیں اور انکے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہیں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کی تھی اور انکو اپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ ٹپک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والوں میں تھے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی ہبیرہ بنت عدویہ کو مدینہ میں طلاق دی تھی۔ عین ابواسحاق ابراہیم بن محمد فقید وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیلہ نے جریر بن حازم سے انہوں نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی عورت کو بہتر طلاق ہی ہو اپنے فرمایا تم سے اس سے کیا مراد لیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہے اللہ ہی نے فرمایا ہے اللہ ہی نے فرمایا ہے جو تم سے مراد لیا ہے ٹپک ہو (یعنی طلاق واقع ہوگی) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں روایت کی ہیں انہیں سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کر نکلی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھائیے تو میں اسلام لاؤں وہاں سے قریب ایک درخت تھا جسکی شاخیں بہت بڑی بڑی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ خدا کے حکم سے ادھر آ جا پس وہ درخت دو حصوں پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اسکا مع شاخوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا اپنے مجھے بڑی بات دکھائی اب اسکو حکم دیجیے کہ پھر لوٹ جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عہد لیا کہ اگر میں اسکو حکم دوں اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس اپنے اُسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دو سر حصہ سے جا کر مل گیا مگر یہ اسوقت اسلام نہ لائے اُسکے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیے تھے انکی حدیث یہ بھی ہے کہ اپنے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور ان دین کا خلق جیسا ہے۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلطنت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رکبانہ (رضی اللہ عنہما)

کنیت انکی ابو محمد ہو۔ انکا نسب ہمیں بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابن ابی داؤد نے انکے اور پہلے رکبانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اور انھوں نے اپنی سند سے حضرت محمد بن رکبانہ سے انھوں نے اپنے والد رکبانہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو اپنے مجھے گرا دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں رکبانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اس میں ابن مندہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہہ دیا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں پس اپنے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لہذا ذکر ابن مندہ ابو نعیم کے

(سیدنا) رکبانہ (رضی اللہ عنہما)

مصری۔ انکا نسب ہمیں بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ کنذی ہیں انکی ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مگر صحابہ میں یہ مشہور نہیں ہیں لیکن لوگوں نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ اسے نصیح عنسی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے فروغی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اُسے جمع کیا ہو اُسکو خرچ کر دے مگر نہ کسی گناہ کے کام میں اور نہ اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور اہل فقہ و حکمت سے ملے خوشخبری ہو اس شخص کو جسکی کمائی پاک ہو اور اُسکی خصلت عمدہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جسقدر مال ہو اُسکو خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے

ہمیں ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن و قاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو القاسم ابن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی الدنیاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن عیاش نے مطلع ابن مقدم سے انھوں نے غنیمہ بن سعید کلاعی سے انھوں نے نصیح عنسی سے انھوں نے رکبانہ مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنا حاجت سے زیادہ مال خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱ اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کر سکتے ہوں اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف لگتا ہے ۱۱

باب الراہ والواو

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امر القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید مناہ بن انصاری بن سعد بن بریل بن ایاس بن حرام بن جذام کفیت انکی ابو زرہ جد امی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں اگلے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انہیں قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہیں جنکا نام حبیب ہے۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہیں کہ اگلے والد زنباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے روح کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور مسلم بن حجاج نے اسکا ذکر نہیں کیا ہے کہ ابو زرہ یعنی روح بن زنباع جد امی صحابی ہیں۔ اور ابن ابی حاتم اور اگلے والد نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے۔ اسے شریل ابن مسلم نے اور یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو صحابی نہیں سمجھتا اور انکی روایت ہی صرف صحابہ سے ہو چکا ہے انکے تمیم داری اور عبادہ بن صامت ہیں انھوں نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑوں کی تیار کرنے میں روایت کی ہے تمیم نے اس حدیث کو تمیم کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ یہ روح عبد الملک ابن مروان (باو شاہ شام) کے یہاں بہت مقرب تھے عبد الملک کہتے تھے کہ روح میں اہل شام کی عبادت اور اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہے۔ روایت ہے کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبد الملک کے کھیت کے پاس تھا انکے مختارون نے ولید کے مختارون کی شکایت اسنے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبد الملک بن مروان سے اس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبد الملک نے کہا کہ او ولید یہ شکایت کیسی ہے ولید نے کہا یا امیر المؤمنین یہ شخص جھوٹ بولتا ہے روح نے کہا واللہ میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے ولید نے کہا تمھارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہیں روح نے کہا ہاں سب سے پہلی تیزی تو صفین میں ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط میں ظاہر ہوئی یہ لکھ غصہ کی حالت میں روح وہاں سے اٹھ آئے پھر عبد الملک نے ولید سے کہا کہ میں تجھکو اپنے حق کا واسطہ دلانا ہوں جو تجھپر ہے کہ تو روح کے پاس جا

۱۲ صفین اس لڑائی کا نام ہے جو مسعود نے حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان میں کرادی تھی

اور انکو راضی کر لے اور اپنا کھیت انکو دیدے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تھے
ملنے آیا ہو تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت انکو دیدیا روح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ ایمان میں ہو قبیلہ جذام کے پہاڑوں تک۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہے کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخصوں کو
دیکھا ہے انس بن مالک کو اور فضالہ بن عبید کو اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور ابوالمنیب کو یہ سب لوگ غلام باندھے
تھے اور اسکا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنوں تک رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

رومی۔ انھیں کالقب سفینہ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بلخ کے قیدیوں میں
انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگ رومان کہتے ہیں بعض اور کچھ کہتے ہیں سفینہ کے نام میں انکا ذکر آئیگا۔ ابو نعیم نے
کہا ہے کہ یہ بلخ کے قیدیوں میں تھے اور روم کی طرف انکو نسبت دی ہے مگر روم اور بلخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
مفتوح نہوے تھے پھر وہاں سے قیدی کس طرح آتے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

ابن لعیجہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہے اور انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے حمید بن رومان بن
لعیجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رفاعہ بن زید
جذامی کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو اپنے انکو ایک تحریر لکھی تھی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعہ بن زید۔ الی بعثتہ الی قومہ یہ عوہم الی اللہ عزوجل
والی رسولہ فمن اقبل فمن حزب اللہ ومن ادبر فله امان شہرین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ نے
رفاعہ بن زید کے تذکرہ میں اسکے خلاف لکھا ہے۔

(سیدنا) رویبہ (رضی اللہ عنہ)

عمارہ بن رویبہ کے والد ہیں۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبد الملک بن عمیرہ سے انھوں نے عمارہ بن رویبہ سے انھوں نے

ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام میں انکو انکی قوم پر مامور کرتا ہوں تاکہ وہ انکا اللہ
عزوجل اور اسکی رسول کی طرف بلائیں جو شخص انکا کتا مان لے وہ اللہ سے گروہ سے ہوا اور جو نہ مانے اسکو دواد۔ لے لے امان دیا جاتا ہے ۱۲

اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہو گا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو۔ اور خالد طحان نے عاصم احول سے انھوں نے عمارہ بن رویہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بذریعہ عمارہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں انکے والد کا اسمین کچھ ذکر نہیں ہے۔

(سیدنا) رومیہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ رومیہ نامی کنوین کے مالک ہی تھے۔ عبد الرحمن محاربی نے ابو مسعود سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے بشیر بن بشیر سلمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب ہماجرین مدینہ میں آئے تو وہاں کا پانی اُنکو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جسکا نام رومیہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بچو جس ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اُس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سوا اسکے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہیں ہے میں اسکو نہیں بیچ سکتا اسکی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انھوں نے پچیس ہزار درم میں اُس کنوین کو مول لے لیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر میں اس کنوین کو مول لے لوں تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دینگے جو اپنے رومیہ کو دینے کہا تھا یعنی ایک نہر جنت حضرت نے فرمایا ہاں تو عثمان نے عرض کیا میں اسے مول لے لیا اور اسکو مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رومیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں انکا شمار اہل مصر میں ہو لیث بن سعد نے کہا ہے کہ شکمہ میں حضرت معادینے رومیہ بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہو حاکم بنایا تھا انھوں نے وہاں سے شکمہ میں افریقیہ میں جہاد کیا اسے حش صنغانی نے اورہ فاربن شریح نے اور خیم بن بیتان اور شیبان بن قبتانی نے روایت کی ہو ابو مزوق یعنی ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبد الرحمن بن حسان تجبی کے غلام تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے حش صنغانی سے انھوں نے رومیہ بن ثابت سے اُس جہاد میں جو انھوں نے مغربی جہاد سے پہلے کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا تھا کہ مجھے یہ خیبر ملی ہو کہ تم لوگ ایک مشقال یا دو ثلث

ملہ چونکہ ان دنوں قوتن اپنی فوج عصر کی نماز پڑھا اور اسوجہ کہ خبر کی وقت آدمی نیند میں مغلوب ہوتا اور عصر کی وقت نیا کہ کار ہا رہتے ہیں اسلئے ان دنوں قوتن کی تخمینہ فرمائی ہے

مثقال کے عوض میں خرید لیتے ہو ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دو نون کا وزن برابر ہونا چاہیے
 ہمیں یعیش بن صدقہ یعنی ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کر کے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے
 اسے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ شمیم بن بیتان نے اسے بیان کیا کہ انھوں نے روایع بن ثابت کو
 یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے روایع بن ثابت شاید تمہاری زندگی میرے بعد تک ہے
 تو تم لوگوں سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے یا ناڑہ لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے
 تو محمد اس سے بری ہیں۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی یعنی ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق
 نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے یزید بن ابی حبیب نے ابو مزوق سے جو نجیب کے غلام تھے حنش صفائی سے
 نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے روایع بن ثابت کے ہمراہ مغرب میں جہاد کیا انھوں نے ایک گاؤں کو فتح کیا جس کا
 نام جریر تھا وہاں وہ خطبہ پڑھنے لگے ہوئے اور انھوں نے کہا میں تمہارے سامنے وہی باتیں بیان کروں گا جو میرے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے غزوہ خیبر میں ہم سے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو
 اسکو جائز نہیں ہو کہ اپنا پانی دوسرے کی کھدائی میں ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتوں سے ہمبستری کرے اور جو شخص
 اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہیں ہو کہ اگر قیدیوں میں سے کوئی غیر باکرہ عورت اسکو لے اور بڑھائی
 رحم کے دریافت کیے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہیں کہ مال غنیمت
 کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیڈالے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی
 جانور پر سواری کرے یہاں تک کہ جب وہ ڈبلا ہو جائے تو اسکو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان
 رکھتا ہو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسکو واپس کر دے۔ بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ انکی وفات شام میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں بصرہ میں ہوئی انکی قبر وہیں ہے۔ انکا تذکرہ
 تیمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رُوَيْفِعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکی کوئی روایت نہیں جانتا اور ابو احمد عسکری
 نے کہا ہے کہ ابو رُوَيْفِعُ کی مدینہ میں کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گزر گئے اور انکی نسل باقی نہیں رہی۔

۱۱۔ رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کر لے کہ یہ عورت حاملہ تو نہیں ہے یا نہ ہو تو علم حیض آئے سے ۱۱ جاتا ہے ۱۱

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

مُزَنِي - معاویہ بن قرظہ کے دادا ہیں۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرظہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ تھا جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپکی چادر اترتی ہوئی تھی پس انھوں نے اپنا ہاتھ آپکے پہلو میں داخل لیا اور ہزبوت پر رکھ دیا۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس کہتے ہیں اور بعض لوگ اغر کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں اور ریاب (خود انکا نام تھا بلکہ وہ) انکے اجداد میں سے تھے واللہ اعلم۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایاس بن ریاب کے نام میں ابو نعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہے ابو نعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہیں ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن ریاب کے نام میں انھوں نے ایاس کو صحابی نہیں کہا بلکہ انکے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہاں ایاس کے دادا ریاب کو صحابی کہنا یہ نہایت تعجب کی بات ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں تذکروں میں یعنی ایاس بن ریاب کے تذکرہ میں اور ریاب کے تذکرہ میں صحابی کوئی نہیں ہے واللہ اعلم۔ ابو موسیٰ نے بھی اس پر تنبیہ نہیں کی۔ ایاس کے نام میں ہم انکا نسب لکھ چکے ہیں لہذا اب پھر اسکو ذکر کر کے طول نہ دینگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حنیف بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید۔ بدر میں شریک تھے اور غزوہ بدر معونہ میں شہید ہوئے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن سعید بن سم قرظی سہمی۔ انکا ذکر اس حدیث میں ہے جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخوں میں الحاق کر دیا گیا ہے۔

حرف الزا کے پنجاب الزا والالف

(سیدنا) زارع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر عہدی۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ کینت انکی ابو الوانزع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام زارع بن زارع ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام زارع تھا اسی وجہ سے انکی کینت ابو الوانزع ہوئی۔ ابو داؤد طیالسی نے

مطربن اعنق سے انھوں نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہو کہ انکے دادا اشع عصری کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے انکے ساتھ الکا ایک بیٹا یا انکی بہن کا بیٹا بھی تھا جو مجنون تھا جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا یہ کہا کہ ہماری بہن کا بیٹا ہے وہ مجنون جو میں اُسے آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ اُسکے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اُسکو آپ کے پاس لے آئے آپ نے اُسکے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہو گیا تام وفد میں اس سے بہتر کوئی سمجھدار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی جو جسکا سیاق بہت عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا زہرا ہر رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن جلاج بن قیس بن عبد بن وعل بن انس بن خزيمة بن مالک بن سلیمان بن اسلم بن افضی اسلمی کینت انکی انکی ابو مجزاة۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعتہ الرضوان کی تھی اور کوفہ میں رہتے تھے واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب میں سے تھے۔ ہمیں مسار بن عمرو بن عویس نیار نے اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے مجزاہ بن زاہر اسلمی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ ان لوگوں میں تھے جو بیعتہ الرضوان میں شریک تھے وہ کہتے تھے کہ میں دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ میں گدھے کا گوشت تھا کہ یکا یک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ انکی ایک حدیث عاشوراء کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا زہرا ہر رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اشجعی۔ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو موسیٰ یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے عمر سے انھوں نے ثابت سے انھوں نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلہ اشجع کے ایک شخص تھے زہرا ہر بن حرام ان سے روایت کرتے تھے زہرا ہر صحابی تھے اور بدویوں میں سے تھے

جنگل کے تختے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھیں شہر کے تختے پیدا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہیں اور ہم انکے لیے شہری ہیں وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نسبت رکھتے تھے زاہر ایک بد صورت آدمی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا چھ مال بازار میں بیچ رہے تھے اپنے پیچھے سے آکر انکو پٹا لیا اور انھوں نے آپکو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑو سے یہ کون ہے پھر جب انھوں نے پھر کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پٹیہ آپکے سینہ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (میزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھے کون مول لیتا ہے زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچیں گے تو واللہ تمھے بہت کم قیمت پائینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم خدک نزدیک بہت گران قیمت ہو۔ یہ عبارت عبد الرزاق کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زائدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوالہ اور بعض لوگ انکو بریدہ بن حوالہ عنزی کہتے ہیں۔ اسے عبد اللہ بن شقیق نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

باب الزا کے والباؤ

(سیدنا) زبان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو زبار کہتے ہیں۔ بیٹے ہیں قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہیں قیسور کلفی کے بیٹے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد زبان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت دیکھا جب آپ وادی شوحطین فرودکش تھے انھوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جسکے الفاظ بہت غریب (یعنی صحیحی) ہیں اور سند بھی اسکی ضعیف ہے ابراہیم کے بیٹے اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو حجت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابن مالولانے کہا ہے کہ عبد الغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے انکا تذکرہ زبار کے نام میں کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ انکے نام کے آخر میں نون ہے۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ خاندان ذمی لعمہ سے ہیں۔ ابو وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما میدان کربلا میں جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ہل من مبارز پس ایک شخص خاندان ذمی لعمہ سے مقابلہ میں گئے جسکا نام زبرقان بن اسلم تھا زبرقان بڑے جنگجو تھے انھوں نے پوچھا کہ تو کون ہے

مخاطب نے کہا میں حسین بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ خدا کی قسم میں نے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبار کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آ رہے تھے اور تم اگلے آگے بیٹھے ہوئے تھے پس میں نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں ملوں کہ تھار خون میرے اوپر ہو پس حضرت حسین بن علی بھی لوٹ گئے اور زبرقان بھی لوٹ آئے اور زبرقان اس وقت اپنے چند شعار پڑھ رہے تھے انکا ذکر ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امر القیس بن خلف بن ہمدان بن عوف بن کعب بن سعد بن زید منہا بن تمیم تمیمی سعدی کنیت انکی ابو عیاش بن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سدرہ اور نام انکا حصین جو حصین کے نام میں انکا ذکر ہو چکا ہے انکو زبرقان انکے حسن کی وجہ سے کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زبرقان انکو اس سبب سے کہا گیا کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) ایک عامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام قمر تھا واللہ اعلم۔ بصرہ میں بستے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور اور زمانہ اسلام میں بھی با عظمت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نبی کریم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم ثقفی اور عمرو بن اہتم اور عطار دین حاجب وغیرہم نے سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواز (یعنی انعام) بھی دیے اور آپتے جو انکو دیے یہ سلسلہ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا انکی ذات مانی مانی ہو لڑائی میں بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ جو کچھ انھوں نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انھوں نے کہا اس سے میں افضل ہوں عمرو نے کہا بیشک تم ہیروت ہو نگدل ہو با نخل اہل تھا لہذا انکو بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انھوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی انہیں جانتا تھا اور جب انھوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری انہیں جانتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ تم نجد بھی کہتے تھے بوجہ انکے حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (انظر لکھا نے کے اندیشہ سے) نقاب ڈال کر جاتے تھے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم نبی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ رذلت میں حضرت ابو بکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہذا حضرت ابو بکر نے بھی انکو بدستور قائم رکھا کیونکہ انکو اسلام پر انکی ثابت قدمی اور

اللہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مزد ہو گئے تھے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ رذلت کہتے ہیں ۱۲

اوائے صدقات میں انکی امانت زمانہ ردت میں معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی انکو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلہ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار خطیب کے ہیں بشرط
 نقول خلیتی لما التفتنا سدر کنا بنوا القوم الہجان سدر کنا بنوا القمر بن بدر سراج اللیل للشمس الحصان
 فقلت ادعی وادعوان اندی لصوت ان ینادی وایمان فمن یک سائلنا عنی فسانی انا النمر بنی جار الزبرقان
 زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لیے ہوئے آ رہے تھے راستہ میں خطیب انکو ملے اور انکے ساتھ انکی بی بی اور
 انکی اولاد بھی تھی قحط کی وجہ سے وہ عراق بھاگے جا رہے تھے وہاں قحط نہ تھا پس زبرقان نے انسے کہا کہ تم اپنے وطن کو
 نہ چھوڑو اور ایک مکان انکو دیا کہ اس میں تم میرے ہمراہ ہو گے ٹھیرو یہاں تک کہ میں لوٹ کے آ جاؤں پھر خطیب نے انکی
 ہجو میں یہ شعر کہا

دع المکارم لا ترحل بغیبتنا واقعہ فامک انت الطاعم الکاسی

زبرقان نے حضرت عمر سے انکی شکایت کی حضرت عمر نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر جو ہو یا نہیں حسان
 ابن ثابت نے اسکے جو ہونیکا حکم کرو یا پس حضرت عمر نے خطیب کو ایک تہ خانہ میں بند کر دیا یہاں تک کہ عبد الرحمن بن عوف
 اور زبیر نے انکی سفارش کی لہذا حضرت عمر نے انکو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نکرنا تہ خانہ سے باہر نکالا اور انکی
 بہت تمہید کی کہ اب ایسا نکرنا یہ قصہ بہت طویل ہو۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے انکے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں اشعار
 نحن الملوک فلاحی یقاومنا فینا العلاء و فینا نصب البیع ونحن نطمع فی الفخط ما اکلوا من العیبط اذا لم یونس القرع
 ونحرا لکرم عبطانی اروضنا لنا زلین اذا ما نزلوا شیوعا تاک المکارم حزنا مقارعة اذا الکرام علی امثالها اقرعوا
 الکلمہ کریمتوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ)

ابن تعلیم بن عمرو بن سوار بن نابی بن عبیدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تیم تمیمی غنبری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سابقہ ترجمہ یہی ہے مگر کونسی بھی جب ہوسیدان جنگ میں گئے ہا کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالیں گے۔ زبرقان بدر کی اولاد ہو گیا جانیگی بدرات کا چراغ
 پاکیزہ آفتاب کو سے بیلے تو بیٹے کہا کہ تو بھی دعا کرو ا میں بھی دعا کروں۔ بیشک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے جو دو آدمی کوں۔ پس کونسی بچے پوچھے تو میں بتاتا
 ہوں کہ زبرقان کا ہوسے۔ ترجمہ نکام کہ چھوڑ دے انکی تلاش میں سفر کرنا اور بیٹھ رہے کیونکہ تو کھانے والا اور سہنے والا ہے۔
 ترجمہ ہر لوگ بادشاہ ہیں کرنی قبیلہ ہمارے برابر ہی نہیں کر سکتا۔ ہمیں ہر بلندی ہے اور ہمیں میں عبادت خانہ ہیں۔ ہم زبرقان قحط میں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جسقدر
 وہ کھا سکیں۔ ہم عہد گوشت کھاتے ہیں جبکہ تہلی زوئی بھی نہیں ملتی۔ ہم صحیح و تندرست اوٹوں کو اپنے مطبخ میں فرج کرتے ہیں۔ ہوانوں کے لیے تاکوہ
 جسوقت آویں ہم جو جاہ میں۔ یہ بزرگیان سہنے ذمہ الکر حاصل کی ہیں۔ جب بزرگوں نے اس قسم کی باتوں پر ذمہ ڈالا تھا۔

کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اپنے انکے سر پر اور منہ پر اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل میں لوگوں کی گزرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمار بن شعیث بن عبد اللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگوں نے بنی عنبر کو مقام رکیہ میں جو طائف کی طرف ہو گرفتار کیا اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے زبیب کہتے تھے کہ میں اپنے ایک اذنت پر سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور ان قیدیوں سے یہ پوچھا گیا اور میں نے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہمارے پاس گیا اور اُسے ہمارے لوگوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لائے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیے تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کیے جانے کے اسلام لائے تھے میں نے عرض کیا ہاں ہے آپ نے پوچھا کون گواہ ہو سینے کہا عمرہ جو قبیلہ بلعبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جسکا نام زبیب ہے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دیدی مگر عمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمہاری طرف سے گواہی ہی لہذا گواہی کے ساتھ تم سے حلف بھی لیا جائیگا پس میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلاں فلاں دن اسلام لائے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور انکے آدھے مال لے لو اور انکی اولاد کو غلامی کا طعنہ نہ دینا اور (ہم سے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ برے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمہارے مال میں سے ایک بندھن کم نہ کرتے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں ابو عمر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن جعفر ابن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید کلابی نے خبر دی کہ انھوں نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے

سازگار بننے میں ایثار کے لیے یہ علامت قرسی لٹی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائیں وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیں ۱۲

نقل کرتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے منے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان میں ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یعقوب بن سفیان نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور نام انکا زبیر کلابی لکھا ہے اور نسب انکا نہیں بیان کیا۔

(سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ)

ابن عبیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا پھر مہاجرین مدینہ میں گئے بعد دیگرے آئے نبی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ مدینہ میں مع اپنے بال بچوں کے ہجرت کر آئے تھے ابن اسحاق نے ان لوگوں میں سے چند آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہیں میں سے ہیں (زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابو عمر نے کہا ہے کہ جو لوگ مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی آپ کے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور انکے دونوں بھائی تمام اور سبیر تھے مگر ان کی ردیف میں انہوں نے ان تمام کا نام نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ)

جواری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عوام بن نوید بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی کنیت ابو عبد اللہ انکی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب بن جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے انکی والدہ انکو ابو الطاہر کہا کرتی تھیں یہ کنیت زبیر بن عبد المطلب کی تھی مگر انہوں نے خود اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی کیونکہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا یہی کنیت انکی مشہور ہوئی۔ پندرہ برس کی عمر میں اسلام لائے یہ ہشام بن عروہ کا قول ہے اور عروہ نے بیان کیا ہے کہ زبیر بارہ برس کی عمر میں اسلام لائے اسکو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زبیر سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ انکا اسلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے تھوڑے ہی دنوں بعد ہوا ہے اسلام میں چوتھے یا پانچویں شخص تھے انہوں نے

جیش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان میں مواخات کرائی تھی جبکہ آپ نے مکہ میں باہم ہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاجرین و انصار کے درمیان میں مواخات کرائی تو انکے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان میں مواخات کرا دی۔ ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مروان سے نقل کر کے خبر دی میرا خیال ہو کہ مروان ہلو گون پر جھوٹ نہ جوڑے گا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر ٹوٹی یہاں تک کہ وہ حج میں شریک نہیں ہو سکے اور انھوں نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کر دی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجیے حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہیں اُس نے کہا ہاں حضرت عثمان نے کہا کہ اس کو خلیفہ بناؤں تو یہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اُس کو بھی یہی جواب دیا مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤں اس شخص نے کہا ہاں حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اُسکی جکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے۔ ہمیں ابوالفدا یعنی اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ بن سوریہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے انھوں نے زبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قرظہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مان باپ دونوں کو میرے لیے جمع کر دیا تھا یعنی اپنے فرمایا تھا میرے مان باپ تم پر فدا ہو جائیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے عاصم سے انھوں نے زبیر سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہے ابو نعیم نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن انکو حواری فرمایا تھا جب اپنے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائیگا زبیر نے کہا میں اپنے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینوں مرتبہ زبیر نے کہا کہ میں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے صحیح بن جویر سے انھوں نے ہشام بن

عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اسوقت انھوں نے
 یہ بھی کہا کہ میرے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہوا ہو یہاں تک کہ شرمگاہ بھی حضرت
 زبیر سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچ اسکا واقعہ یوں ہے کہ مسلمان جس زمانے میں نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں رہتے تھے (اس زمانے میں ایک مرتبہ) یہ خبر اڑی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے پکڑ لیا
 بس زبیر اپنی تلوار لے کے لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی پر بیٹھے ہوئے تھے
 آپ نے پوچھا کہ زبیر یہ تمہارا کیا حال ہے (نگلی تلوار لیے ہوئے کیوں آ رہے ہو) انھوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ
 گرفتار کر لیے گئے (لہذا زبیر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صلوة پڑھی اور ان کے لیے او
 انکی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں تو فرمایا کہ اگر
 تو زبیر کا بیٹا ہو تو سچا ہو ورنہ نہیں۔ حضرت زبیر بدر میں شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ بکرا عامہ باندھے ہوئے تھے
 اور اسی کو اپنے منہ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے اسدن زبیر ہی کی ہیبت میں اُتے تھے
 حضرت زبیر تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے احد میں خندق میں حدیبیہ میں خیبر میں فتح مکہ میں
 عروہ طائف میں۔ اور فتح مہر میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے انکو بھی ان چھ اصحاب میں بیان کیا جنکو انھوں نے
 اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے حضرت زبیر
 ان دس آدمیوں میں ہیں جنکے لیے جنت کی شہادت دار دہولی ہو ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسین بن ہبہ اللہ شقی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس ثقیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن
 علی مصیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو خنیسہ بن سلیمان بن حدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قلابہ یعنی عبدالملک بن محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زکریا نے تقریباً ابو عمر جزاز سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے
 ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کوہ حرا (پر چڑھے) جب (وہ)
 بیت فہوق میں بحالت وجد (ہلنے لگانے کو آپ) فرمانے لگے کہ ای حرا ٹھیر جا تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کھڑے ہیں اور
 اسوقت آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور سعید بن زید تھے۔
 ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے
 امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللهم صل علی فلان یعنی اسے اللہ تعالیٰ بخشے اور رحمت نازل فرما

میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہین سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھوں نے یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تم لتسالن یومئذ عن النعم تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہے کس نعمت کا سوال ہو گا ہم تو چھ بار سے اور پانی کے سوال کو نعمت جانتے ہی نہیں اپنے فرمایا عنقریب نعمت دنیا تمھیں ملے گی لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کے انکو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درجہ بھی اسمین سے اپنے گھر میں نہ لیجاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے انکی مدح میں ایک قصیدہ کہا اور انکو تمام لوگوں پر فضیلت دی یہ وہ قصیدہ ہے جو قصیدہ

اقام علی عہدا - لنبی و بدیہ	حواریہ والقول بالفعل بعدل	اقام علی منہاجہ و طریقتہ
یوالی ولی الحق والحق عدل	ہو الفارس المشہور والبطل الذی	یصول اذا ما کان یوم محفل
وان امر کانت صفیۃ امہ	ومن اسد فی بیتہ لم یسل	لہ من رسول اللہ قریبی قرینہ
ومن نصرۃ الاسلام مجد موثل	فلم کر بہ ذب الزبیر بسیفہ	عن المصطفیٰ والشریعیٰ و یجزل
اذا کشف عن ساقا الحرب حشما	بابیض سباق الی الموت یرفل	فما شد فیہد ولا کان قسدا
	ولیس کیون الدہر مادام یربل	

ہشام بن عروہ نے بیان کیا جو کہ سات آدمیوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زبیر کو ونسی بنایا تھا جن میں حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور مقداد اور ابن مسعود وغیر ہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ کے مال کو انکی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے انکے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے انکو آواز دی اور انکو علیؓ پر بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تمکو یاد ہے کہ ہم اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور میں بھی مسکرایا تو تم نے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق

سنا ترجمہ نبی کے عہد اور انکی روش پر قائم رہے انکے حواری یعنی زبیر اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے وہ نبی کی راہ اور انکے طریقہ پر قائم رہے انہوں نے حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہیں کہ اسد ان وہ حملہ کرنے تھے جب لوگ چھتے پھرتے تھے اور بیشک وہ وہ تھے کہ انکی بان صفیہ تھیں اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہتے تھے رسول خدا است انکو بہت قریب کی رشتہ داری تھی اور اسلام کی مدد کے انھوں نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی بہت ایسے مصائب تھے جنکو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کی دفع کیا اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہے جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی تو وہ تلوار کے موت کی طرف دہکتے تھے پس انکا مثل نہ انہیں اُس وقت تھا اور نہ اُن سے پہلے ہوا اور نہ اب قیامت تک ہوگا ۱۲

پڑھنے کے پس من جرموز آیا اور انکو قتل کر دیا اور انکی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مصائب کو دفع کیا ہو پھر فرمایا کہ ابن صفیر یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولیٰ سلسلہ ہجری میں ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہوئی اجازت طلب کرائی مگر انھوں نے اسکو اجازت نہیں دی اور اجازت طلب کرنے والے نے فرمایا کہ اُسے دوزخ کی بشارت دیدو ابن جرموز نے اسوقت یہ اشعار کہے اشعار

ایت علیا یراس الزبیر ارجو لہ یہ ہ الزلفۃ فبشر بالنار اذ جئتہ فبشر بالبشارۃ والتخفہ
و شیان عندی قتل الزبیر وضرتہ عنزبذی الجفۃ

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوئے اور (مقام سفوان میں پہنچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان میں پہنچ گئے ہیں احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا تھا وہ ہوا مگر زبیر نے مسلمانوں کو کجا کر کے باہر لایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہیں ابن جرموز اور فضالہ بن حابس اور نضیع بن غوافلہ جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنایہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور انکو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اسپر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جبکہ نام ذوالخار تھا سوار تھا جب اُسے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہیں تو اُسے اپنے دونوں ساتھیوں کو بلایا ان سب نے ملکر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور انکو قتل کیا حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوئے ستر برس کی تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فریبی اور لاغری میں معتدل تھے ڈاڑھی گھنی نہ تھی۔ اور بہت سے لوگوں کا قوال ہے کہ ابن جرموز نے خود کشی کر لی تھی مگر یہ صحیح نہیں اور ابن جرموز اسکے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ صعوب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوئے پس ابن جرموز چھپ گیا صعوب نے کہا کہ اسکو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بخون رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اسکو ابو عہد اللہ یعنی اپنے والد کے عوض میں قتل کرونگا ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دونوں برابر نہیں ہیں پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دینخ میں سے ہو کیونکہ اُسے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انھوں نے بھی سے انھوں نے زبیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا

ترجمہ میں علی کے پاس زبیر پہنچا لیکن مجھے اسکے زبیر کے ہاں تقریب کی امید تھی مگر جب میں اُنکے پاس گیا تو انھوں نے مجھے اسکی بشارت دی کیسی ہیروست
اور کیسا برا تخفہ میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجفہ میں گوز شتر دونوں برابر ہیں ۱۲

ابو صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن بکھڑا کر کے قتل کر لیا بعد ازاں کے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی بکھڑا کر کے قتل کیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابوالہ کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الزبیر والنخاد والراء

(سیدنا زخی رضی اللہ عنہ)

عقبی قرظ بن منات بن حارث بن جذب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی اور انکے مسویر ہاتھ پھیرا تھا۔ عبد اللہ بن ریح بن ذویب بن شعثم بن قرظ بن منات عنبری نے اپنے والد سے انھوں نے ریح سے انھوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ میں اولاد اسمعیل سے ایک غلام کو گونے کے لیے چاہتی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہاں تک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اسمین سے چلو گے اور لینا چنانچہ جب وہ مال غنیمت آیا تو حضرت عائشہ نے میرے دادا ریح اور میرے چچا سمیرہ اور میرے بھتیجے زخی کو لیا اور میرے ماموں زبیر کو بھی لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انکے چہروں پر پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اسی عائشہ۔ لوگ اولاد اسمعیل سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر رضی اللہ عنہ

حیدر بن نجاشہ بن اوس اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کنیت انکی ابو مریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو مطرف۔ انھوں نے جاہلیہ زمانہ پایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہیں تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود روایت کی ہے اور اسے شعبی اور زخی نے روایت کی ہے بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے سلمہ میں انکی وفات ہوئی جبکہ انکی عمر لکھنوی برس کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ بن کلیب فقیمی۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور حاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ یساپور کا محاصرہ کیا تھا اور اسکو صلحاً فتح کیا تھا۔

(سیدنا) زبیر رضی اللہ عنہ

ابو زنی نخعی۔ صحابی ہیں حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الخائبر

فی

صحرفنا صحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور